سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2023

بدھ، 11۔ جنوری 2023

(یوم الاربعاء، 18۔ جمادی الثانی 1444ھ)

سترہویں اسمبلی: بیالیسواں اجلاس

جلد 42: شمارہ 13

855

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 11۔جنوری2023

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات

سرکاری کارروائی

(اے) رپورٹوں کاایوان کی میز پر رکھاجانا

1۔ **ایک وزیر** ون ونڈو سیل،لاہور ڈویلپمنٹ اتھارٹی،ہاوسنگ،اربن ڈویلپمنٹ اینڈ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ،حکومت پنجاب کی کارکردگی آڈٹ رپورٹ،برائے آڈٹ سال 17-2016 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

2۔ **ایک وزیر** محکمہ جنگلات، حکومت پنجاب کے مدبندی حسابات برائے سال 20-2019 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

3۔ **ایک وزیر** پنجاب(ساؤتھ)کے 17 اضلاع کی ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹیز کے حسابات پر آڈٹ رپورٹ، برائے آڈٹ سال 19-2018 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

4۔ **ایک وزیر** پنجاب(ساؤتھ)کے 17 اضلاع کی ڈسٹرکٹ ایجوکیشن اتھارٹیز کے حسابات پر آڈٹ رپورٹ،برائے آڈٹ سال 19-2018 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

5۔ **ایک وزیر** پنجاب(ساؤتھ)کے 17 اضلاع کی ڈسٹرکٹ کونسلز کی آڈٹ رپورٹ،برائے آڈٹ سال 19-2018 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

856

6۔ **ایک وزیر** پنجاب (ساؤتھ) کی 05 میونسپل کارپوریشنز کے حسابات آڈٹ رپورٹ، برائے آڈٹ سال 19-2018 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

7۔ **ایک وزیر** جاری ترقیاتی سکیموں کے لیے طبی سازوسامان کی خریداری کی کارکردگی آڈٹ رپورٹ، برائے مالی سال 18-2017 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

8۔ **ایک وزیر** نیشنل میٹرنل نیوبارن اینڈ چائلڈ ہیلتھ پروگرام (ہیلتھ سیکٹر) ضلع لیہ کی کارکردگی آڈٹ رپورٹ، برائے آڈٹ سال 18-2017 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

9۔ **ایک وزیر** پنجاب ایریگیٹڈ ایگریکلچر پروڈکٹوٹی امپرومنٹ پروجیکٹ (پی آئی پی آئی پی) (ایگریکلچر سیکٹر) ضلع بہاولپور کی کارکردگی آڈٹ رپورٹ، برائے آڈٹ سال 18-2017 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

10۔ **ایک وزیر** فیصل آباد ویسٹ مینجمنٹ کمپنی، ڈسٹرکٹ فیصل آباد کی سپیشل سٹڈی، برائے آڈٹ سال 18-2017 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

(بی) عام بحث کا جاری رہنا

1۔ سیاسی صورتحال؛ اور

2۔ بڑھتی ہوئی مہنگائی

857

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا بیالیسواں اجلاس

بدھ، 11۔ جنوری 2023

(یوم الاربعاء، 18۔ جمادی الثانی 1444 ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر ز لاہور میں شام 4 بج کر 49 منٹ پر جناب سپیکر جناب محمد سبطین خان کی زیر صدارت منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمo

بسم اللہ الرحمٰن الرحیمO

وَلَا
تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٤٢﴾
وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ ﴿٤٣﴾
أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ أَنْفُسَكُمْ وَأَنْتُمْ تَتْلُونَ
الْكِتَابَ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿٤٤﴾ وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ ۚ وَ
إِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ إِلَّا عَلَى الْخَاشِعِينَ ﴿٤٥﴾ الَّذِينَ يَظُنُّونَ أَنَّهُمْ
مُلَاقُو رَبِّهِمْ وَأَنَّهُمْ إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ﴿٤٦﴾

سورۃ البقرہ (آیات نمبر 42 تا 46)

اور حق کو باطل کے ساتھ نہ ملاؤ اور سچی بات کو جان بوجھ کر نہ چھپاؤ(42) اور نماز پڑھا کرو اور زکوٰۃ دیا کرو اور اللہ کے آگے جُھکنے والوں کے ساتھ جُھکا کرو(43) یہ کیا عقل کی بات ہے کہ تم لوگوں کو نیکی کرنے کو کہتے ہو اور اپنے تئیں فراموش کئے دیتے ہو حالانکہ تم اللہ کی کتاب بھی پڑھتے ہو کیا تم سمجھتے نہیں؟(44) اور رنج وتکلیف میں صبر اور نماز سے مدد لیا کرو اور بے شک نماز گراں ہے مگر ان لوگوں پر گراں نہیں جو عجز کرنے والے ہیں(45) جو یقین کئے ہوئے ہیں کہ وہ اپنے پروردگار سے ملنے والے ہیں اور اس کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں(46)

وَمَاعلینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

ایسا تجھے خالق نے طرح دار بنایا
یوسف کو ترا طالبِ دیدار بنایا
کونین بنائے گئے سرکار کی خاطر
کونین کی خاطر تمہیں سرکار بنایا
بے یار و مددگار جنہیں کوئی نہ پوچھے
ایسوں کا تجھے یار و مددگار بنایا
ہر بات بداعمالیوں سے میں نے بگاڑی
اَور تم نے مری بگڑی کو ہر بار بنایا

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

تعزیت

سابق ایم پی اے ملک سجاد حسین جوئیہ کے لئے فاتحہ خوانی

جناب سپیکر: جزاک اللہ۔ ہمارے سابق ایم پی اے ملک سجاد حسین جوئیہ صاحب وفات پا گئے ہیں ان کے لئے فاتحہ خوانی کروادی جائے۔

(اس مرحلہ پر سابق ایم پی اے ملک سجاد حسین جوئیہ کے لئے فاتحہ خوانی کی گئی)

سوالات

(محکمہ لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: اب ہم وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں، آج کے ایجنڈے پر محکمہ امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ کیا متعلقہ منسٹر صاحب موجود ہیں؟

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! آج کے بزنس سے متعلق ہی پوائنٹ آف آرڈر ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب موجود ہیں۔ پہلا سوال سید عثمان محمود کا ہے۔ وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا۔۔۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میں یہاں بیٹھا ہوا ہوں۔

جناب سپیکر: عثمان صاحب! آپ کی سیٹ پہلے اس طرف نہیں تھی۔

سید عثمان محمود: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے ایک بات کہنا چاہوں گا کہ ہم اسمبلی بزنس کو بھی خوش اسلوبی سے carry on کرلیں گے جیسے پہلے کیا مگر میری یہ گزارش ہے کہ اگر اپوزیشن majority میں ہو اور حکومت minority

میں ہو تو Question Hour کرنے کا مزہ نہیں آتا۔(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میری اپنے تمام ممبران اور آپ کے توسط سے minority government سے یہ request ہو گی کہ وہ vote of confidence لے پھر ہم Question Hour بھی لے لیں گے۔بہت شکریہ۔ (معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: سید عثمان محمود! آپ کا point of view آ گیا ہے، کل لاہور کورٹ میں تاریخ ہے، گورنمنٹ کہیں نہیں جائے گی گورنمنٹ Vote of Confidence لے گی۔ابھی یہ judice matter sub ہے۔جب گورنمنٹ اپنا Vote of Confidence لے گی تو تب ہی چل سکتی ہے لہٰذا آپ اس کے لئے وہم نہ کریں، عدالت میں کل کی تاریخ ہے Let the Court decide فی الحال ۔۔۔(شور و غل) رانا صاحب! ایک منٹ پلیز۔ مخدوم صاحب! فی الحال گورنمنٹ ہے، وزیر اعلیٰ ہیں اور ان کی کیبنٹ بھی ہے اور ابھی تک یہ کام ٹھیک چل رہا ہے تو پھر Let the Court decide پھر اس کے مطابق کر لیں گے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف نے اپنی سیٹوں پر کھڑے ہو کر "اعتماد کا ووٹ لو" کی مسلسل نعرے بازی شروع کر دی)

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! ہماری اپوزیشن نے تحریک عدم اعتماد پیش کی تھی اگر ان کے پلے کچھ ہوتا تو پھر انہوں نے وہ واپس کیوں لی؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! سید عثمان محمود اپنا سوال take up کرنے میں interested نہیں ہیں۔اگلا سوال سیدہ زہرا نقوی کا ہے۔جی، محترمہ!

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر! مجھے بات کرنے دیں۔

سیدہ زہرا نقوی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔جناب سپیکر! سوال نمبر 7002 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب ایگر یکلچرل اینڈ میٹ کمپنی کے مقاصد اور کارکردگی سے متعلقہ تفصیلات

***7002: سیدہ زہرا نقوی:** کیاوزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا پنجاب ایگری کلچرل اینڈ میٹ کمپنی کے قیام کا مقصد پنجاب میں سلاٹر ہاؤس قائم کرنا ہیں؟

(ب) گزشتہ دو سالوں میں پنجاب میں کتنے نئے سلاٹر ہاؤس قائم کئے گئے ہیں؟

(ج) پنجاب ایگر کلچرل اینڈ میٹ کمپنی کی دو سالوں کی کارکردگی کیا ہے؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہاب الدین خان):

(الف) پنجاب ایگریکلچر اینڈ میٹ کمپنی کے مقاصد درج ذیل ہے۔

1۔ قومی و بین الاقوامی معیار کے عین مطابق جدید ترین خصوصیات کے حامل مذبحہ خانے کا قیام۔

2۔ صنعتی گوشت، ہارٹیکلچر، فلوریکلچر، ایگریکلچر کی پیداوار، پراسیسنگ، ویلیو ایڈیشن اور مارکیٹنگ کی اصلاحات کے لئے بنیادی سہولیات کا قیام اور آگاہی۔

(ب) گزشتہ دو سالوں میں پنجاب میں ایگریکلچر اینڈ میٹ کمپنی نے کوئی نیا سلاٹر ہاؤس قائم نہیں کیا۔

(ج) پنجاب میں ایگریکلچر اینڈ میٹ کمپنی کی دو سالوں کی کارکردگی درج ذیل ہے۔

مالی سال	مٹن (چھوٹا جانور)	بیف (بڑا جانور)
2018-19	1,013,912	53,515
2019-20	861,156	48,698

جناب سپیکر: محترمہ کوئی ضمنی سوال ہے؟

سیدہ زہرا نقوی: جناب سپیکر! محکمے نے جو جواب دیا ہے میں اس سے مطمئن ہوں۔

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر! سوموار سے یہ اجلاس شروع ہے، سوموار کو سکول ایجوکیشن کے سوالات تھے، کل لوکل گورنمنٹ

کے سوالات تھے اور آج لائیو سٹاک سے متعلقہ سوالات ہیں۔ ہم لوگ تیاری کر کے آتے ہیں لیکن انہیں صوبے کے حالات، غرض وغایت سے کوئی غرض نہیں ہے یہ صرف اور صرف اپنا ڈھنڈورا پیٹنا چاہتے ہیں۔ یہ یہاں پر point scoring کرنے کے لئے آتے ہیں اس کے علاوہ یہ یہاں کچھ کرنے کے لئے نہیں آتے۔ یہ یہاں پر taxpayer کا پیسہ ضائع کرنے کے لئے آتے ہیں، یہ پہلے بھی 1100۔ارب روپے ہڑپ کر گئے ہیں۔ میں نے کل بھی کہا تھا کہ یہاں انہیں چیک کرنے کے لئے ان کے مانیٹر آجاتے ہیں لیکن انہیں اسمبلی بزنس سے کوئی سروکار نہیں ہے۔ یہ صرف اور صرف اسمبلی کارروائی کو سبوتاژ کرنا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر! میری آپ سے استدعا ہے کہ خدا را خدا را آپ قواعد کے مطابق action لیتے ہوئے ایسے ممبران کو معطل کر دیں جو اسمبلی کی کارروائی نہیں چلنے دیتے، کسی کے کہنے پر یہ تیسرے روز سے یہی ڈرامہ کر رہے ہیں۔ میں پھر جناب سے استدعا کرتا ہوں کہ آپ کو action لینا پڑے گا۔ بہت شکریہ

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف نے اپنی نشستیں چھوڑ کر جناب سپیکر کے ڈائس کے سامنے آکر احتجاج اور نعرے بازی شروع کر دی)

جناب سپیکر: اگلا سوال بھی سیدہ زہرا نقوی کا ہے۔ جی، محترمہ!

سیدہ زہرا نقوی: جناب سپیکر: میرا سوال نمبر 7004 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں گورنمنٹ پولٹری فارم کی تعداد وقیام سے متعلقہ تفصیلات

***7004: سیدہ زہرا نقوی:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ بھر میں کتنے سرکاری پولٹری فارم ہیں اور یہ پولٹری فارم کب قائم کئے گئے ان کی تفصیل بیان کی جائے؟

(ب) کیا حکومت نئے پولٹری فارم بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہاب الدین خان):

(الف) صوبہ میں محکمہ کے دس پولٹری فارمز ہیں۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام پولٹری فارم	قائم
1۔	گورنمنٹ پولٹری فارم (راولپنڈی)	1978
2۔	گورنمنٹ پولٹری فارم دینہ (جہلم)	1974
3۔	گورنمنٹ پولٹری فارم اٹک	1978
4۔	گورنمنٹ پولٹری فارم گجرات	1976
5۔	گورنمنٹ پولٹری فارم سرگودھا	1978
6۔	گورنمنٹ پولٹری فارم میانوالی	1979
7۔	گورنمنٹ پولٹری فارم ملتان	1979
8۔	گورنمنٹ پولٹری فارم بہاولپور	1973
9۔	گورنمنٹ پولٹری فارم بہاولنگر	1973
10۔	گورنمنٹ پولٹری فارم ڈی جی خان	1978

(ب) حکومت نئے پولٹری فارم بنانے کا ارادہ نہیں رکھتی۔

جناب سپیکر: محترمہ! کوئی ضمنی سوال ہے؟

سیدہ زہرا نقوی: جناب سپیکر! محکمے نے میرے سوال کا بڑا تفصیلی جواب دیا ہے لہٰذا میں اس جواب سے مطمئن ہوں۔

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر! میں نے آپ سے گزارش کی ہے کہ انہیں چپ کرائیں چونکہ معزز ممبران سوال کر رہے ہیں لیکن ان کے شور شرابے کی وجہ سے سمجھ نہیں آرہی۔

جناب سپیکر: .Order in the House, order in the House تمام معزز ممبران اپنی سیٹوں پر بیٹھیں، پلیز اپنی سیٹوں پر بیٹھ کر احتجاج کریں، پلیز اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں۔ آپ صاحبان تشریف رکھیں۔ پلیز آپ اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں، پلیز اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں۔ تمام معزز ممبران اپنی اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں، آپ نے احتجاج ریکارڈ کرا لیا ہے۔ آپ کی سینئر لیڈرشپ کو پتا چل گیا ہے کہ آپ احتجاج کر رہے ہیں لیکن اب تشریف رکھیں۔ پلیز

تشریف رکھیں۔ پلیز تشریف رکھیں۔ معزز ممبران اپوزیشن نے جو کاغذ پھاڑ کر پھینکے ہیں ان پر اللہ اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لکھا ہوتا ہے لیکن یہ احتیاط نہیں کر رہے لہٰذا اسمبلی سٹاف فوری طور پر نیچے سے یہ کاغذ اٹھائے۔

(اس مرحلہ پر اسمبلی سٹاف ایوان میں موجود گرے ہوئے کاغذوں کو اٹھانے لگے تو معزز ممبران جناب خلیل طاہر سندھو، جناب محمد مرزا جاوید اور کچھ معزز خواتین ممبران نے اسمبلی سٹاف کو دھکے دے کر ایوان سے باہر نکال دیا اور نیچے گرے ہوئے کاغذ نہ اٹھانے دیئے)

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر! یہ اسمبلی کی writ کو challenge کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جو جو معزز ممبران اسمبلی سٹاف کو دھکے دے رہے ہیں ان کے نام note کئے جائیں اور ان کی ویڈیو بنائی جائے۔ یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔ طاہر خلیل سندھو صاحب! آپ ملازمین کو نیچے سے کاغذ اٹھانے سے نہیں روک سکتے۔ آپ کس قانون کے تحت یہ کر رہے ہیں اور کاغذ نہیں اٹھانے دے رہے؟ ملازمین نیچے سے کاغذ اٹھا رہے ہیں تو انہیں اٹھانے دیں۔ ان ملازمین کو واپس ایوان میں بلایا جائے تاکہ وہ کاغذ اٹھائیں۔

(اس مرحلہ پر اسمبلی ملازمین دوبارہ ایوان میں آ کر نیچے سے کاغذ اٹھانے لگے)

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر! میری گزارش سنیں۔

(معزز ممبران حزب اختلاف جناب سپیکر کے ڈائس کے سامنے کھڑے ہو کر مسلسل احتجاج اور نعرے بازی کرتے رہے)

جناب سپیکر: جی، وزیر صاحب فرمائیں!

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر! صرف ایک منٹ کے لئے میری گزارش سن لیں۔

جناب سپیکر: معزز ممبران حزب اختلاف سے گزارش ہے کہ آپ اپنی اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں۔ پلیز آپ اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں۔

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر! ایک منٹ کے لئے میری گزارش سنیں۔ آپ نے کل رولنگ دی تھی اور پرسوں بھی آپ نے رولنگ دی تھی کہ معزز ممبران اپوزیشن ایجنڈا پھاڑ کر نیچے پھینک رہے ہیں حالانکہ اس ایجنڈے میں کلمہ طیبہ لکھا ہوتا ہے اور آج جب اسمبلی ملازمین وہ کاغذ چننے کے لئے آئے تو انہوں نے ملازمین کو دھکے دے کر ایوان سے نکال دیا۔ یہ اپنے سوالات کریں اور ان کے جوابات لیں۔

جناب محمد ندیم قریشی: جناب سپیکر! جن ممبران نے اسمبلی سٹاف کو دھکے دے کر ایوان سے نکالا ہے انہیں suspend کریں۔

جناب سپیکر: یہ فوراً suspend ہو گئے۔

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر! ان کو شرم آنی چاہئے، ان کو حیا آنی چاہئے۔ یہ تیسرے دن سے ایجنڈا پھاڑ رہے ہیں۔

جناب سپیکر: خلیل طاہر سندھو صاحب! اور رانا محمد اقبال صاحب! یہ مناسب نہیں ہے۔ سب ممبران اپنی نشستوں پر چلے جائیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف سپیکر صاحب کے ڈائس کے
سامنے جمع ہو کر نعرے بازی کرتے رہے)

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر! آپ سوالات کو take up کریں اور اگر کوئی معزز ممبر اپنے سوال کا نمبر نہیں بولتا تو اسے dispose of کر دیں۔

جناب سپیکر: خلیل طاہر سندھو صاحب! جو کاغذات پھاڑ کر نیچے پھینکے جا رہے ہیں ان پر اللہ یا اللہ کے نبی ﷺ کا نام لکھا ہو سکتا ہے لہٰذا کچھ خیال کریں۔ سب معزز ممبران سے کہہ رہا ہوں کہ یہ کاغذات پھاڑ کر نیچے نہ پھینکیں کیونکہ ان پر اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کا نام لکھا ہوتا ہے۔ یہ مناسب بات نہیں ہے۔ خلیل طاہر سندھو صاحب! اور خواجہ سلمان رفیق صاحب! اپنے اراکین کو پیچھے ہٹائیں۔ میں اپوزیشن کے معزز ممبران سے کہوں گا کہ وہ اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔ یہ میں آٹھویں دفعہ کہہ رہا ہوں۔ آپ سب معزز ممبران اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔ آپ اپنی

نشستوں پر تشریف رکھیں ورنہ مجھے rules کے مطابق کارروائی کرنی پڑے گی۔ آپ اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں ورنہ مجھے rules کے مطابق کارروائی کرنی پڑے گی۔ دونوں طرفین کے معزز ممبران اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھ جائیں۔ تمام معزز ممبران اپنی نشستوں پر بیٹھ جائیں۔ میں حزب اختلاف کے معزز ممبران سے کہہ رہا ہوں کہ اپنی نشستوں پر بیٹھ جائیں اور یہ میں پندرھویں دفعہ کہہ رہا ہوں کہ اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔ .This is no way آپ یہاں دنگل یا لڑائی کرنے کے لئے نہیں آئے۔ آپ سب لوگ اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھ کر اپنا احتجاج ریکارڈ کروائیں۔ آپ اپنی اپنی نشستوں پر جا کر اپنا احتجاج ضرور ریکارڈ کروائیں۔ اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔

اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔ .Order in the House ارشد ملک صاحب! پہلے اپنے ساتھیوں کو بٹھائیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ مجھے سوال کرنے کا کہہ رہے ہیں جبکہ اس وقت وزیر اعلیٰ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت حکومت status quo پر ہے اور کیبنٹ نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! حکومت status quo میں نہیں ہے۔ جی، جناب شہاب الدین خان! آپ ان کے سوال نمبر 7626 کا جواب دیں۔ ان کا سوال ہو گیا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 7626 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

محکمہ لائیو سٹاک میں کلریکل اور چھوٹے درجہ کے ملازمین کی ٹرانسفر کئے جانے سے متعلقہ تفصیلات

*7626: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ میں کلریکل سٹاف اور چھوٹے درجہ کے ملازمین کے تبادلہ جات ان کے آبائی ضلع سے دور دراز کے اضلاع میں کئے جا رہے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان کے تبادلے ایڈیشنل سیکرٹری (ایڈمن) اور وزیر صاحب کی ایماء پر کئے جا رہے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان کلریکل سٹاف اور چھوٹے ملازمین میں خاتون کو بھی نہیں بخشا جا رہا ہے بلکہ ان تبادلہ جات کی آڑ میں خواتین کے ساتھ جنسی ہراسگی بھی کی جا رہی ہے؟

(د) کیا حکومت اس بابت ایوان کو اعتماد میں لینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہاب الدین خان):

(الف) یہ درست نہ ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔

(د) محکمہ لائیوسٹاک میں تبادلے محکمانہ پالیسی کے مطابق کئے جاتے ہیں۔

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر! انہوں نے جو سوال کیا تھا اس کا میں آپ کی وساطت سے thoroughly جواب دینا چاہتا ہوں۔ جناب محمد ارشد ملک نے اپنے سوال نمبر 7626 میں یہ پوچھا ہے کہ تبادلے کس طرح ہو رہے ہیں؟ (قطع کلامیاں، شور، نعرے بازی)

جناب سپیکر: معزز ممبران اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔ Order please. Order in the House.

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر! ان میں اگر حوصلہ ہے تو میری بات سُنیں۔ یہ اپنے سوال کی نفی کر رہے ہیں۔ ہم نے merit پر اور decentralized کرنے کے بعد تبادلہ جات کئے ہیں۔ یہ اپنی باتوں کی خود نفی کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اس سوال نمبر 7626 کا جواب آ گیا ہے تو اسے dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ راحیلہ نعیم کا ہے۔ محترمہ راحیلہ نعیم! Not interested.

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! جیسا کہ سب کو پتا ہے کہ گورنر صاحب وزیر اعلیٰ پر عدم اعتماد کا اظہار کر چکے ہیں اور یہ معاملہ subjudice بھی ہے تو میری آپ سے گزارش ہے کہ پہلے اعتماد کا ووٹ لیا جائے۔

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر! میں جواب دینا چاہوں گا۔ میری بہن نے لاہور کے بارے میں سوال پوچھا ہے۔ یہ لاہور کی بات کرتے ہیں اور یہ لاہور ہی سے متعلق سوال ہے جبکہ یہ اپنے سوال کا نمبر نہیں پکار رہے۔ یہ اپنے سوال کے بارے میں پوچھتے نہیں ہیں۔ یہ اسمبلی کی کارروائی چلنے نہیں دے رہے۔ میں ہر سوال کا جواب دینے کے لئے تیار ہوں لیکن یہ سُننا نہیں چاہتے۔

(اذان مغرب)

جناب سپیکر: اذان ہو رہی ہے۔ .Order in the House رانا مشہود احمد خان صاحب! تشریف رکھیں۔ No cross talk please۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! وزیر اعلیٰ صاحب اعتماد کا ووٹ کیوں نہیں لے رہے؟

جناب سپیکر: آپ فکر نہ کریں وزیر اعلیٰ صاحب اعتماد کا ووٹ لے لیں گے۔ اعتماد کا ووٹ حکومت نے لینا ہے آپ کو کیوں بے چینی ہو رہی ہے؟ ہائی کورٹ کا کل فیصلہ آنے دیں وزیر اعلیٰ صاحب اعتماد کا ووٹ لے لیں گے اگر وہ اعتماد کا ووٹ نہیں لیں گے تو وہ حکومت میں نہیں رہیں گے اس میں کس بات کا issue ہے؟

(اس مرحلے پر سپیکر ڈائس کے سامنے معزز ممبران حزب اختلاف کی
شدید نعرے بازی اور ایجنڈا پھاڑ کر ایوان میں پھینکنے لگے)

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر! میں آپ سے request کر چکا ہوں کہ آج تیسرا دن ہے یعنی Monday والے دن Schools Education کے سوالات تھے، کل لوکل گورنمنٹ کے سوالات تھے اور آج لائیو سٹاک کے سوالات ہیں تو ہم پوری تیاری کر کے ایوان میں آتے ہیں اور ان کا کام صرف اور صرف اجلاس کی کارروائی کو سبوتاژ کرنا ہوتا ہے لہٰذا میں آپ سے گزارش کروں گا کہ ممبران حزب اختلاف کے

خلاف ضابطے کی کارروائی کی جائے۔ آپ نے کل بھی اور پرسوں بھی کہا کہ ہاؤس کا ایجنڈا مت پھاڑیں کیونکہ اس پر اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کا نام لکھا ہوتا ہے لیکن اُس کے باوجود انہیں سمجھ نہیں آرہی۔ یہ اللہ کو مانتے ہیں، نہ اللہ کے قرآن کو مانتے ہیں لہٰذا ان کے خلاف خدارا تادیبی کارروائی کی جائے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال نمبر 7771 محترمہ راحیلہ نعیم کا ہے۔۔۔وہ موجود نہ ہیں، لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 7772 بھی محترمہ راحیلہ نعیم کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہ ہیں، لہٰذا اس کو سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 7972۔جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ صوبے کی بدقسمتی دیکھیں کہ صوبے کے آئینی سربراہ گورنر کا آرڈر جناب سپیکر نہیں مان رہے، ایوان میں وزیر اعلیٰ نہیں ہے اور Cabinet بھی نہیں ہے تو میں ایسی cabinet سے کیا سوال کروں جو معطل ہے؟

جناب سپیکر: آپ کا سوال نمبر کون سا ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں معطل Cabinet سے کیا سوال کروں؟ عدلیہ نے stay order جاری کیا ہے تو میں کس سے سوال کا جواب مانگوں؟ گورنر صاحب صوبے کے آئینی سربراہ ہیں لیکن گورنر پنجاب کا آرڈر آپ نہیں مان رہے تو آپ یہاں پر کس حیثیت سے بیٹھے ہیں؟

جناب سپیکر: آپ کا سوال نمبر کیا ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر "186" ہے۔

جناب سپیکر: آپ یہ سیاسی تقریر کر رہے ہیں آپ تشریف رکھیں۔ اگلا سوال نمبر 8173 سید عثمان محمود کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں، لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب منیب الحق کا ہے۔

(معزز ممبران حزب اقتدار اور معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے
ایک دوسرے کے خلاف شدید نعرے بازی جاری)

جناب منیب الحق: جناب سپیکر! یہ جعلی حکومت ہے۔ گورنر پنجاب جب کہہ چکے ہیں کہ وزیر اعلیٰ کو اعتماد کا ووٹ لینا چاہیے تو وہ اعتماد کا ووٹ کیوں نہیں لے رہے؟ یہ ساری جعلی کارروائی ہے تو میں سوال کیوں کروں؟

جناب سپیکر: اگلا سوال جناب منیب الحق کا ہے۔ جی، جناب منیب الحق!

جناب منیب الحق: جناب سپیکر! آپ بتائیں کہ کیا پاکستان کا آئین یہ نہیں کہتا کہ گورنر کو اختیار حاصل ہے کہ وہ وزیر اعلیٰ کو اعتماد کا ووٹ لینے کا کہہ سکتا ہے۔ اگر آپ کے ممبران پورے ہیں تو آپ اعتماد کا ووٹ کیوں نہیں لے رہے؟

جناب سپیکر: منیب الحق صاحب! آپ کا سوال نمبر کیا ہے؟

جناب منیب الحق: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 186 ہے؟ 186 ممبران کی تعداد ہے جو آپ نے پوری کرنی ہے۔

جناب سپیکر: منیب الحق صاحب! سوال نمبر بولیں؟

جناب منیب الحق: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 186 ممبران ہیں جو آپ سے پورے نہیں ہو رہے۔

جناب سپیکر: معزز ممبر اپنا سوال نہیں کرنا چاہتے لہٰذا ان کے سوال نمبر 8327 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی جناب منیب الحق کا ہے۔۔ معزز ممبر اپنا سوال نہیں کرنا چاہتے لہٰذا ان کے سوال نمبر 8334 کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری مظہر اقبال کا ہے۔ جی، چودھری صاحب!

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! ویسے تو میرا سوال نمبر 8335 ہے لیکن my question to you, Honorable Speaker regarding the constitutional clause 130 اور اس کا sub section 7 ہے۔ جس کے تحت گورنر صاحب نے ایک آئینی درخواست آپ کو کی کہ آپ وزیر اعلیٰ صاحب کو کہیں کہ وہ اعتماد کا ووٹ لیں۔ اس پر آپ کی ruling آنی چاہئے تھی لیکن آپ نے

ایسا نہیں کیا۔ Why we have taken this to the court, when your honorable seat is there? When you have all the right of the legal fraternity?

جناب سپیکر: چودھری صاحب! This matter is sub judice! کل ہائی کورٹ نے تاریخ رکھی ہوئی ہے۔ اس کے بعد Vote of Confidence ہو گا۔ If they are in majority then they will sit on Treasury Benches and if they have lost their majority then they won't. چودھری مظہر اقبال صاحب!

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! آپ نے یہ معاملہ کورٹ کے حوالے کیوں کیا؟

جناب سپیکر: چودھری مظہر اقبال صاحب! آپ ماشاءاللہ ڈاکٹر ہیں۔ پڑھے لکھے ہیں۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! My humble submission is کہ تین چار دن سے ہاؤس standstill ہے۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! آپ عدالت کو criticize کر رہے ہیں۔ آپ توہین عدالت کر رہے ہیں۔ آپ برائے مہربانی توہین عدالت نہ کریں۔ معزز ممبر اپنا سوال نہیں کرنا چاہتے لہٰذا ان کے سوال نمبر 8335 کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب بابر حسین عابد صاحب کا ہے۔۔ معزز ممبر موجود نہیں ہے لہٰذا ان کے سوال نمبر 8338 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب صہیب احمد ملک کا ہے۔ (قطع کلامیاں)

رانا مشہود صاحب! آپ سب کل تک کا انتظار کر لیں۔ آپ 24 گھنٹے انتظار کر لیں۔ آپ ماشاءاللہ وکیل ہیں کل فیصلہ آ جائے گا۔ آپ توہین عدالت نہ کریں۔ جی، ملک صاحب!

جناب صہیب احمد ملک: اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطانِ الرَّجِیمِ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 186 ہے؟ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: جی، ملک صاحب! آپ بات کریں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 186 ہے۔ یہاں پر تین دن سے ڈرامے بازی چل رہی ہے۔ آپ اعتماد کا ووٹ لیں۔ ورنہ یہ سیٹیں خالی چھوڑیں۔ یہ مسلم لیگ ن کی حکومت ہے۔

جناب سپیکر: معزز ممبر اپنا سوال نہیں کرنا چاہتے لہٰذا ان کے سوال نمبر 8350 کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8354 جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔ جی، طاہر پرویز صاحب!

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 186 ہے؟ جو وزیر اعلیٰ صاحب اپنا اعتماد کھو بیٹھے ہیں۔ ہم ایسے وزیر اعلیٰ کو نہیں مانتے۔ مہربانی کریں اور اعتماد کا ووٹ لیں۔ یہ تمام اپوزیشن ہائی کورٹ کے حکم کے مطابق۔۔

جناب سپیکر: جناب طاہر پرویز صاحب! میں بھی یہی کہہ رہا ہوں کہ ہائی کورٹ میں کیس چل رہا ہے۔ برائے مہربانی توہین عدالت نہ کریں۔ آپ تین دن سے نعرے بازی کر رہے ہیں۔ ابھی کیس عدالت میں چل رہا ہے۔ اور آپ repeatedly یہ کر رہے ہیں۔ آپ توہین عدالت نہ کریں۔ معزز ممبر اپنا سوال نہیں کرنا چاہتے لہٰذا ان کے سوال نمبر 8354 کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب بلال اکبر خان کا ہے۔ جی، بلال صاحب!

جناب بلال اکبر خان: جناب سپیکر! میں نہایت احترام کے ساتھ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ آپ اس ہاؤس کے custodian ہیں نہ کہ PTI کے۔ آپ برائے مہربانی PTI کے custodian نہ بنیں۔ آپ ہاؤس کو neutral لے کر چلیں۔ آپ انتہائی قابل احترام ہیں۔ آپ انصاف کے تقاضوں کو پورا کریں۔ ہمیں بھی ویسے ہی موقع دیں جیسے آپ PTI والوں کو دیتے ہیں۔ میرا بھی سوال نمبر 186 ہی ہے؟ جب تک اعتماد کا ووٹ نہیں لیں گے سوال یہی رہے گا۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: معزز ممبر اپنا سوال نہیں کرنا چاہتے لہٰذا ان کے سوال نمبر 8385 کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8391 جناب محمود الحق کا ہے۔ یہ آخری سوال ہے۔ جی، محمود الحق صاحب!

جناب منیب الحق: جناب سپیکر! میرا آپ سے سوال ہے کہ ہاؤس کو in order تو کریں۔ آپ اعتماد کا ووٹ کب تک لیں گے؟ یہ باضمیر بنیں۔

جناب سپیکر: آپ سوالات اور ان کے جوابات میں serious نہیں ہے لہٰذا میں وقفہ سوالات ختم کرتا ہوں۔

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

رحیم یار خان ویٹرنری ہسپتال جمالدین والی کو اپ گریڈ کرنے اور مزید سہولیات فراہم کرنے سے متعلقہ تفصیلات

***6656: سید عثمان محمود:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ویٹرنری ہسپتال جمالدین والی (رحیم یار خان) 1942 میں قائم کیا گیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ہسپتال ہذا 30 سے 35 کلو میٹر تک ایریا کے جانوروں کی بیماریوں کے علاج معالجہ کے لئے واحد سہولت ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ ہسپتال کو اپ گریڈ کرکے مزید ڈاکٹر و سہولیات دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہاب الدین خان):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ج) مذکورہ ہسپتال میں جانوروں کے علاج معالجہ کے لئے موجود ڈاکٹر اور سہولیات کافی ہیں۔

لاہور: جانوروں کے ہسپتالوں کی تعداد اور ویٹرنری ڈاکٹرز کی بھرتی سے متعلقہ تفصیلات

***7771: محترمہ راحیلہ نعیم:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) لاہور میں ویٹرنری ہسپتال کتنے ہیں علاقہ وار تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) ان ویٹرنری ہسپتالوں میں کتنے ڈاکٹرز ہیں ڈاکٹروں کی تفصیل ہسپتال وار بیان فرمائیں؟

(ج) اگر مذکورہ ویٹرنری ہسپتالوں میں ویٹرنری ڈاکٹروں کی تعداد کم ہے تو کیا حکومت ان میں ڈاکٹر بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہاب الدین خان):

(الف) ضلع لاہور میں 29 ویٹرنری ہسپتال ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام تحصیل	تعداد ویٹرنری ہسپتال
1۔	شالیمار	06
2۔	کینٹ	07
3۔	رائیونڈ	11
4۔	سٹی	02
5۔	ماڈل ٹاؤن	03

(ب) ان ویٹرنری ہسپتالوں میں 23 ڈاکٹرز کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل۔(Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) لاہور کے ویٹرنری ہسپتالوں میں ڈاکٹروں کی کوئی کمی نہیں ہے۔

خانیوال: لائیوسٹاک آفس کو فنڈز کا اجراء اور اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

***7772: محترمہ راحیلہ نعیم:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ خانیوال شہر میں لائیوسٹاک کا دفتر ہے؟

(ب) مذکورہ دفتر کو 2020 سے آج تک کتنا فنڈ دیا گیا۔ اور اس فنڈ میں سے دفتر پر کتنا خرچ کیا گیا مکمل تفصیل بیان فرمائیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہاب الدین خان):

(الف) جی، درست ہے۔

(ب) مالی سال 20-2019 سے 22-2021 تک دفتر کو مہیا کئے گئے فنڈز اور اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

2019-20	مہیا کردہ فنڈز ملین روپے	خرچ ملین روپے
سیلری	127.308	127.257
نان سیلری	26.105	24.200
2020-21	مہیا کردہ فنڈز ملین روپے	خرچ ملین روپے
سیلری	119.923	117.927
نان سیلری	34.0568	32.2499
2021-22	مہیا کردہ فنڈز ملین روپے	خرچ ملین روپے
سیلری	130.957	129.649
نان سیلری	28.861	26.884
2022-23	مہیا کردہ فنڈز ملین روپے	خرچ ملین روپے
سیلری	64.489	30.312
نان سیلری	9.858	4.750

صوبہ میں محکمہ لائیو سٹاک کے ضلع وار فارمز مع جانوروں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*7972: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کے کتنے فارم ہیں اور ان میں کون کون سی نسل کے جانور ہیں ان کی تعداد ضلع وار بتائیں؟

(ب) محکمہ لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ نے سال 2020-21 میں حکومت کی سکیموں کے تحت غریب، بیوہ، یتیم لوگوں میں کون کون سے جانور تقسیم کئے ان کی تعداد و مالیت سے آگاہ کریں؟

(ج) محکمہ لائیو سٹاک نے سال 21-2020 اور 22-2021 میں کتنے جانوروں کی خرید وفروخت کی اس پر خرچ ہونے والی رقم کی تفصیل بتائیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہاب الدین خان):

(الف) محکمہ لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کے ٹوٹل 18 سرکاری فارم ہیں جن میں مندرجہ ذیل نسل کے جانور رکھے گئے ہیں۔

نمبر شمار	قسم جانور	نسلیں
1۔	بھینس	نیلی راوی بھینس،
2۔	گائے	حصار بریانہ، چولستانی، داجل، لوہانی، ساہیوال، دھنی، کراس بریڈ، تھری
3۔	بکری	بیتل، ٹیڈی، پاک انگورہ، لوکل ہیئری، ناچی، دائرہ دین پناہ، نکری۔
4۔	بھیڑ	لوہی، سالٹ رینج، پاک قراقل، حصار ڈیل، تھلی کجلی، بچی، سپلی
5۔	اونٹ	کیمبل پوری، مڑیچہ

ان جانوروں کی تعداد کی تفصیل۔(Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ نے سال 21-2020 میں غریب بیوہ، یتیم لوگوں میں کوئی جانور تقسیم نہیں کئے ہیں۔

(ج) محکمہ لائیوسٹاک نے سال 21-2020 اور 22-2021 میں درج ذیل جانور خریدے اور فروخت کئے گئے۔

سال	خریدے گئے جانور	بیچے گئے جانور
2020-21	117	2427
2021-22	321	2751
کل جانور	438	5178

راجن پور: فاضل پور میں کیٹل فارم کو اپ گریڈیشن کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*8173: **سید عثمان محمود:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ فاضل پور (راجن پور) میں کیٹل فارم کام کر رہا ہے اس فارم کا کافی زرعی رقبہ ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ کیٹل فارم کو اپ گریڈ کر کے یہاں پر گورنمنٹ ویٹرنری کالج و ہسپتال قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہاب الدین خان):

(الف) جی ہاں۔

(ب) حکومت گورنمنٹ تجرباتی فارم مویشیاں ، فاضل پور (راجن پور) میں ویٹرنری کالج و ہسپتال قائم کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔ البتہ مذکورہ فارم پر لائیوسٹاک سروسز ٹریننگ سنٹر موجود ہے ۔ جہاں ویٹرنری اسسٹنٹس کو پیشہ ورانہ تربیت دی جارہی ہے۔ اور لائیوسٹاک فارمرز کی ٹریننگ کا بھی اہتمام ہے۔

اوکاڑہ شہر اور حلقہ پی پی۔189 میں ویٹرنری ہسپتال، ڈسپنسریوں اور مختص رقم و سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

***8327: جناب منیب الحق :** کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پی پی۔189 اور اوکاڑہ شہر میں قائم محکمہ کی ویٹرنری ڈسپنسریاں اور ویٹرنری ہسپتال کے لئے کتنی رقم مالی سال 22-2021 میں مختص کی گئی ہے۔

(ب) کتنی رقم ان کے لئے جاری کر دی گئی ہے ، کتنی رقم بقایا ہے اور بقایا رقم کب تک جاری کی جائے گی؟

(ج) ان میں کون کون سی سہولیات میسر ہیں ویٹرنری ہسپتال کتنے رقبہ پر قائم ہے؟

(د) ویٹرنری ہسپتال میں جو جو سہولیات میسر ہیں ان کی تفصیل مع تعینات ملازمین کے نام عہدہ و گریڈ سے آگاہ فرمائیں؟

(ہ) کیا کوئی مویشی فارم بھی اس علاقہ میں ہے تو اس کی مکمل تفصیل فراہم کریں؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہاب الدین خان):

(الف) پی پی۔189 اور اوکاڑہ شہر میں قائم محکمہ کی ویٹرنری ڈسپنسری اور ویٹرنری ہسپتال کے لئے کوئی علیحدہ بجٹ مختص نہ ہے البتہ عملہ کی تنخواہوں اور ادویات وغیرہ کے لئے مالی سال 22-2021 میں تقریباً 10102000 روپے خرچ کئے گئے۔

(ب) کل مختص شدہ رقم جاری کی گئی جو کہ خرچ کر دی گئی۔

(ج) ان میں بیمار جانوروں کے علاج معالجہ مہلک بیماری کے حفاظتی ٹیکہ جات مع ادویات کی سہولیات میسر ہیں۔

سول ویٹرنری ہسپتال اوکاڑہ 06 ایکڑ محیط ہے اور سول ویٹرنری ڈسپنسری 54/2-L تقریباً 01 کنال رقبہ پر محیط ہے۔

(د) سول ویٹرنری ہسپتال میں بیمار جانوروں کے علاج معالجہ، مہلک بیماریوں کے حفاظتی ٹیکہ جات مع ادویات کی سہولیات میسر ہیں۔ سول ویٹرنری ہسپتال اوکاڑہ میں درج ذیل ملازمین تعینات ہیں۔

نمبر شمار	نام	عہدہ	گریڈ
1۔	ڈاکٹر خالد قیصر	لائیوسٹاک پروڈکشن آفیسر	17
2۔	شاہد محمود	ویٹرنری اسسٹنٹ	9
3۔	اعجاز احمد	ویٹرنری اسسٹنٹ	9
4۔	محمد منیر	اے آئی ٹیکنیشن	10
5۔	محمد کوکب نعیم	ویٹرنری اسسٹنٹ	9
6۔	عبدالرحمان	کیٹل اٹنڈنٹ	4

سول ویٹرنری ڈسپنسری 54/L-2 میں درج ذیل ملازمین تعینات ہیں۔

نمبر شمار	نام	عہدہ	گریڈ
1	ڈاکٹر فواد فہیم	ویٹرنری آفیسر	17
2	طارق حمید	اے آئی ٹیکنیشن	10
3	طیب نذیر	ویٹرنری اسسٹنٹ	09

4	قدرت علی	کیٹل اٹنڈنٹ	01
5	محمد عمران	سینٹری ورکر، کیٹل اٹنڈنٹ	01

(ہ) اس علاقہ میں کوئی گورنمنٹ مویشی فارم موجود نہ ہے۔

اوکاڑہ تحصیل اور پی پی۔189 میں ویٹرنری ہسپتال وڈسنپسریاں اور خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

***8334: جناب منیب الحق:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) اوکاڑہ تحصیل اور پی پی۔189 میں کتنے ویٹرنری ہسپتال وڈسپنسریاں کہاں کہاں ہیں؟

(ب) ان کے لئے کتنی رقم مالی سال22-2021 میں مختص کی گئی ہے اور کتنی فراہم کر دی گئی ہے کتنی فراہم کرنا باقی ہے؟

(ج) ان میں کون کون سی اسامیاں کب سے خالی پڑی ہیں ان کو پر نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) ان میں جانوروں کے علاج کے لئے کون کون سی سہولیات ہیں اور ادویات میسر ہیں؟

(ہ) ان میں کون کون سی مسنگ فسیلیٹی ہیں کب تک پر کر دی جائیں گی؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہاب الدین خان):

(الف) اوکاڑہ تحصیل میں 31 ویٹرنری ہسپتال / ڈسپنسریاں ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام ہسپتال / ڈسپنسری	نمبر شمار	نام ہسپتال / ڈسپنسری
1۔	سول ویٹرنری ہسپتال L.2/32	2۔	سول ویٹرنری ہسپتال L.2/52
3۔	سول ویٹرنری ڈسپنسری RA.2/38	4۔	سول ویٹرنری ڈسپنسری ینگ پور
5۔	سول ویٹرنری ڈسپنسری بی بی پور	6۔	سول ویٹرنری ڈسپنسری جبوکہ
7۔	سول ویٹرنری ڈسپنسری جندراکہ	8۔	سول ویٹرنری ڈسپنسری GD/18
9۔	سول ویٹرنری ڈسپنسری بخشو	10۔	سول ویٹرنری ڈسپنسری نول پلاٹ
11۔	سول ویٹرنری ڈسپنسری مردانی	12۔	سول ویٹرنری ڈسپنسری سنگھرہ
13۔	سول ویٹرنری ڈسپنسری R.1/12	14۔	سول ویٹرنری ڈسپنسری کوہلہ
15۔	سول ویٹرنری ڈسپنسری کنڈ بوہڑ	16۔	سول ویٹرنری ڈسپنسری صدر گوگیرہ

17۔ سول ویٹرنری ڈسپنسری فتح پور
18۔ سول ویٹرنری ڈسپنسری برج جیوے خان
19۔ سول ویٹرنری ڈسپنسری اکبر
20۔ سول ویٹرنری ڈسپنسری GD/45
21۔ سول ویٹرنری ڈسپنسری R.3/48
22۔ سول ویٹرنری ڈسپنسری R.3/40
23۔ سول ویٹرنری ڈسپنسری L.2/46
24۔ سول ویٹرنری ڈسپنسری L.2/40
25۔ سول ویٹرنری ڈسپنسری A/4.L-40
26۔ سول ویٹرنری ڈسپنسری A/4.L-37
27۔ سول ویٹرنری ڈسپنسری L.4/34
28۔ سول ویٹرنری ڈسپنسری L.4/21
29۔ سول ویٹرنری ڈسپنسری GD/20
30۔ سول ویٹرنری ہسپتال اوکاڑہ
31۔ سول ویٹرنری ڈسپنسری L-2/54

پی پی۔ 189 میں 02 ویٹرنری ہسپتال / ڈسپنسری ہیں۔

1۔ سول ویٹرنری ہسپتال اوکاڑہ

2۔ سول ویٹرنری ڈسپنسری L-2/54

(ب) ان ہسپتال / ڈسپنسریوں کے لئے کوئی علیٰحدہ رقم مالی سال 22-2021 میں مختص نہ کی گئی ہے۔ البتہ عملہ کی تنخواہوں اور ادویات کی مد میں تقریباً 81958000 روپے خرچ کئے گئے ہیں۔

(ج) تحصیل اوکاڑہ میں ہسپتال / ڈسپنسری میں درج ذیل اسامیاں خالی ہیں۔

نمبر شمار	نام ہسپتال / ڈسپنسری	عہدہ	تعداد
1۔	سول ویٹرنری ڈسپنسری L.4/37	ویٹرنری آفیسر	1
2۔	سول ویٹرنری ڈسپنسری A/4.L-40	ویٹرنری آفیسر	1
3۔	سول ویٹرنری ڈسپنسری A/4.L-40	کیٹل اٹنڈنٹ	1
4۔	سول ویٹرنری ڈسپنسری GD/45	سینٹری ورکر	1
5۔	سول ویٹرنری ڈسپنسری R.3/48	ویٹرنری آفیسر	1
6۔	سول ویٹرنری ڈسپنسری اکبر	ویٹرنری آفیسر	1
7۔	سول ویٹرنری ڈسپنسری جندراکہ	کیٹل اٹنڈنٹ	1
8۔	سول ویٹرنری ڈسپنسری جبوکہ	ویٹرنری آفیسر	1
9۔	سول ویٹرنری ہسپتال اوکاڑہ	ایڈیشنل پرنسپل آفیسر	1
10۔	سول ویٹرنری ہسپتال اوکاڑہ	لیبارٹری اٹنڈنٹ	1
11۔	سول ویٹرنری ہسپتال اوکاڑہ	چوکیدار	1

یہ اسامیاں بھرتی پر پابندی عائد ہونے کی وجہ سے خالی ہیں۔

(د) تحصیل اوکاڑہ کے سول ویٹرنری ہسپتال / ڈسپنسریوں میں بیمار جانوروں کے علاج معالجہ، ویکسین مصنوعی نسل کشی اور ادویات مثلاً اینٹی بائیوٹک، بخار کی ادویات، ڈی ورمرز، سپرے / بیرونی پیراسائیٹ کی ادویات کی سہولیات میسر ہیں

(ہ) اوکاڑہ تحصیل میں 31 ویٹرنری ہسپتال / ڈسپنسریاں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام ہسپتال / ڈسپنسری	نمبر شمار	نام ہسپتال / ڈسپنسری
1۔	سول ویٹرنری ہسپتال L.2/32	2۔	سول ویٹرنری ہسپتال L.2/52
3۔	سول ویٹرنری ڈسپنسری RA.2/38	4۔	سول ویٹرنری ڈسپنسری ینگ پور
5۔	سول ویٹرنری ڈسپنسری بی بی پور	6۔	سول ویٹرنری ڈسپنسری جبوکہ
7۔	سول ویٹرنری ڈسپنسری جندراکہ	8۔	سول ویٹرنری ڈسپنسری GD/18
9۔	سول ویٹرنری ڈسپنسری بخشو	10۔	سول ویٹرنری ڈسپنسری نول پلاٹ
11۔	سول ویٹرنری ڈسپنسری مردانی	12۔	سول ویٹرنری ڈسپنسری ستگھرہ
13۔	سول ویٹرنری ڈسپنسری R.1/12	14۔	سول ویٹرنری ڈسپنسری کوہلہ
15۔	سول ویٹرنری ڈسپنسری کنڈبوہڑ	16۔	سول ویٹرنری ڈسپنسری صدر گوگیرہ
17۔	سول ویٹرنری ڈسپنسری فتح پور	18۔	سول ویٹرنری ڈسپنسری برج جیوے خان
19۔	سول ویٹرنری ڈسپنسری اکبر	20۔	سول ویٹرنری ڈسپنسری GD/45
21۔	سول ویٹرنری ڈسپنسری R.3/48	22۔	سول ویٹرنری ڈسپنسری R.3/40
23۔	سول ویٹرنری ڈسپنسری L.2/46	24۔	سول ویٹرنری ڈسپنسری L.2/40
25۔	سول ویٹرنری ڈسپنسری A/4.L-40	26۔	سول ویٹرنری ڈسپنسری A/4.L-37
27۔	سول ویٹرنری ڈسپنسری L.4/34	28۔	سول ویٹرنری ڈسپنسری L.4/21
29۔	سول ویٹرنری ڈسپنسری GD/20	30۔	سول ویٹرنری ہسپتال اوکاڑہ
31۔	سول ویٹرنری ڈسپنسری L-2/54		

ان ہسپتال / ڈسپنسریوں میں درج ذیل مسنگ فسیلیٹی ہیں

(i) اپ گریڈیشن کی اشد ضرورت ہے

(ii) جانوروں کی سرجری کے لئے اپریشن تھیٹر نہ ہے۔

بہاولنگر اور پی پی۔243 میں ویٹرنری ہسپتال اور ڈسپنسریوں کی تعداد و سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

***8335: چودھری مظہر اقبال:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع بہاولنگر اور پی پی 243 میں کتنے ویٹرنری ہسپتال وڈسپنسریاں کہاں کہاں ہیں؟

(ب) ان کے لئے کتنی رقم مالی سال 22-2021 میں مختص کی گئی ہے اور کتنی فراہم کر دی گئی ہے، کتنی فراہم کرنا باقی ہے؟

(ج) ان میں کون کون سی اسامیاں کب سے خالی پڑی ہیں اور ان کو پر نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) ان میں جانوروں کے علاج کے لئے کون کون سی سہولیات اور ادویات میسر ہیں؟

(ہ) ان میں کون کون سی مسنگ فسیلیٹی ہیں اور یہ کب تک فراہم کر دی جائیں گی؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہاب الدین خان):

(الف) ضلع بہاولنگر میں کل ویٹرنری ہسپتال 21، کل ویٹرنری ڈسپنسریاں 76 ہیں

پی پی۔243 میں کل ویٹرنری ہسپتال: 04 ڈسپنسریاں 15 ہیں ان ہسپتال / ڈسپنسریوں کی تفصیل۔(Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان ہسپتالوں / ڈسپنسریوں کے لئے علیٰحدہ سے کوئی رقم مختص نہ کی گئی ہے۔ البتہ عملہ کی تنخواہوں اور ادویات وغیرہ کے لئے 29743.7500 روپے مختص کئے گئے جو کہ مکمل فراہم کر دیئے گئے۔

(ج) خالی اسامیوں کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام اسامی	تعداد	کب سے خالی ہیں
1۔	ایڈیشنل پرنسپل ویٹرنری آفیسر	5	2019
2۔	سینئر ویٹرنری آفیسر	5	2019
3۔	ویٹرنری آفیسر	28	2019
4۔	ویٹرنری اسسٹنٹ	5	2021-22

5۔	اے آئی ٹیکنیشن	01	2021
6۔	درجہ چہارم	12	2021-22

بھرتی پر پابندی عائد ہونے کی وجہ سے یہ اسامیاں خالی ہیں۔

(د) جانوروں کے علاج معالجہ کے لئے تمام سہولیات میسر ہیں۔ جن میں مصنوعی نسل کشی، متعدی امراض کے لئے ویکسین اور علاج معالجہ کے لئے مختلف ضروری ویٹرنری ادویات مثلاً اینٹی بائیوٹک، اینتھل مینٹک، اینٹی پائریٹک بھی وافر مقدار میں موجود ہیں۔

(ہ) ان میں چاردیواری، گیٹ وغیرہ کی ضرورت ہے جو کہ جلد مہیا کر دی جائے گی۔

تحصیل میاں چنوں اور پی پی۔208 میں ویٹرنری ہسپتال، ڈسپنسریاں اور خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

***8338: جناب بابر حسین عابد :** کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) تحصیل میاں چنوں اور پی پی۔208 میں کتنے ویٹرنری ہسپتال وڈسپنسریاں کہاں کہاں ہیں؟

(ب) ان کے لئے کتنی رقم مالی سال 22-2021 میں مختص کی گئی ہے اور کتنی فراہم کر دی گئی ہے، کتنی فراہم کرنا باقی ہے؟

(ج) ان میں کون کون سی اسامیاں کب سے خالی پڑی ہیں اور ان کو پر نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) ان میں جانوروں کے علاج کے لئے کون کون سی سہولیات اور ادویات میسر ہیں؟

(ہ) ان میں کون کون سی مسنگ فسیلیٹی ہیں اور یہ کب تک فراہم کر دی جائیں گی؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہاب الدین خان):

(الف) تحصیل میاں چنوں میں ٹوٹل 09 ویٹرنری ہسپتال ہیں جبکہ پی پی 208 میں 03 ویٹرنری ہسپتال وڈسپنسریاں ہیں جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

تحصیل میاں چنوں:

1۔ سول ویٹرنری ہسپتال تلمبہ	4۔ سول ویٹرنری سنٹر روٹلہ
2۔ سول ویٹرنری ہسپتال ER-2/123	5۔ سول ویٹرنری ڈسپنسری AR-8/5

3۔ سول ویٹرنری ڈسپنسری AR-8/10 6۔ موبائل ویٹرنری ڈسپنسری میاں چنوں

پی پی۔208:

1۔ سول ویٹرنری ہسپتال میاں چنوں 3۔ سول ویٹرنری ڈسپنسری L-15/105

2۔ سول ویٹرنری ڈسپنسری L-15/59

(ب) مالی سال 22-2021 میں ان کی بلڈنگ کے لئے رقم مختص نہ کی گئی تھی۔ مالی سال 23-2022 میں 163000 روپے کی رقم فراہم کر دی گئی ہے اور 379000 کی رقم ابھی فراہم کرنا باقی ہے۔

(ج) ٹرانسفر پوسٹنگ کی وجہ سے وقتاً فوقتاً اسامیاں خالی ہوتی رہتی ہیں اور پُر بھی ہوتی رہتی ہیں تاہم خالی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہیں۔

نمبر شمار	نام اسامی	کل منظور شدہ اسامیاں	خالی اسامیاں
1۔	ویٹرنری آفیسر	8	2
2۔	ویٹرنری اسسٹنٹ	49	16
3۔	اے آئی ٹیکنیشن	11	8
4۔	درجہ چہارم	12	1

(د) ان ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں میں جانوروں کے علاج معالجہ، مصنوعی نسل کشی وغیرہ کی سہولیات اور اینٹی بائیوٹک، بخار، چیچڑ مار، کرم کش وغیرہ کی ادویات بھی میسر ہیں۔

(ہ) ان ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں میں درج ذیل مسنگ فسلیٹیز ہیں۔

1۔ ویٹرنری ڈسپنسری ولیکی: بجلی کا کنکشن

2۔ ویٹرنری ڈسپنسری کھکھ: بجلی کا کنکشن

3۔ ویٹرنری ہسپتال نونار: واش روم کی مرمت

4۔ ویٹرنری ہسپتال سنگھتر: چار دیواری

ان ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں میں مالی سال مئی 2023 تک مسنگ فسلیٹیز فراہم کر دی جائیں گی۔

سرگودھا اور حلقہ پی پی۔72 میں ویٹرنری ہسپتال اور ڈسپنسریوں کی تعداد، خالی اسامیوں اور سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

*8350: **جناب صہیب احمد ملک:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) سرگودھا اور پی پی۔72 میں کتنے ویٹرنری ہسپتال و ڈسپنسریاں کہاں کہاں ہیں؟

(ب) ان کے لئے کتنی رقم مالی سال 22-2021 میں مختص کی گئی ہے اور کتنی فراہم کر دی گئی ہے کتنی فراہم کرنا باقی ہے؟

(ج) ان میں کون کون سی اسامیاں کب سے خالی پڑی ہیں اور ان کو پر نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) ان میں جانوروں کے علاج کے لئے کون کون سی سہولیات اور کون کون سی ادویات میسر ہیں؟

(ہ) ان میں کون کون سی مسنگ فسیلیٹی ہیں اور یہ کب تک فراہم کر دی جائیں گی؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہاب الدین خان):

(الف) ضلع سرگودھا میں کل 32 ہسپتال، 106 ڈسپنسریاں اور 7 ویٹرنری سنٹر ہیں۔ ان کی تفصیل۔ (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے پی پی 72 میں کل 04 ویٹرنری ہسپتال اور 07 ویٹرنری ڈسپنسریاں اور 02 ویٹرنری سنٹر ہیں۔ ان کی تفصیل۔ (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان ہسپتالوں / ڈسپنسریوں کے لئے علیحدہ سے کوئی رقم مالی سال 22-2021 میں مختص نہ کی گئی ہے البتہ ادویات اور عملہ کی تنخواہوں کے لئے 403076000 روپے فراہم کئے گئے ہیں۔

(ج) ضلع سرگودھا میں کل 809 اسامیاں ہیں ان میں سے 626 پر ہیں اور 183 خالی ہیں۔ تفصیل (Annex-C) ایوان کی میز رکھ دی گئی ہے۔

(د) ان ہسپتالوں میں جانوروں کے مصنوعی نسل کشی، علاج معالجہ، ویکسینیشن، آختہ کرنے اور جانوروں کی افزائش سے متعلقہ مشورہ اور معلومات مہیا کی جاتی ہیں۔ ادویات کے نام مثلاً

اینٹی بائیوٹک، بخار کی ادویات کرم کش ادویات، چیچڑوں کو مارنے کے لئے ادویات، مرہم پٹی کے لئے ادویات وغیرہ

(ہ) ان ہسپتالوں / ڈسپنسریوں میں چار دیواری گیٹ وغیرہ کی ضرورت ہے جو کہ جلد فراہم کر دی جائے گی۔

فیصل آباد شہر اور پی پی۔112 میں ویٹرنری ہسپتال اور ڈسپنسریاں، خالی اسامیوں نیز سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

*8354: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) فیصل آباد شہر اور پی پی۔112 میں کتنے ویٹرنری ہسپتال وڈسپنسریاں کہاں کہاں ہیں؟

(ب) ان کے لئے کتنی رقم مالی سال 22-2021 میں مختص کی گئی ہے اور کتنی فراہم کر دی گئی ہے، کتنی فراہم کرنا باقی ہے؟

(ج) ان میں کون کون سی اسامیاں کب سے خالی پڑی ہیں اوران کو پر نہ کرنے کی وجوہات کیاہیں؟

(د) ان میں جانوروں کے علاج کے لئے کون کون سی سہولیات کون کون سی ادویات میسر ہیں؟

(ہ) ان میں کون کون سی مسنگ فسیلیٹی ہیں اور یہ کب تک فراہم کر دی جائیں گی؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہاب الدین خان):

(الف) فیصل آباد شہر میں تین ویٹرنری ہسپتال ہیں جو کہ درج ذیل ہیں۔

1۔ سول ویٹرنری ہسپتال فیصل آباد

2۔ سول ویٹرنری ہسپتال 213ر۔ب

3۔ سول ویٹرنری ہسپتال 220ر۔ب

حلقہ پی پی۔112 میں ایک سول ویٹرنری ہسپتال 220ر۔ب ہے

(ب) ان میں سال 22-2021 میں 14.206 ملین روپے مختص کئے گئے جو فراہم کر دیئے گئے۔

(ج) خالی اسامیوں کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام خالی اسامی	تعداد	کب سے خالی ہے۔
1۔	APVO	01	26.03.2021
2۔	SVO	01	03.03.2022

یہ دونوں سیٹیں پروموشنل ہیں۔

(د) ان تمام ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں میں علاج معالجہ اور ادویات کی تمام سہولیات موجود ہیں جن میں علاج معالجہ مصنوعی نسل کشی حفاظتی ٹیکہ جات الٹراساؤنڈ مشین اور سرجری کی سہولیات موجود ہیں۔

(ہ) سول ویٹرنری ہسپتال 220 ر۔ب کی ایک طرف کی دیوار گری ہوئی ہے۔ اس کی مرمت کی سکیم بنا کر متعلقہ محکمہ کو بھیج دی گئی ہے۔

نارووال حلقہ پی پی۔49 میں ویٹرنری ہسپتال و ڈسپنسریاں، خالی اسامیاں اور علاج معالجہ کی سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

*8385: **جناب بلال اکبر خان:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پی پی۔ 49(نارووال) میں کتنے ویٹرنری ہسپتال و ڈسپنسریاں کہاں کہاں ہیں؟

(ب) ان کے لئے کتنی رقم مالی سال22-2021 میں مختص کی گئی ہے اور کتنی فراہم کر دی گئی ہے اور کتنی فراہم کرنا باقی ہے؟

(ج) ان میں کون کون سی اسامیاں کب سے خالی پڑی ہیں اور ان کو پر نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) ان میں جانوروں کے علاج کے لئے کون کون سی سہولیات اور ادویات میسر ہیں؟

(ہ) ان میں کون کون سی مسنگ فسیلیٹی ہیں یہ کب تک فراہم کر دی جائیں گی؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہاب الدین خان):

(الف) پی پی۔49 (نارووال) میں05 ویٹرنری ہسپتال و ڈسپنسریاں ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

1۔ ویٹرنری ہسپتال قلعہ احمد آباد

2۔ ویٹرنری ڈسپنسری ولیکی

3۔ ویٹرنری ڈسپنسری کھکھ

4۔ ویٹرنری ہسپتال نونار

5۔ ویٹرنری ہسپتال ستگھرہ

(ب) مالی سال 22-2021 میں ان کی بلڈنگ کے لئے رقم مختص نہ کی گئی تھی۔ مالی سال 23-2022 میں 163000 روپے کی رقم فراہم کر دی گئی ہے اور 379000 کی رقم ابھی فراہم کرنا باقی ہے۔

(ج) ان ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں میں کوئی اسامی خالی نہ ہے۔

(د) ان ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں میں جانوروں کے علاج معالجہ، مصنوعی نسل کشی وغیرہ کی سہولیات اور اینٹی بائیوٹک، بخار، چیچڑ مار، کرم کش وغیرہ کی ادویات بھی میسر ہیں۔

(ہ) ان ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں میں درج ذیل مسنگ فسلیٹیز ہے۔

1۔ ویٹرنری ڈسپنسری ولیکی: بجلی کا کنکشن

2۔ ویٹرنری ڈسپنسری کھکھ: بجلی کا کنکشن

3۔ ویٹرنری ہسپتال نونار: واش روم کی مرمت

4۔ ویٹرنری ہسپتال ستگھرہ: چار دیواری

ان ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں میں مالی سال مئی 2023 تک مسنگ فسلیٹیز فراہم کر دی جائیں گی۔

شیخوپورہ حلقہ پی پی۔ 141 میں ویٹرنری ہسپتال اور ڈسپنسریاں، مختص فنڈز اور علاج معالجہ کی سہولت سے متعلقہ تفصیلات

*8391: **جناب محمود الحق:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پی پی۔ 141 اور تحصیل شیخوپورہ میں کتنے ویٹرنری ہسپتال اور ویٹرنری ڈسپنسریاں کہاں کہاں ہیں؟

(ب) ان کے لئے کتنی رقم سال 22-2021 میں مختص کی گئی ہے تفصیل ہسپتال اور ویٹرنری ڈسپنسری وار بتائیں؟

(ج) ان میں روزانہ کتنے جانوروں کا علاج کیا جاتا ہے تفصیل ماہ جولائی 2021 سے دسمبر 2021 کی علیٰحدہ علیٰحدہ دی جائے؟

(د) ان میں کتنے ملازمین فرائض سرانجام دے رہے ہیں کون کون سی اسامیاں خالی ہیں؟

(ہ) ان ہسپتالوں / ویٹرنری ڈسپنسریوں میں کون کون سی مسنگ فسلیٹیز ہیں ان کو کب تک فراہم کر دیا جائے گا؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہاب الدین خان):

(الف) پی پی۔141 اور تحصیل شیخوپورہ میں کل سول ویٹرنری ہسپتال 06 اور سول ویٹرنری ڈسپنسریاں 31 ہیں جن میں پی پی 141 کے حلقہ میں 03 سول ویٹرنری ہسپتال اور 10 سول ویٹرنری ڈسپنسریاں ہیں جن کی تفصیل۔(Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تحصیل لیول پر کوئی رقم مختص نہیں ہوئی۔البتہ عملہ کی تنخواہوں اور دیگر اخراجات کے لئے سال 22-2021 میں 88756000 روپے مختص کئے گئے ہیں جبکہ ادویات ڈویژن کی سطح پر خریدی اور مہیا کی جاتی ہیں۔

(ج) ان ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں میں روزانہ تقریباً 250 جانوروں کا علاج کیا جاتا ہے۔تفصیل (Annex-C) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ان ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں میں کل 64 ملازمین فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔خالی اسامیوں کی تفصیل (C-Annex) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) کمروں اور واش رومز کی مرمت، چار دیواری اور گیٹ کی کمی، مٹی بھرتی اور ٹائل، کیٹل کرش کی کمی، بجلی کے کنکشن وغیرہ۔ان مسنگ فسلیٹیز کے لئے درکار فنڈز ملنے پر یہ سہولیات فراہم کر دی جائیں گی۔

بہاولنگر حلقہ پی پی۔243اور244میں ویٹرنری ہسپتال،ڈسپنسریاں، مختص رقم، خالی اسامیاں اور علاج معالجہ کی سہولت سے متعلقہ تفصیلات

*8396: **چودھری مظہر اقبال:** کیاوزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پی پی۔243اور244بہاولنگر میں کتنے ویٹرنری ہسپتال اور ویٹرنری ڈسپنسریاں کہاں کہاں ہیں؟

(ب) ان کے لئے کتنی رقم سال22-2021میں مختص کی گئی ہے تفصیل ہسپتال اور ویٹرنری ڈسپنسری وار بتائیں؟

(ج) ان میں روزانہ کتنے جانوروں کا علاج کیا جاتا ہے تفصیل ماہ جولائی 2021 سے دسمبر2021کی علیٰحدہ علیٰحدہ دی جائے؟

(د) ان میں کتنے ملازمین فرائض سرانجام دے رہے ہیں اور کون کون سی اسامیاں خالی ہیں؟

(ہ) ان ہسپتالوں / ویٹرنری ڈسپنسریوں میں کون کون سی مسنگ فسلیٹیز ہیں ان کو کب تک فراہم کردیاجائے گا؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ(جناب شہاب الدین خان):

(الف) پی پی۔243 تحصیل ہارون آباد میں کل ہسپتال:04،ڈسپنسریوں کی تعداد:15

پی پی۔ 244 تحصیل فورٹ عباس میں کل ہسپتال:03ڈسپنسریوں کی تعداد:13

پی پی 243 تحصیل ہارون آباد، 1۔سول ویٹرنری ہسپتال ہارون آباد، فقیروالی، میانوالہ ٹوبہ،109/R-6سول ویٹرنری ڈسپنسری62/6R4/433/6R,427/6R,107/3R,25/4R,73/3R,19/3R,32/3R,29/3R,23-24/R,
112/6IL,80/6R,133/7R,192/6R,145/80,R,133/1,6R6/112/6R,145/7R,192/R,
433/6R6/107/6R,427/R,

پی پی۔244 تحصیل فورٹ عباس:

سول ویٹرنری ہسپتال فورٹ عباس، کچھی والا، مروٹ، سول ویٹرنری ڈسپنسری208/R-9،
107/R7 ،196/HB ،226/R9 ، 286/HR ،265/HR ،270/HR ،
370/HR،304/HR،331/HR،340/HR، قلعہ مروٹ،238/R-9

(ب) ان ہسپتالوں / ڈسپنسریوں کے لئے علیٰحدہ سے کوئی رقم مختص نہیں کی جاتی۔ ان کی ڈیمانڈ کے مطابق ان کو ادویات اور ویکسین وغیرہ جاری کر دی جاتی ہے۔

(ج) ان ہسپتال،ڈسپنسریوں میں علاج معالجہ کئے جانے والے جانوروں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سال	PP-213 تحصیل ہارون آباد	PP-244 تحصیل فورٹ عباس
2021-22	133293	170065
ہر دن	365	466

(د) ان میں 181 ملازمین فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ ان تحصیلوں میں 20 اسامیاں خالی ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔ جو کہ سال 2019 سے خالی ہیں۔ ایڈیشنل پرنسپل ویٹرنری آفیسر 02 سینئر ویٹرنری آفیسر 02۔ویٹرنری آفیسر 15، ویٹرنری اسسٹنٹ 01۔

(ہ) ان ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں میں کچھ کی تھوڑی تھوڑی مرمت کا کام ہونے والا ہے۔ جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

وہاڑی محکمہ امور پرورش حیوانات کے بجٹ، عوامی فلاحی منصوبہ جات، اخراجات اور سرکاری گاڑیوں سے متعلقہ تفصیلات

*8462: **جناب خالد محمود:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ضلع وہاڑی کا مالی سال 2020-21 کا بجٹ مد وار کتنا تھا؟

(ب) اس مالی سال کے دوران کتنا بجٹ تحصیل بورے والا کو مد وار ملا پی پی۔230 میں کتنی رقم کن کن ویٹرنری ہسپتال اور ویٹرنری ڈسپنسریوں کو کس کس مد میں فراہم کی گئی؟

(ج) اس تحصیل میں اس مالی سال کے دوران کتنی رقم کن کن عوامی فلاح / ترقیاتی کاموں کے منصوبہ جات پر خرچ ہوئی؟

(د) ان سالوں کے دوران کتنی رقم اس تحصیل میں سرکاری گاڑیوں کی مرمت اورپٹرول وغیرہ پر خرچ کی گئی؟

(ہ) کتنی رقم سرکاری ملازمین کی رہائش گاہوں اوردفاتر کی تزئین وآرائش پر خرچ کی گئی تفصیل علیٰحدہ علیٰحدہ دی جائے؟

(و) کتنی رقم سے سرکاری دفاتر کے لئے سامان کون کون سا خرید کیا گیا خرید کس اتھارٹی کی اجازت سے کی گئی کیا حکومت اس تحصیل کے اس مالی سال کے بجٹ کے خرچ کی تحقیقات کے لئے کوئی غیر جانب دار انکوائری کمیٹی بنا کر کروانے کا ارادہ رکھتی ہے نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہاب الدین خان):

(الف) ضلع وہاڑی کا مالی سال 21-2020 کا بجٹ درج ذیل ہے۔

سیلری پورشن Million138.822

نان سیلری پورشن :35.156

(ب) تحصیل بورے والا کا مالی سال 21-2020 کا مدوار بجٹ درج ذیل ہے۔

سیلری پورشن: Million1.081

نان سیلری پورشن :Million 1.797

ان ویٹرنری ہسپتالوں / ڈسپنسریوں کو کوئی رقم فراہم نہ کی گئی ہے البتہ 46.775 ملین روپے کی لاگت سے ان ہسپتالوں / ڈسپنسریوں کی مرمت کی گئی جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔ 1 ۔دفتر ڈپٹی ڈائریکٹر لائیو سٹاک بورے والا 2۔ سول ویٹرنری ہسپتال بورے والا 3۔ سول ویٹرنری ڈسپنسری 303/EB,4۔ سول ویٹرنری ڈسپنسری 120/EB،5۔ سول ویٹرنری ڈسپنسری 213/EB،6۔ سول ویٹرنری ہسپتال 427/EB،255/EB،7۔ سول ویٹرنری ڈسپنسری 377/EB،8۔ سول ویٹرنری ڈسپنسری 405/EB،9۔ سول ویٹرنری ڈسپنسری 427/EB،10۔ سول ویٹرنری ڈسپنسری 241/EB،11۔ سول ویٹرنری ہسپتال گگو،12 سول ویٹرنری ہسپتال ساہوکا،13 سول ویٹرنری ہسپتال 501/EB،14۔ سول ویٹرنری ڈسپنسری

170/EB، 15۔سول ویٹرنری ڈسپنسری سلدیرا16۔ویٹرنری سنٹر104/EB علاوہ ازیں ادویات اور ویکسین وغیرہ ڈویژن / ضلع کی سطح پر فراہم کی گئیں۔

(ج) ترقیاتی سکیم Rehabilitaion & Revamping of Veterinary Hospitals/Dispensaries in District Vehari, Khanewal, Faisalabad & Multan. کے تحت ضلع وہاڑی تحصیل بورے والا میں 18 ویٹرنری ہسپتالوں / ڈسپنسریوں میں ترقیاتی کام ہوا جس پر 46.775 Million کی رقم خرچ ہوئی۔ علاوہ ازیں تحصیل بورے والا میں مالی سال 21-2020 میں ڈویلپمنٹ سکیم save the bukkalo Enhancing beef production through calves and feedlot fattening کے تحت ٹوٹل 820 کٹے رجسٹرڈ کئے گئے اور فارمز کو سکیم مکمل ہونے پر -/4057482 روپے کی رقم کی ادائیگی بذریعہ بنک آف پنجاب کی گئی اور دیہی مرغبانی کی فروغ کی سکیم کے تحت 388 پولٹری یونٹس (چھ پرندے فی یونٹ) رعائتی نرخوں پر مہیا کئے گئے۔

(د) مالی سال 21-2020 کے دوران سرکاری گاڑی کے پٹرول اور مرمت پر خرچ ہونے والی رقم درج ذیل ہے۔

1۔ سرکاری گاڑیوں کے پیٹرول پر خرچ کی رقم 0.668 ملین روپے۔

2۔ سرکاری گاڑیوں کی مرمت پر خرچ کی رقم 0.196 ملین روپے۔

(ہ) Million20.015 کے بجٹ سے سول ویٹرنری ہسپتال بورے والا میں درج ذیل اداروں میں نئی سرکاری رہائشگاہیں بنائی گئی۔

1۔ سول ویٹرنری ہسپتال بورے والا میں تین عدد نئی رہائشیں بنائی گئیں جن میں سے ایک رہائش سکیل نمبر 10 اور دو عدد رہائشیں سکیل نمبر 9 کی بنائی گئیں۔

(و) سال 21-2020 میں Rehabilitation of Veterinary & Revamping Hospitals/Dispensaries in District Vehari, Khanewal, Faisalabad &Multan. کے تحت ضلع وہاڑی کے 57 ویٹرنری ہسپتالوں / ڈسپنسریوں کے لئے درج ذیل سامان خرید کیا گیا۔

سٹیشنری 0.296 Million

لانٹ اینڈ مشینری 0.296 Million

ہارڈوے ئر 0.594 Million

فرنیچر اینڈ فکیچر 2.500 Million

تحصیل بورے والا کو جو سامان مہیا کیا گیا اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سٹیشنری آیٹمز:

پیپر رم 30 عدد رجسٹر ڈ لائننگ 20 عدد، سٹاک رجسٹر 18 عدد، فائل کورز 30 عدد، سٹمپ پیڈ 18 عدد، سٹمپ پیڈ انک 18 عدد، بال پوائنٹ 150 عدد، جل بال پن 100 عدد، کوریکشن پن 6 عدد، پیپر کلپ 15 ڈبی، بلیو سٹک 15 عدد، سٹاپلر 17 عدد، باکس فائل 17 عدد، ڈاک لفافے 100 عدد

پلانٹ اینڈ مشینری آئٹمز:

گراس کٹر مشین 06 عدد

فرنیچر اینڈ فکچر آئٹمز:

آفس چیئرز 15 عدد، آفس ٹیبل 11 عدد، سٹول 13 عدد، بینچ 15 عدد، سائیڈ ریک 01 عدد، سٹیل الماری 04 عدد۔

تمام سامان کی فزیکل اور ٹیکنیکل چیکنگ بذریعہ کمیٹی کی گئی تھی۔ اور کوئی بے ضابطگی / بے قاعدگی نہ ہوئی اور نہ ہی کوئی انکوائری پینڈنگ ہے۔

تحصیل خوشاب حلقہ پی پی۔83 میں ویٹرنری ہسپتال اور ڈسپنسریوں کی تعداد، خالی اسامیوں نیز ادویات و مختص فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

***8469: محترمہ ساجدہ بیگم:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پی پی۔83 تحصیل (خوشاب) میں کتنے ویٹرنری ہسپتال اور ڈسپنسریاں کہاں کہاں ہیں؟

(ب) ان میں کتنے ڈاکٹر اور دیگر عملہ کام کر رہا ہے کتنی اسامیاں خالی ہیں اور حکومت کب تک فل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) تحصیل خوشاب کے ویٹرنری ہسپتال کو میڈیسن کی مد میں 21-2020 میں کتنا فنڈ فراہم کیا گیا ہے اس کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہاب الدین خان):

(الف) پی پی-83 تحصیل خوشاب میں 3 ویٹرنری ہسپتال ہیں۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ سول ویٹرنری ہسپتال خوشاب 2۔ سول ویٹرنری ہسپتال جوہر آباد 3۔ سول ویٹرنری ہسپتال ہڈالی

پی پی-83 تحصیل خوشاب میں 6 ویٹرنری ڈسپنسریاں ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1 -سول ویٹرنری ڈسپنسری حسن پور ٹوانہ 2۔ سول ویٹرنری ڈسپنسری خالق 3۔ سول ویٹرنری ڈسپنسری دائیوال 4۔ سول ویٹرنری ڈسپنسری ٹھٹھی گھنجیرہ 5۔ سول ویٹرنری ڈسپنسری تلوکر 6۔ موبائل ویٹرنری ڈسپنسری تحصیل خوشاب

(ب) ان میں 1 ڈاکٹر اور 15 ویٹرنری اسسٹنٹ کام کر رہے ہیں جبکہ 4 ڈاکٹروں اور 2 ویٹرنری اسسٹنٹ کی آسامیاں خالی ہیں۔ پبلک سروس کمیشن کا رزلٹ آنے والا ہے اور جلدی ان میں سے چند خالی آسامیاں فل ہونے کی توقع ہے۔

(ج) محکمہ لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ ضلع خوشاب کو سال 21-2020 میں ویکسین کی مد میں 10558000/- روپے کے فنڈز جاری ہوئے اور حکومتی پالیسی کے تحت 10499550/- روپے کی مختلف اقسام کی ویکسین جانوروں کو مفت لگائی گئی۔ ادویات کی خرید کی بجٹ ڈویژنل ڈائریکٹر آفس سرگودھا کو ملتا ہے اور خرید کردہ ادویات ضلعی سطح پر مہیا کی جاتی ہیں۔

سرگودھا میں ویٹرنری ہسپتال، ڈسپنسریاں اور مویشی فارمز کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*8524: **رانا منور حسین:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع سرگودھا میں کتنے ویٹرنری ہسپتال، ویٹرنری ڈسپنسریاں ہیں کتنے فارم کہاں کہاں ہیں؟

(ب) اس محکمہ کا ضلع ہذا کا بجٹ مدوار سال 22-2021 کا بتائیں؟

(ج) اس ضلع میں کتنے کتنے رقبہ پر مویشی فارم کہاں کہاں ہیں؟

(د) اس ضلع میں کتنی اور کون کون سی اسامیاں کب سے خالی پڑی ہیں ان کو پر نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ہ) یکم جنوری 2021 سے آج تک کتنے افراد کو اس ضلع میں کس کس گریڈ میں ملازمت دی گئی ہے۔ ان کے نام، ولدیت، تعلیم اور عہدہ کی تفصیل دی جائے؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہاب الدین خان):

(الف) ضلع سرگودھا میں 32 ویٹرنری ہسپتال اور 106 ویٹرنری ڈسپنسریاں ہیں۔ ضلع سرگودھا میں گورنمنٹ کا ایک مویشی فارم خضر آباد میں تھا۔ جو کہ اب لائیوسٹاک بورڈ کے تحت چلایا جارہا ہے۔

(ب) محکمہ لائیوسٹاک ضلع سرگودھا کے مدوار بجٹ سال 22-2021 کی تفصیل درج ذیل ہے۔

تنخواہ۔ 196.896 ملین روپے

الاؤنسز۔ 118.330 ملین روپے

کنٹیجنسی۔ 56.643 ملین روپے

کل۔ 401.869 ملین روپے

(ج) ضلع سرگودھا میں گورنمنٹ کا ایک مویشی فارم خضر آباد میں تھا جو کہ اب لائیوسٹاک بورڈ کے تحت چلایا جارہا ہے۔ اس کا کل رقبہ 1660 ایکڑ پر محیط ہے۔

(د) ضلع سرگودھا میں 167 اسامیاں خالی ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام اسامی	تعداد اسامی	کب سے خالی ہے
1۔	ایڈیشنل پرنسپل ویٹرنری آفیسر (سکیل19)	9	2 سے 3 سال
2۔	سینئر ویٹرنری آفیسر) سکیل 18)	5	2 سے 3 سال
3۔	ویٹرنری آفیسر)سکیل 17)	22	2 سے 3 سال
4۔	ویٹرنری اسسٹنٹ(سکیل 9)	37	2 سے 3 سال
5۔	اے ۔ آئی ٹیکنیشن) سکیل 9)	39	1 تا 2 سال سے
6۔	درجہ چہارم ملازمین	55	1 تا 2 سال سے

(ہ) یکم جنوری سے ضلع سرگودھا میں دفتر ہذا نے معذور کوٹا کے تحت ملازمین بھرتی کئے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نام ولدیت	عہدہ	تعلیم
محمد صابر ولد عبدالشکور	ویٹرنری اسسٹنٹ	میٹرک مع دوسالہ ڈپلومہ
محمد سعد بن مالک ولد عبدالمالک	ویٹرنری اسسٹنٹ	میٹرک مع دوسالہ ڈپلومہ
محمد مذکر ولد عبدالخالق	ویٹرنری اسسٹنٹ	میٹرک مع دوسالہ ڈپلومہ
حیدر گل نواز ولد محمد نواز بھٹی	اے آئی ٹیکنیشن	میٹرک مع دوسالہ ڈپلومہ
ثقلین مزمل ولد مزمل حسین	اے آئی ٹیکنیشن	میٹرک مع دوسالہ ڈپلومہ

جبکہ رول 17۔اے کے تحت محمد منیر خان ولد محمد اکرم خان تعلیم میٹرک کو بطور کیٹل اٹنڈنٹ اور عظمی بتول بیوہ نیامت عباس کو بھی بطور کیٹل اٹنڈنٹ بھرتی کیا گیا۔

محکمہ لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ میں ویٹرنری ڈاکٹرز کی تعداد اور خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*8577: **محترمہ عائشہ اقبال:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ میں کل کتنے ویٹرنری ڈاکٹرز خدمات فراہم کررہے ہیں ان کے پے سکیل سے متعلقہ تفصیلات فراہم کی جائیں؟

(ب) مذکورہ بالا محکمے میں کتنی اسامیاں خالی ہیں حکومت کب تک ان اسامیوں پر بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) سال 2018 سے اب تک کتنے ویٹرنری ڈاکٹرز کی گریڈ 17 سے گریڈ 18 میں ترقی اور تبادلے کئے گئے مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہاب الدین خان):

(الف) محکمہ لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ میں کل 2371 سیٹیں ہیں جن میں سے 1756 سیٹوں پر ویٹرنری ڈاکٹرز خدمات فراہم کر رہے ہیں۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہیں۔

نمبر شمار	نام اسامی	پے سکیل	تعداد
1۔	ایڈیشنل ڈائریکٹر /ایڈیشنل پرنسپل ویٹرنری آفیسر	19	127
2۔	سینئر ویٹرنری آفیسر	18	428
3۔	ویٹرنری آفیسر	17	1201

(ب) محکمہ لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ میں کل 615 اسامیاں خالی ہیں۔ جن کی ریکوزیشن ایڈمن ڈیپارٹمنٹ کو بجھوادی گئی ہے۔

(ج) سال 2018 سے اب تک 150 ویٹرنری ڈاکٹرز کو گریڈ 17 سے گریڈ 18 میں ترقی دی گئی ہے۔ تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور جانوروں کو نان رجسٹرڈ ویکسین لگانے سے متعلقہ تفصیلات

***8667: محترمہ نیلم حیات ملک:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ 2017 میں ویٹرنری ریسرچ انسٹیٹیوٹ لاہور کو ISO:9001:2015 سرٹیفائیڈ کروایا گیا تھا اس کے بعد اس ادارہ کی کوئی ویکسین آئی ایس او سرٹیفائیڈ نہیں ہوئی اور نہ ہی ڈرگ ریگولیٹر اتھارٹی سے رجسٹرڈ ہوئی ہے نان رجسٹرڈ ویکسین جانوروں میں لگائی جارہی ہے ویکسین رجسٹرڈ نہ ہونے کی وجوہات بتائی جائیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ویٹرنری ریسرچ انسٹی ٹیوٹ لاہور میں پولٹری شیڈ بنایا گیا جس میں مرغیاں انڈوں کی پیداوار کے لئے رکھی ہوئی ہیں مرغیوں کے انڈے ویکسین تیار کرنے میں کام آتے ہیں انڈے وافر مقدار میں ہونے کے باوجود تیس ہزار انڈے حال ہی میں انٹرپرائزر سے 130 روپے فی انڈہ خریدے گئے ہیں جبکہ پولٹری شیڈ کا انچارج بار بار لکھ چکا ہے کہ انڈے وافر مقدار میں موجود ہیں بازار سے انڈے کس کی اجازت سے خرید کئے گئے ہیں اور انڈے خریدنے کی وجوہات بتائیں؟

(ج) کیا حکومت جزوہائے بالا کی روشنی میں اعلیٰ سطح کی انکوائری کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہاب الدین خان):

(الف) یہ بات اس حد تک درست ہے کہ ویٹرنری ریسرچ انسٹیٹیوٹ لاہور میں ایک ISO,9001:2001 سرٹیفائیڈ ادارہ ہے۔ یہ ادارہ کوالٹی کے تمام معیارات کے عین مطابق کام کر رہا ہے۔ اس لئے 2017 میں جب یہ ادارہ ISO سرٹیفائیڈ ہوا تھا اس سے لے کر اس کی سالانہ بنیاد پر تجدید ہوتی ہے۔

یہ بات بالکل حقائق کے برعکس ہے کہ ویکسین انفرادی طور پر ISO سرٹیفائیڈ ہوتی ہے۔ درحقیقت اس ادارے کی ہر لیبارٹری / سیکشن ISO سرٹیفائیڈ ہے۔

VRI میں بنائی جانے والی تمام ویکسینز ریسرچ پروڈکس ہیں اور ریسرچ پراڈکٹ کے طور پر ہی جانوروں میں لگائی جا رہی ہیں۔ جس کے نتائج بہت زیادہ حوصلہ افزاء ہیں اور دوسری صورت میں ویکسین درآمد پر زرمبادلہ بچانے میں بھی اہم کردار ادا کر رہی ہیں۔ ریسرچ پروڈکٹ کی ڈرگ ریگولیٹری اتھارٹی پاکستان سے رجسٹریشن کرانے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ تاہم ادارہ ہذا اپنی کوئی بھی ویکسین مارکیٹ میں نہیں بیچ رہا۔ محکمہ لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ مستقبل قریب میں ادارہ ہذا کی تیار شدہ ویکسین درآمد کرنے کا ارادہ رکھتا ہے جس کے لئے ڈرگ ریگولیٹری اتھارٹی سے رجسٹریشن کروانا ضروری ہے اور اس کی رجسٹریشن کا کیس ڈرگ ریگولیٹر اتھارٹی کے ساتھ زیر غور ہے۔ کاپی (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یہ بات اس حد تک درست ہے کہ ویٹرنری ریسرچ انسٹیٹیوٹ لاہور ایک تحقیقی ادارہ ہے جو کہ 1963 میں قائم ہو۔ ادارہ ہذا میں پولٹری شیڈ بنایا گیا جس میں ہر سال انڈے دینے والی مرغیاں خرید کر پالی جاتی ہیں اور ان سے fertile eggs جس کے اندر 9 سے 10 دن کا ایمبریو موجود ہوتا ہے وہ حاصل کیا جاتا ہے اس ایمبریو سے ND اور فلو کی بیماری کی مؤثر روک تھام کے لئے مختلف قسم کی ویکسین تیار کی جاتی ہیں جب موجودہ فلاک میں مرغیوں کی عمر زیادہ انڈوں کی پیداوار میں کمی اور ایمبریو کی کوالٹی ویکسین بنانے کے لئے موزوں نہیں رہتی تو پولٹری شیڈ میں موجود مرغیوں کو مروجہ سرکاری قواعد وضوابط کے مطابق ان کی culling کر دی جاتی ہے۔ اس طرح ان مرغیوں کی culling سے لے کر نئی مرغیوں کی خریداری، انڈوں کی پیداوار اور ایمبریو کی کوالٹی جو کہ ویکسین بنانے کے لئے موزوں ہوتی ہے اس کے درمیان جو وقفہ آتا ہے اس کو پورا کرنے کے لئے بازار سے 9 سے 10 دن کا ایمبریو تمام سرکاری قواعد و ضوابط کو مد نظر رکھتے ہوئے حسب ضرورت بازار سے خریدا جاتا ہے۔

اس سال 22-2021 میں مرغیوں کی culling کی گئی اور اس کے دوران جو وقفہ آیا اس کو پورا کرنے کے لئے 30000 انڈے کا ٹینڈر کیا گیا تھا اور اس میں سے ضرورت کے مطابق 21000 انڈے خریدے گئے اور جب پولٹری شیڈ سے انڈے ملنا شروع ہو گئے جن میں 9 سے 10 دن کا ایمبریو موجود تھا تو مزید انڈوں کی خریداری نہ کی گئی۔ یہ بات درست نہ ہے کہ 130 روپے کا فی انڈہ خریدا گیا۔

(ج) یہ بات قابل ذکر ہے کہ ویٹرنری ریسرچ انسٹیٹیوٹ، لاہور اپنی ویکسین تیار کرنے اور ریسرچ کا کام بہترین طریقہ سے سرانجام دے رہا ہے اور مندرجہ بالا کام اس ادارہ کے بنیادی مقاصد میں سے ہیں اور اس میں کسی بھی قسم کی انکوائری کی ضرورت نہ ہے۔

ویٹرنری ریسرچ انسٹیٹیوٹ میں گل گھوٹو ویکسین تیار کرنے سے متعلقہ تفصیلات

***8668: محترمہ نیلم حیات ملک:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ 2017 میں 80 ملین روپے کا بائیو فرمینٹر ویٹرنری ریسرچ انسٹیٹیوٹ لاہور میں خریدا گیا تھا تاکہ کم لاگت والی گل گھوٹو کی ویکسین تیار کی جائے اور پرانا ویکسین بنانے کا طریقہ ختم کر دیا جائے لیکن اب بھی ویکسین پرانے طریقے سے 20 لیٹر والی بوتلوں میں بنائی جارہی ہے جس کا ثبوت بوتلوں کی خریداری ہے 80 ملین روپے کا بائیو مینٹر اب بھی وارنٹی میں ہے لیکن اس کے سپیئر پارٹس 750000 روپے میں ٹینڈر نمبر 33 VRI/HS/2021-22 کے ذریعے خریدے جارہے ہیں یہ ٹینڈر ایکسپریس نیوز 18 دسمبر 2021 میں شائع ہوا جو کہ فرمینٹر کے خریداری ٹینڈر کی شرائط کے خلاف ہے اس طرح قومی خزانہ کو جو نقصان پہنچایا جارہا ہے اس کی وجوہات بتائی جائیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ویٹرنری ریسرچ انسٹیٹیوٹ میں مویشیوں اور پولٹری کے لئے ویکسینز کی لاکھوں خوراکیں تیار کی جارہی ہیں ڈائریکٹر وی آر آئی اپنی نگرانی میں ویکسین تیار کرواتا ہے اور خود ہی اس کی کوالٹی کا سرٹیفکیٹ جاری کرتا ہے جس کی وجہ سے ویکسین کا معیار گر گیا ہے اور وہ فیلڈ میں صحیح کام نہیں کر رہی معیاری ویکسین نہ بننے کی وجہ سے جانور بیمار ہو رہے ہیں کوالٹی کنٹرول کو علیحدہ علیحدہ ڈائریکٹریٹ بنانے میں کیا مسائل درپیش ہیں اس بابت تفصیل بتائی جائے؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہاب الدین خان):

(الف) یہ بات درست نہ ہے۔ سال 2017 میں تمام مروجہ قوانین و ضوابط کو اپناتے ہوئے ادارہ ہذا نے 80 ملین روپے کا بائیو فرمیٹر نہیں خریدا بلکہ 64.700 ملین روپے میں خریدا۔ تاکہ اس ٹیکنالوجی کے استعمال سے کم لاگت والی گل گھوٹو کی ویکسین تیار کی جائے اور پرانا ویکسین بنانے کا طریقہ ختم کر دیا جائے۔

جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ اب بھی ویکسین پرانے طریقے سے 20 لیٹر والی بوتلوں میں بنائی جارہی ہے جس کا ثبوت بوتلوں کی خریداری ہے۔ یہ بات حقائق کے برعکس اور درست نہ ہے۔

یہ بات درست نہ ہے۔ ٹینڈر کے قواعد و ضوابط کے تحت مشین ہذا کی وارنٹی کی معیار سال 2019 میں ختم ہو گئی ہے۔ اور اب یہ وارنٹی میں نہ ہے۔ یہ بات درست نہ ہے کہ ٹینڈر نمبر-22 VRI/HS/2021 33 مشین کے سپیئر پارٹس کی خریداری کے لئے کیا گیا تھا۔ لیکن اس ٹینڈر میں کسی بھی فرم نے حصہ نہ لیا جس کی وجہ سے خریداری نہ ہوئی اس کو ری ٹینڈر کیا جائے گا۔ مشین فراہم کرنے والی فرم سروس اور اس سروس کی مرمت کا کام بہترین طریقہ سے سرانجام دے رہی ہے۔ کیونکہ جو فرم بائیو فرمینٹر مشین بناتی ہے اس کے سپیئر پارٹس بھی اس کے پاس ہوتے ہیں اس مشینری سے زیادہ سے زیادہ کام لینے کے لئے اس کے سپیئر پارٹس کی ضرورت پڑتی رہے گی اور اس مشین کے تیار کنندہ سے ضرورت کے مطابق خریدے جائیں گے۔

اس ٹیکنالوجی کے استعمال سے نہ صرف جانوروں کی صحت بہتر ہوئی بلکہ ان کی پیداوار میں بھی اضافہ ہوا جو کہ مالی مفاد میں ہے اور زرمبادلہ کی بچت ہوئی۔ یہ بات درست نہ ہے کہ قومی خزانہ کو کسی قسم کا نقصان پہنچایا جا رہا ہے۔

(ب) یہ بات درست ہے کہ ویٹرنری ریسرچ انسٹیٹیوٹ میں مویشیوں اور پولٹری کے لئے کوالٹی کے تمام سٹینڈر کو مد نظر رکھتے ہوئے اور International Health Organization(OIE) معیار کو پورا کرتے ہوئے لاکھوں نہیں کروڑوں ویکسینز کی خوراکیں تیار کی ہیں۔

یہ بات درست نہ ہے کہ ڈائریکٹر وی آر آئی اپنی نگرانی میں ویکسین تیار کرواتا ہے۔

یہ بات درست نہ ہے کہ ڈائریکٹر وی آر آئی خود ہی اس کا کوالٹی کا سرٹیفکیٹ جاری کرتا ہے۔ بلکہ ویکسین کے معیار کو پرکھنے کے لئے ادارہ ہذا میں ایک عدد کوالٹی کنٹرول لیب موجود ہے جو ISO اپ گریڈ ہے۔ جہاں انٹرنیشنل معیار کو مد نظر رکھتے ہوئے ویکسین کی ٹیسٹنگ کی جاتی ہے۔ مزید برآں کوالٹی کنٹرول لیب کو گریڈ 19 کا آفیسر نگرانی کرتا ہے اور اس کی سربراہی میں ویکسین کا معیار چیک کیا جاتا ہے۔ ان ٹیسٹوں میں Safety test, sterility test, potency test and molecular testing شامل ہیں اور متعلقہ سیکشن سے کوالٹی سرٹیفکیٹ لینے کے بعد فیلڈ میں بھیجا جاتا ہے۔ اس کے

علاوہ کئی ویکسینز کی کوالٹی چیک کرنے کے لئے اس کے سیمپلز تھرڈ پارٹی NVL islamabad کو بھیجے جاتے ہیں۔ اور کچھ ویکسینز کو OIE کی ریفرنس لیب سے چیک کروایا جاتا ہے۔ جو کہ انٹرنیشنل سٹینڈر کے مطابق ہیں۔ یہ بات درست نہ ہے کہ ادارہ ہذا میں بنائی جانے والی ویکسین کا معیار گر رہا ہے اور مسائل در پیش ہیں۔
یہ بات قابل ذکر ہے کہ ویٹرنری ریسرچ انسٹیٹیوٹ کی تیار کردہ ویکسینز فیلڈ میں صحیح کام کر رہی ہیں اور معیاری ویکسین ہونے کی وجہ سے صوبہ کے اندر موجود خطرناک بیماریاں جیسا کہ Des Petits Peste ,Caprine Pleuropneumonia ,Ruminants, New Castle Disease Sheep and Got Pox Septicemia, Black Quarter, Enterotoxaemia Haemorrhagic کی روک تھام موثر انداز میں ہو رہی ہے۔ اس ضمن میں اس بات کا ذکر کرنا بھی بہت ضروری ہے کہ پوری دنیا میں پرائیویٹ اور سرکاری سیکٹر میں کوالٹی کنٹرول ڈیپارٹمنٹ مینوفیکچر کا حصہ ہوتے ہیں۔ ڈائریکٹر جنرل ریسرچ کوالٹی کنٹرول ڈیپارٹمنٹ کی براہ راست نگرانی کرتا ہے۔ کوالٹی کنٹرول لیبارٹری کو علیٰحدہ ڈائریکٹوریٹ بنانے کا جہاں تک تعلق ہے یہ ایک اچھی تجویز ہے اور یہ انتظامی محکمہ کے زمرہ میں آتا ہے۔

صوبہ میں جانوروں میں لمپی سکن بیماری کی تحقیقات سے متعلقہ تفصیلات

*8803: **محترمہ شمیم آفتاب:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) جانوروں میں لمپی سکن بیماری کی وجہ سے 80 فیصد کسانوں کی کمر ٹوٹ چکی ہے جبکہ جانور پالنے والے بھی پاکستانی شہری ہی ہیں؟

(ب) کیا اربوں کا فنڈ زلنے والے پاکستان کے سی تحقیقاتی ادارے نے یہ جاننے کی کوشش کی کہ یہ اتنی بڑی بیماری لمپی سکن کہاں سے آئی اس کا علاج اور اس کی کوئی دوائی ہو سکتی ہے؟

(ج) کیا کسی نے سوچا کہ ایک غریب آدمی جس کی ساری پراپرٹی ہی اس کے جانور ہوتے ہیں جب وہ مر جائیں گے تو اس غریب کا کیا ہو گا؟

(د) کیا جانوروں کے مر جانے سے ملک میں دودھ اور گوشت کی قلت بھی ہو سکتی ہے؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہاب الدین خان):

(الف) یہ درست نہ ہے۔ محکمہ لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کے روزانہ کی بنیاد پر اکٹھے کئے گئے اعداد و شمار کے مطابق صوبہ پنجاب میں صرف کل گائیوں کی 0.42 فیصد آبادی لمپی سکن سے متاثر ہوئی تھی جو کہ اب کنٹرول میں ہے۔

(ب) یہ ایک قدرتی وائرل وبا ہے اس گلٹی دار جلدی بیماری کا آغاز صوبہ پنجاب میں رواں سال 2022 کے شروع میں ہوا۔ اس بیماری کا آغاز ہوتے ہی محکمہ لائیوسٹاک نے ہنگامی بنیادوں پر تشخیص اور حفاظتی ٹیکہ جات کے لئے ٹیمیں تشکیل دیں۔ ضلعی، ڈویژن اور صوبہ کی سطح پر کنٹرول رومز کا اجراء کیا گیا جن میں اطلاع کی صورت میں ایکشن ٹیمیں متاثرہ علاقہ پر پہنچ کر بیماری کو کنٹرول کرنے کے لئے مندرجہ ذیل سہولتیں مفت فراہم کرتی تھیں۔

1۔ رنگ ویکسینیشن (ویٹرنری ریسرچ انسٹیٹیوٹ کی ویکسین لگائی جاتی تھیں)

2۔ ویکٹر کنٹرول

3۔ علاج معالجہ

مزید یہ کہ صفائی ستھرائی اور بائیو سکیورٹی کے بارے میں آگاہی دی جاتی تھی۔

(ج) اس کا جواب جز (ب) میں دیا جا چکا ہے۔

(د) صوبہ پنجاب میں لمپی سکن بیماری کنٹرول میں ہے۔ اور دودھ اور گوشت کی قلت کا کوئی خطرہ نہیں ہے۔

بھکر میں جانوروں کی بیماری لمپی سکن وائرس کے پھیلاؤ اور حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*8869: **محترمہ عائشہ اقبال:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر کے ضلع بھکر میں مویشیوں کی بیماری لمپی سکن وائرس تیزی سے پھیل رہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ لمپی سکن وائرس کی ویکسین دستیاب نہیں ہے؟

(ج) حکومت کی جانب سے لمپی سکن وائرس پر قابو پانے اور متاثرہ جانوروں کی دیکھ بھال کے لئے کیا ہنگامی اقدامات کئے گئے ہیں تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہاب الدین خان):

(الف) لمپی سکن بیماری ضلع بھکر میں کنٹرول ہو گئی ہے اور ستمبر 2022 سے لے کر اب تک لمپی سکن کا کوئی نیا کیس رپورٹ نہیں ہوا۔

(ب) ویٹرنری ریسرچ انسٹیٹیوٹ کی تیار کی ہوئی ویکسین جانوروں کو بچانے کے لئے لگائی جاتی رہی ہے۔ جو کہ ضرورت کے مطابق موجود رہی ہے۔

(ج) یہ درست ہے لمپی سکن وائرس پر قابو پانے اور متاثرہ جانوروں کی دیکھ بھال کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات کے گئے ہیں۔

1۔ ہنگامی سیل کا قیام

2۔ مویشی پال حضرات کی آگاہی کے لئے کسان بیٹھک کا انعقاد

3۔ADRS Info ایپلیکیشن کا قیام

4۔ ضلع سطح پر ہنگامی ٹیموں کی تشکیل

5۔ مویشیوں کی بیماری سے بچاؤ کے لئے مفت حفاظتی ٹیکہ جات

6۔ بیمار جانوروں کا مفت علاج معالجہ

7۔Homologous ویکسین کی امپورٹ کا عمل جاری ہے۔

(قطع کلامیاں)

سرکاری کارروائی

رپورٹیں

(جو پیش ہوئیں)

ون ونڈو سیل، لاہور ڈویلپمنٹ اتھارٹی، ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اینڈ پبلک ہیلتھ انجنیئرنگ ڈیپارٹمنٹ، حکومت پنجاب کی کارکردگی آڈٹ رپورٹ، برائے آڈٹ سال 17-2016 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

جناب سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی لیتے ہیں۔ جی،

Minister for Parliamentary Affairs!

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Performance Audit Report on One Window Cell, Lahore Development Authority, Housing, Urban Development & Public Health Engineering Department, Government of the Punjab, for the Audit Year 2016-17.

MR SPEAKER: The Performance Audit Report on One Window Cell, Lahore Development Authority, Housing, Urban Development & Public Health Engineering Department, Government of the Punjab, for the Audit Year 2016-17 has been laid and is referred to Public Accounts Committee-II for examination and report within one year.

محکمہ جنگلات، حکومت پنجاب کی مدبندی حسابات برائے سال 20-2019 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Appropriation Accounts of Forest Department, Government of the Punjab, for the Year 2019-20.

MR SPEAKER: The Appropriation Accounts of Forest Department, Government of the Punjab, for the Year 2019-20 has been laid and is referred to Public Accounts Committee-II for examination and report within one year.

پنجاب (ساؤتھ) کے 17 اضلاع کی ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹیز کے حسابات پر آڈٹ رپورٹ، برائے آڈٹ سال 19-2018 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja):

Mr Speaker! I lay the Audit Report on the Accounts of 17 District Health Authorities of Punjab (South), for the Audit Year 2018-19.

MR SPEAKER: The Audit Report on the Accounts of 17 District Health Authorities of Punjab (South), for the Audit Year 2018-19 has been laid and is referred to Public Accounts Committee-II for examination and report within one year.

پنجاب (ساؤتھ) کے 17 اضلاع کی ڈسٹرکٹ ایجوکیشن اتھارٹیز کے حسابات پر آڈٹ رپورٹ، برائے آڈٹ سال 19-2018 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Audit Report on the Accounts of 17 District Education Authorities of Punjab (South), for the Audit Year 2018-19.

MR SPEAKER: The Audit Report on the Accounts of 17 District Education Authorities of Punjab (South), for the Audit Year 2018-19 has been laid and is referred to Public Accounts Committee-II for examination and report within one year.

پنجاب (ساؤتھ) کے 17 اضلاع کی ڈسٹرکٹ کونسلز کی آڈٹ رپورٹ، برائے آڈٹ سال 19-2018 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay Audit Report on the Accounts of 17 District Councils of Punjab (South), for the Audit Year 2018-19.

MR SPEAKER: The Audit Report on the Accounts of 17 District Councils of Punjab (South), for the Audit Year 2018-19 has been laid and is referred to Public Accounts Committee-II for examination and report within one year.

پنجاب (ساؤتھ) کی 05 میونسپل کارپوریشنز کے حسابات آڈٹ رپورٹ، برائے آڈٹ سال 19-2018 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja):

Mr Speaker! I lay the Audit Report on the Accounts of 05 Municipal Corporations of Punjab (South), Audit Year 2018-19.

MR SPEAKER: The Audit Report on the Accounts of 05 Municipal Corporations of Punjab (South), Audit Year 2018-19 has been laid and is referred to Public Accounts Committee-II for examination and report within one year.

ضلع ملتان کی جاری ترقیاتی سکیموں کے لئے طبی سازوسامان کی خریداری کی کارکردگی آڈٹ رپورٹ، برائے آڈٹ سال 18-2017 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja):

Mr Speaker! I lay the Performance Audit Report on Procurement of Medical Equipment under Development Schemes for the Financial years 2013-16 of District Multan, for the Audit Year 2017-18.

MR SPEAKER: The Performance Audit Report on Procurement of Medical Equipment under Development Schemes for the Financial years 2013-16 of District Multan, for the Audit Year 2017-18 has been laid and is referred Public Accounts Committee-II for examination and report within one year.

نیشنل میٹرنل نیوبارن اینڈ چائلڈ ہیلتھ پروگرام (ہیلتھ سیکٹر) ضلع لیہ کی کارکردگی آڈٹ رپورٹ، برائے آڈٹ سال 18-2017 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja):

Mr Speaker! I lay the Performance Audit Report on National Maternal Newborn and Child Health Program (Health Sector), District Layyah, for the Audit Year 2017-18.

MR SPEAKER: The Performance Audit Report on National Maternal Newborn and Child Health Program (Health Sector), District Layyah, for the Audit Year 2017-18 has been laid and is referred to Public Accounts Committee-II for examination and report within one year.

پنجاب ایریگیٹڈ ایگریکلچر پروڈکیٹوٹی امپروومنٹ پراجیکٹ (پی آئی پی آئی پی) (ایگریکلچر سیکٹر) ضلع بہاولپور کی کارکردگی آڈٹ رپورٹ، برائے آڈٹ سال 18-2017 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja):

Mr Speaker! I lay the Performance Audit Report on Punjab Irrigated-Agriculture Productivity Improvement Project (PIPIP) (Agriculture Sector), District Bahawalpur for the Audit Year 2017-18.

MR SPEAKER: The Performance Audit Report on Punjab Irrigated-Agriculture Productivity Improvement Project (PIPIP) (Agriculture Sector), District Bahawalpur for the Audit Year 2017-18 has been laid

and is referred to Public Accounts Committee-II for examination and report within one year.

فیصل آباد ویسٹ مینجمنٹ کمپنی، ڈسٹرکٹ فیصل آباد کی سپیشل سٹڈی، برائے آڈٹ سال 18-2017 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay Special Study on Faisalabad Waste Management Company, District Faisalabad, for the Audit Year 2017-18.

MR SPEAKER: The Special Study on Faisalabad Waste Management Company, District Faisalabad, for the Audit Year 2017-18 has been laid and is referred Public Accounts Committee-II for examination and report within one year.

جناب سپیکر: نماز مغرب کے لئے آدھ گھنٹہ وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر نماز مغرب کے لئے آدھ گھنٹہ وقفہ کیا گیا۔)

(وقفہ کے بعد شام 7 بج کر 50 منٹ پر جناب سپیکر کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اپوزیشن کے معزز اراکین سے تھوڑی دیر پہلے میری بات ہوئی ہے لہٰذا اگر ہم نے general debate کرنی ہے تو یوں کرلیں کہ ایک ممبر اپوزیشن سے اور ایک ممبر گورنمنٹ کی طرف سے بات کرے لیکن یہ make sure کریں کہ اس دوران time limit بھی ہو۔ میں گورنمنٹ بنچوں کے ممبران سے کہوں گا کہ جب وہ بول رہے ہوں گے تو اپوزیشن والے چُپ کر کے سنیں اور برداشت کریں، اسی طرح جب اپوزیشن کے ممبران بول رہے ہوں گے تو گورنمنٹ والے چُپ کر کے سنیں اور برداشت کریں لیکن اگر صرف ہُلڑ بازی کرنی ہے تو جیسے ہاؤس کا دِل ہو۔ میں یہ کہنا چاہ رہا ہوں کہ یہ مناسب بات نہیں ہے لہٰذا برابر چلیں۔ مجھے اپنے ناموں کی slips بھجوا دیں اور اپنی اپنی باری پر بات کریں۔

جناب محمد اشرف رسول: جناب سپیکر! یہ ہُلڑ بازی ہی رہنی ہے اس لئے یہی ہونے دیں۔

جناب سپیکر: کیا ہُلڑ بازی ٹھیک ہے؟

جناب محمد اشرف رسول: جی، فرمائیں!

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ آپ کی مرضی ہے۔

(اس مرحلہ پر ممبرانِ حزب اقتدار نے 186 کے بینرز لہرا کر دکھائے اور
"آئی آئی، پی ٹی آئی" کی نعرہ بازی کی)

(معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "نعرہ تکبیر، اللہ اکبر،
نعرہ رسالت، یارسول اللہ ﷺ، نعرہ حیدری، یا علیؑ" کے نعروں کی گونج)

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "ڈاکو ڈاکو" کی نعرہ بازی)

(ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "قوم کے غداروں اور امریکہ کے یاروں کو ایک دھکا اور دو"
اور "کون بچائے گا پاکستان، عمران خان عمران خان" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: اب ہم کارروائی شروع کرتے ہیں۔

MR SPEAKER: Now, we take up the Lahore University of Biological and Allied Sciences Bill 2022. Ms Neelum Hayat Malik or Ms Shawana Bashir may move the motion for suspension of rules.

قواعد کی معطلی کی تحریک

MS NEELUM HAYAT MALIK: Mr Speaker, I move:

> "That the requirements of rule 95(3) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the Rules *ibid*, for immediate consideration of

the Lahore University of Biological and Allied Sciences Bill 2022."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the requirements of rule 95(3) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the Rules ibid, for immediate consideration of the Lahore University of Biological and Allied Sciences Bill 2022."

Now, the question is:

"That the requirements of rule 95(3) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the Rules ibid, for immediate consideration of the Lahore University of Biological and Allied Sciences Bill 2022."

(The motion was carried.)

مسودات قانون

(جوزیر غور لائے گئے)

MR SPEAKER: Mover may move the motion for consideration of the Bill.

مسودہ قانون لاہور یونیورسٹی آف بیالوجیکل اینڈ الائیڈ سائنسز 2022

MS NEELUM HAYAT MALIK: Mr Speaker, I move:

> "That the Lahore University of Biological and Allied Sciences Bill 2022, as recommended by Standing Committee on Higher Education , be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Lahore University of Biological and Allied Sciences Bill 2022, as recommended by Standing Committee on Higher Education , be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the question is:

> "That the Lahore University of Biological and Allied Sciences Bill 2022, as recommended by Standing Committee on Higher Education , be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 3 TO 27

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill clause by clause. Now, Clauses 3 to 27 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That the Clauses 3 to 27 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

SCHEDULE, CLAUSE 2, CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Schedule, Clause 2, Clause 1, Preamble and Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Schedule, Clause 2, Clause 1, Preamble and Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Mover may move the motion for passage of the Bill.

MS NEELUM HAYAT MALIK: Mr Speaker, I move:

> "That the Lahore University of Biological and Allied Sciences Bill 2022, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Lahore University of Biological and Allied Sciences Bill 2022, be passed."

Now, the question is:

> "That the Lahore University of Biological and Allied Sciences Bill 2022, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف سپیکر ڈائس کے آگے آ گئے اور ان کی طرف سے "No Speaker No Speaker" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: ہاؤس کا وقت ایک گھنٹہ مزید بڑھایا جاتا ہے۔ اگر opposition کا دل ہے تو گنتی کروالیں؟

(جی، گنتی کی جائے۔ Ayes والے حضرات اپنی نشستوں کے آگے کھڑے ہو جائیں)

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف سپیکر ڈائس کے آگے آگئے اور ان کی طرف سے "جعلی گنتی نامنظور" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: بات یہ ہے کہ حکومتی ممبران اکثریت میں ہیں، کورم پورا ہے اور گنتی میں آپ majority میں ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی کافی تعداد جناب سپیکر کی Chair کے سامنے آگئی)

معزز ممبران اسمبلی اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں کیونکہ ہم گنتی دوبارہ کروا رہے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "گو سپیکر گو"، "No Speaker No" اور "جعلی گنتی نامنظور" کی نعرہ بازی)

معزز ممبران اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔ معزز ممبران اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔ بلال یٰسین صاحب معزز ممبران سے کہیں کہ وہ اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔

جناب بلال یٰسین: جناب سپیکر! آپ گنتی صحیح طریقے سے کروائیں ناں۔

جناب سپیکر: بلال یٰسین صاحب! آپ سیکرٹری صاحب کے ساتھ مل کر گنتی کر لیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "جعلی گنتی نامنظور" کی نعرہ بازی)

معزز ممبران اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں کیونکہ پہلے SOPs بھی طے ہوں گے اس لئے آپ تشریف رکھیں اور بات سنیں تو سہی۔

جناب فیاض الحسن چوہان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، چوہان صاحب!

جناب فیاض الحسن چوہان: جناب سپیکر! شکریہ، میری گذارش ہے کہ اگر (ن) لیگ کی گنتی کے حوالے سے تشفی نہیں ہو رہی تو رانا مشہود احمد صاحب اور ملک محمد احمد خان صاحب کی ایک کمیٹی بنا دیں اور انہیں کہیں کہ اپنے نمبرز بھی گن لیں اور ہمارے ممبران بھی گن لیں۔

جناب سپیکر: جی، بالکل ٹھیک ہے۔

جناب فیاض الحسن چوہان: جناب سپیکر! انہوں نے یہ جو "دادی ویہڑہ" بنایا ہوا ہے موچھوں والے بندر کو خوش کرنے کے لئے اس کو تو ختم کریں ناں کیونکہ یہ اچھا نہیں ہے اس لئے اسے ختم کریں۔ ایک ڈنٹونک والا بندر تو بھاگ گیا ہے۔ ڈنٹونک والے اشتہار کا بندر بھاگ گیا ہے اور کوئی پتا نہیں کہ وہ دوبارہ پھر آ جائے۔ اس کو خوش کرنے کے لئے کم از کم اسمبلی کی کارروائی تو خراب نہ کریں ناں اور proceedings کو آگے چلنے دیں۔ انہوں نے گنتی کرنی ہے تو کروالیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "جعلی گنتی نامنظور" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: جب تک معزز ممبران اپنی اپنی نشستوں پر تشریف نہیں رکھتے تو پھر ہم Government Business take up کر لیتے ہیں۔

MR SPEAKER: First reading starts. Now, we take up the Grand Asian University Sialkot (Amendment) Bill 2022. Ms Khadija Umer or any other mover may move the motion for consideration of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیم) گرینڈ ایشین یونیورسٹی سیالکوٹ 2022

MS KHADIJA UMER: Sir! I move:

"That the Grand Asian University Sialkot (Amendment) Bill 2022, as recommended by the Standing Committee on Higher Education be taken into consideration at once."

MR. SPEAKER: The motion moved is:

"That the Grand Asian University Sialkot (Amendment) Bill 2022, as recommended by the Standing Committee on Higher Education be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Grand Asian University Sialkot (Amendment) Bill 2022, as recommended by the Standing Committee on Higher Education be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 2 TO 11

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill clause by clause. Now, Clauses 2 to 11 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 2 to 11 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 1, Preamble and Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause 1, Preamble and Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Now, the mover may move the motion for passage of the Bill.

MS KHADIJA UMER: Mr Speaker! I move:

"That the Grand Asian University Sialkot (Amendment) Bill 2022, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Grand Asian University Sialkot (Amendment) Bill 2022, be passed."

Now, the question is:

"That the Grand Asian University Sialkot (Amendment) Bill 2022, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

جناب سپیکر: میں پھر یہی بات کر رہا ہوں کہ جب تک معزز اراکین اپنی نشستوں پر نہیں بیٹھتے گنتی شروع نہیں ہو گی۔ پھر ہم اُس وقت تک کے لئے legislation کر لیتے ہیں۔

First reading starts. Now, we take up the University of Health Sciences.

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے چند ممبران جناب سپیکر سے بات چیت کرنے کے لئے ان کے پاس تشریف لے گئے)

معزز ممبران اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔ میں میاں اسلم اقبال اور راجہ بشارت سے کہوں گا کہ وہ میرے پاس تشریف لائیں۔

(اس مرحلہ پر جناب محمد بشارت راجہ اور میاں محمد اسلم اقبال جناب سپیکر کے پاس تشریف لے گئے)

جناب سپیکر: میں نے معزز ممبران حزب اختلاف اور معزز ممبران حزب اقتدار سے بات کی ہے۔ میری پہلی تجویز بھی یہی تھی کہ ہم consensus پیدا کریں اور دونوں اطراف سے ایک ایک ممبر تقریر کر لیں۔ ظاہر ہے کہ آغاز گورنمنٹ کی طرف سے ہو گا۔

معزز ممبران حزب اختلاف: نہیں، نہیں۔۔

جناب سپیکر: مجھے dictation نہ دیں۔ پہلے گورنمنٹ کی طرف سے آغاز ہو گا پھر اپوزیشن کی طرف سے بات ہو گی۔ پھر گورنمنٹ کی طرف سے ممبر بات کریں گے اس کے بعد اپوزیشن کے ممبر بات کریں گے۔ اس کے لئے ہم time limit بھی رکھ لیتے ہیں۔ جب گورنمنٹ کی طرف سے بات ہو تو اپوزیشن کے ممبران خاموشی سے سنیں اور جب اپوزیشن کے ممبران بات کریں تو مہربانی کر کے حکومتی اراکین بھی سنیں۔ اگر اس چیز پر آپ دونوں کا consensus ہوتا ہے تو میں بسم اللہ کر کے شروع کرتا ہوں لہٰذا دونوں اطراف کے ممبران اپنے اپنے نام دے دیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: میں نے تو پہلے بھی یہی کہا تھا لیکن آپ کے ایم پی اے نے کہا کہ ہم ہلڑ بازی کریں گے۔ جی، سندھو صاحب!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! 23 اکتوبر کو گورنمنٹ نے resolution دی تھی کہ ہم نے مہنگائی پر بحث کرنی ہے جس پر آپ نے اجلاس بلایا۔ آج کے دن تک ایک دفعہ بھی اس پر بحث نہیں ہوئی پھر آج آپ کو کس چیز کی urgency ہے؟

جناب سپیکر: جو تقریریں ہوں گی اس میں مہنگائی کا ذکر بھی کریں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! آپ تین ماہ سے اس ایجنڈے پر کام ہی نہیں کر رہے۔

جناب سپیکر: سندھو صاحب! آپ نام دیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! ہم اس حوالے سے کیوں نام دیں؟ جو ہماری آپ سے بات ہوئی ہے آپ اس کے مطابق اپنا ایجنڈا پورا کریں۔ اگر آپ نے چیف منسٹر کا الیکشن کروانا ہے تو کارڈ کے ذریعے سے الیکشن ہو گا۔

جناب سپیکر: کون سا الیکشن؟

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! ہمیں آپ پر trust ہے۔۔

جناب سپیکر: جب الیکشن کی باری آئے گی تو کارڈ کی ضرورت ہو گی۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! آج تک مہنگائی پر بحث نہیں ہوئی تو کیا آج بحث کرنا بہت ضروری ہو گیا ہے؟

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجہ! آپ Minister for Parliamentary Affairs ہیں کبھی زندگی میں الیکشن کے علاوہ کبھی کارڈ کی ضرورت ہوئی ہے؟ آپ یہ دیکھیں کہ آج جناب خلیل طاہر سندھو کہتے ہیں جو ایم پی ایز صاحبان بیٹھے ہیں ان کے کارڈ چیک کریں۔ یہ کیا بات ہوئی؟ جب الیکشن کی باری آئے تو یہ تب کہتے ہوئے اچھے بھی لگتے ہیں۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے کارڈ کی بات ہے تو ان سے کہیں کہ یہ کسی ایک ممبر کی نشاندہی کر دیں کہ وہ اس ہاؤس کا ممبر نہیں ہے تو ہم اس کی شناخت پیش کر دیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، بالکل ٹھیک ہے۔ جی، جناب بلال یاسین صاحب!

سینئر وزیر / وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ / صنعت، تجارت و سرمایہ کاری، فنی ترقی (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! اس کو کل پر رکھ لیں۔۔۔

سینئر وزیر / وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ / صنعت، تجارت و سرمایہ کاری، فنی ترقی (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! ابھی بات یہ ہو رہی ہے کہ ہاؤس کے

اندر جن معزز ممبران نے تقریر کرنی ہے یا تقاریر کرنی ہیں وہ تقاریر کریں۔ کسی نے مہنگائی پر تقریر کرنی ہے، کسی نے امن وامان پر تقریر کرنی ہے وہ بالکل اس پر تقریر کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

سینئر وزیر / وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ / صنعت، تجارت و سرمایہ کاری، فنی ترقی (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! ابھی تو ووٹنگ کی بات ہی نہیں ہو رہی، ابھی تو کسی چیز کی بات ہی نہیں ہو رہی، ابھی تو بات یہ ہو رہی ہے کہ آپ نے equally دونوں کو ٹائم دیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، بالکل صحیح ہے۔

سینئر وزیر / وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ / صنعت، تجارت و سرمایہ کاری، فنی ترقی (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! آپ نے یہ کہا ہے کہ ایک ممبر گورنمنٹ کی طرف سے تقریر کر لے اور ایک ممبر اپوزیشن کی طرف سے تقریر کر لے تو اس طرح ٹائم کی limit کر دیں، پانچ منٹ کرنی ہے یا تین منٹ کرنی ہے۔ جس نے تقریر کرنی ہے وہ اپنا نام لکھ دے کہ انہوں نے Law and Order پر کرنی ہے یا انہوں نے price hike پر تقریر کرنی ہے۔ جس پر بھی بات کرنی ہے تو بسم اللہ کریں۔

جناب سپیکر: آپ اپنے نام دیں۔ جناب بلال یاسین کدھر گئے ہیں؟ بلال یٰسین صاحب! آپ کی اور میری یہی understanding ہوئی ہے، آپ بھی اپنے نام دیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! آپ جن کا انتظار کر رہے ہیں انہوں نے نہیں آنا۔

جناب سپیکر: جی، آپ نام تو دیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! آپ نے جناب بلال یٰسین صاحب کو floor دیا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ یوں نہ کریں۔ فیصلہ یہ ہوا تھا کہ آپ بھی نام دیں اور یہ بھی نام دیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! ابھی تو آپ نے جناب بلال یٰسین کا نام لیا ہے کہ آپ بولیں۔۔۔

سینئر وزیر / وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ / صنعت، تجارت و سرمایہ کاری، فنی ترقی (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! میری آخری request ہے کہ ہاؤس کے اندر جتنے بھی ممبران تقریریں کرنا چاہتے ہیں، جتنے دوست بھی بولنا چاہتے ہیں، اپوزیشن اور گورنمنٹ کی side سے وہ بولیں ان کو منع نہیں کیا ہے۔ اب اگر انہوں نے ہاؤس کا ٹائم ضائع کرنا ہے تو یہ ایک علیحدہ بات ہے۔ ابھی ہماری طرف سے ایک ممبر اس کو open کرے گا پھر آپ تقریر کریں گے۔ پھر اِدھر آجائیں اور پھر آپ اپنی باری پر کرلیں۔ آپ نے جو بات کرنی ہے آپ اس ٹائم کے اندر رہتے ہوئے بات کریں۔۔۔

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! ۔۔۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! آپ دو منٹ تشریف رکھیں۔ ہم بسم اللہ یوں کرتے ہیں کہ جناب فیاض الحسن چوہان open کریں اور اس کے بعد جناب بلال یٰسین تقریر کریں گے۔۔۔

جناب بلال یٰسین: جناب سپیکر! ۔۔۔

جناب سپیکر: آپ لوگ نام تو دیں۔

جناب بلال یٰسین: جناب سپیکر! ۔۔۔

ملک ظہیر عباس: جناب سپیکر! ۔۔۔

جناب سپیکر: اچھا ایک اور کام کرتے ہیں۔ ملک ظہیر عباس! آپ دو منٹ تشریف رکھیں۔

ملک ظہیر عباس: جناب سپیکر! ۔۔۔

جناب بلال یٰسین: جناب سپیکر! میں بات کروں گا اور بتاؤں گا کہ کیا بات ہوئی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: میں نے ان کو floor دیا ہے۔ ہمیشہ opening گورنمنٹ کرتی ہے۔ آپ یوں نہ کریں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! آپ نے جناب بلال یاسین صاحب کو ٹائم دیا ہوا تھا۔۔۔

جناب بلال یٰسین: جناب سپیکر! ۔۔۔

جناب سپیکر: آپ تقریر کرنا چاہ رہے ہیں؟

جناب بلال یٰسین: جناب سپیکر! میں نے پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: جناب فیاض الحسن چوہان! ان کے پوائنٹ آف آرڈر کے بعد میں آپ کو floor دے رہا ہوں۔

جناب بلال یٰسین: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: لیکن آپ اپنی لسٹ دے دیں۔

جناب بلال یٰسین: جناب سپیکر! مجھے عرض تو کر لینے دیں۔۔۔

(اس مرحلہ پر متعدد معزز ممبران حزب اختلاف اپنی سیٹوں پر کھڑے ہو گئے)

جناب سپیکر: خواجہ صاحب! آپ بھی تشریف رکھیں۔ آپ مہربانی کریں میاں محمد منشا صاحب کو کوئی خطرہ نہیں ہے۔ رانا محمد اقبال صاحب کو کوئی خطرہ نہیں ہے آپ تشریف رکھیں۔ جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن! آپ بھی تشریف رکھیں۔ یہ بھی تمام ممبران تشریف رکھیں۔

جناب بلال یٰسین: جناب سپیکر! ہم سارے بیٹھ جاتے ہیں۔ آپ مہربانی کریں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ایک آپ ہی بول رہے ہیں ناں۔

جناب بلال یٰسین: جناب سپیکر! آپ پہلے پوائنٹ آف آرڈر تو سن لیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! ان کی بات تو سنیں۔

جناب سپیکر: وہ اپنی سیٹ پر کھڑے ہیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! آپ نے بلال یٰسین صاحب کو ٹائم دیا ہے۔

جناب سپیکر: آپ لوگ جو سیٹوں سے باہر آ کر کھڑے ہیں وہ تشریف رکھیں۔ جی، آپ ان کو بٹھائیں۔

جناب بلال یٰسین: جناب سپیکر! یہ mandatory تو نہیں ہے کہ بندہ بات کرے تو سبھی بیٹھ جائیں۔ ہاؤس میں یہ tradition ہے کہ جب بات ہو رہی ہوتی ہے تو کئی لوگ کھڑے ہوتے ہیں۔ مجھے تو پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنی ہے اور آپ کی اجازت سے کرنی ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ اپنی سیٹوں پر بیٹھ جائیں تو بہتر ہے۔

جناب بلال یٰسین: جناب سپیکر! گزارش اتنی ہے کہ ہم آپ کے پاس حاضر ہوئے اور آپ کو اپنا concern show کیا ہے، ساری اپوزیشن پارٹی آپ کے پاس گئی ہے۔ آپ نے مہربانی کی اور اس کو consider کیا، آج کوئی ووٹنگ نہیں ہو گی، کسی bill پر ووٹنگ نہیں ہو گی۔ آپ نے ابھی کہا ہے تو ہم آپ کے حکم پر نیچے اتر کر آئے ہیں۔ میری گزارش یہ ہے کہ کل قیامت تو نہیں ہے۔ آج ہم ایک بجے سے یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں اور اسی چیز کے لئے بیٹھے ہوئے ہیں۔ آپ نے ہی طے کیا ہے کہ ایک ممبر گورنمنٹ کی طرف سے اور ایک ممبر اپوزیشن کی طرف سے ہو گا۔ آیا ان کے پاس equal right ہے کہ وہ آکر ووٹ چیک کرے اور ممبران کو دیکھے۔ ہم بالکل اس کو exercise کرنا چاہتے ہیں اور ہم آپ کی دی ہوئی تجویز کو exercise کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن اس کے لئے میں نے آپ سے گزارش کی ہے کہ آپ level playing field دیں۔ یہ کون سی بات ہو گئی، ایسا کیا راتوں رات خواب آگیا ہے کہ آج رات کو ہم نے اس پہر کرنا ہے۔ آپ پہلے ہی extension پر ہیں۔ آپ نے speeches کروانی ہے تو آپ کل کروا لیجئے گا۔ یہ کوئی مسئلہ نہیں ہے آپ نے general discussion کروانی ہے تو specific کل کروا لیجئے گا۔ مگر یہ کیا بات ہوئی کہ آپ رات کے اس پہر کہیں کہ آج ہی ہم نے speeches کروانی ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: جناب بلال یٰسین صاحب! میں نے آپ کو یہ کہا ہے۔

ملک ظہیر عباس: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: ملک ظہیر عباس! آپ دو منٹ مہربانی کریں۔ آپ کو موقع دیتے ہیں۔

جناب بلال یٰسین: جناب سپیکر! یہ condition اپوزیشن کی side پر تھی، ان کو کھڑا ہونے کا بہت شوق ہے آپ ان کو کہیں، آپ House in Order کریں اور انہیں کہیں کہ وہ بیٹھیں۔

جناب سپیکر: رات کی تاریکی میں واقعی مناسب آرڈر پاس کرنے نہیں ہوتے، آج سے دس راتیں پہلے بھی 12 بجے رات ایک آرڈر ہوا تھا۔

جناب بلال یٰسین: جناب سپیکر! ہم آپ سے expect بھی یہی کرتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، یہ نہیں ہونا چاہئے۔

جناب بلال یٰسین: جناب سپیکر! میں نے تو آپ کو کہا ہے کہ اپوزیشن آپ سے قطعاً یہ expect نہیں کر رہی کہ آپ کے پاس magic number 186 ہے۔۔۔

جناب سپیکر: اب آپ مہربانی کریں۔

جناب بلال یٰسین: جناب سپیکر! ہم اس بحث کو کل پر لے کر جاسکتے ہیں۔ آپ کل debate کروائیں۔ آپ شوق پورا کریں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ مجھے اپنے نام دیں۔

جناب بلال یٰسین: جناب سپیکر! ہم ادھر سے بھی آپ کو نام دیتے ہیں تو آپ کل اس پر بحث کروالیں۔ ابھی رات کے اس پہر آپ کیوں کروا رہے ہیں؟

جناب سپیکر: دیکھیں! جو ہاؤس میں اراکین بیٹھنا چاہ رہے ہیں ان کو تو بیٹھنے دیں۔ اگر آپ نہیں بیٹھنا چاہ رہے تو یہ آپ کی مرضی ہے۔

جناب بلال یٰسین: جناب سپیکر! کون بیٹھنا چاہ رہا ہے؟

جناب سپیکر: آپ لوگ بیٹھنا چاہ رہے ہیں یا نہیں۔

معزز ممبران حزب اقتدار: ہم بیٹھنا چاہ رہے ہیں۔

جناب بلال یٰسین: جناب سپیکر! کوئی رات کے اس پہر نہیں بیٹھنا چاہتا، ایسی کوئی وجہ نہیں ہے، آپ اچھا smooth drive کریں۔ آپ ہی نے مجھے کہا ہے، مجھے مطلب کہ ساری اپوزیشن کو کہا کہ بالکل آپ کا concern ٹھیک ہے آپ بیٹھیں اور میں اس کو کہتا ہوں۔

جناب سپیکر: میں نے آپ کو یہ کہا تھا کہ آج کوئی الیکشن یا Vote of Confidence نہیں ہو رہا۔ میں تو سب کے سامنے کہہ رہا ہوں۔

جناب بلال یٰسین: جناب سپیکر! ملک صہیب احمد صاحب نے بھی bills کے حوالے سے گزارش کی اور آپ نے consider کیا۔ آپ نے کہا کہ آج کسی قسم کی ووٹنگ نہیں ہو گی۔ آپ سن تو لیں۔

جناب سپیکر: آپ نے bills کی بات کی اور میں نے وہ فائل بند کر کے رکھ دی۔ میں نے تو وہ بھی رکھ دی۔

جناب بلال یٰسین: جناب سپیکر! ہم آپ سے یہ گزارش کرنے کا حق رکھتے ہیں کہ آپ اس debate کو کل پر لے جائیں۔

جناب سپیکر: آپ یہ دیکھیں۔ میں نے بند کر کے رکھ دیا ہے۔

جناب بلال یٰسین: جناب سپیکر! یہ آپ کی مہربانی ہے۔ آپ اس چیز کو بھی بند کریں۔

جناب سپیکر: اب پہلے جناب فیاض الحسن چوہان اور اس کے بعد آپ بات کریں۔

جناب بلال یٰسین: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: آپ لسٹ تو دے دیں۔ اب جناب حسنین بہادر دریشک صاحب بات کریں گے۔

وزیر توانائی و خوراک (سردار حسنین بہادر): اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بے شک عزت اور ذلت کا مالک رب ہے۔

جناب سپیکر! میں انتہائی مشکور ہوں کہ آج آپ نے مجھے اس ہاؤس میں بات کرنے کا موقع دیا آج ایک بہت اہم نکتہ جو خوراک اور آٹے کا ہے اُس کی داستان میں آپ کے سامنے پیش کرنا چاہوں گا آج سے کچھ ماہ پہلے جب عمران خان صاحب کی حکومت ختم ہوئی تو ایک انتہائی نااہل ناکارہ بد دیانت وزیر اعظم اور انتہائی ناکارہ نااہل وزیر اعلیٰ کو اس صوبے کی بھاگ دوڑ سنبھالنے کا موقع ملا جب سردار عثمان بزدار خان صاحب کی حکومت ختم ہوئی تھی تو ہم 4.5million metric ton گندم صوبے کے ذخائر میں چھوڑ کر گئے تھے۔ آج تک صوبے کی تاریخ میں کبھی بھی procurement ختم ہونے کے بعد فوری طور پر گندم کی issuance flourmills کو نہیں کی جاتی لیکن پی ایم ایل (ن) کی بد دیانت حکومت نے اپنے لوگوں کو نوازنے کے لئے جوں ہی procurement ختم ہوئی انہوں نے 12 لاکھ metric ton گندم اپنے حوارین کے ذریعے ،رشوت کے ذریعے ملک سے smuggle کروادی اور ہمارا صوبہ جس کے اندر گندم کی ریکارڈ پیداوار ہوئی تھی اُس کو ایک طرف انہوں نے پاکستان اور پنجاب کے کسانوں کی پیدا کی ہوئی گندم کو باہر بھیجا اور دوسری طرف آئندہ آنے والے دنوں میں اپنے لئے امپورٹ کے ذرائع بھی کھول دیئے یعنی ہم نے اپنی 3 ہزار روپے من والی گندم کو smuggle کروایا اور آج ان کی نااہلی کی وجہ ہم 6 ہزار روپے من والی گندم import کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! کو تاہ نگاہی پست قامت ہونے اور کم ظرفی کی ان سے بڑی مثال کائنات میں نہیں مل سکتی کہ جس وقت شہباز شریف کا بیٹا وزیر اعلیٰ تھا اُس وقت تو باپ کہہ رہا تھا بیٹے کو کہ تم مجھے چٹھی لکھو اور میں تمہیں پاکستان سے گندم دوں گا اور جوں ہی اُن کو اللہ تعالیٰ کی مدد سے پنجاب کے لوگوں نے مسترد کیا تو فوراً یہ اپنی دشمنی میں پنجاب کے ساتھ یہ کر رہے ہیں آپ کو اعتراض ہے تو عمران خان کے ساتھ سیاسی میدان میں اُس کا مقابلہ کرو آپ پنجاب کے لوگوں کے پیٹ کے دشمن بن گئے ہو، کسانوں کے دشمن بن گئے ہو، انہوں نے پورے تین مہینے ہمیں shuttlecock بنائے رکھا کہ ہم نے آپ کو اجازت نہیں دینی گندم امپورٹ کرنے کی پیسے پنجاب کے لوگوں کے ضائع ہوئے 12 لاکھ ٹن گندم انہوں نے smuggle کی اور ہمیں import کرنے کی اجازت بھی نہیں دینی اس سے بڑی پنجاب دشمنی آج تک نہیں ہو سکتی۔۔۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں Point of Order پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب!

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں انتہائی افسوس کے ساتھ یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آپ دیکھیں کہ سپیکر گیلری سازش کا گڑھ بنی ہوئی ہے اور یہاں سے ممبران اُٹھ کر وہاں رانا ثناءاللہ سے ہدایات لے رہے ہیں، آپ دیکھ سکتے ہیں۔ رانا ثناءاللہ کو فوری طور پر سپیکر گیلری سے نکالا جائے کیوں کہ ساری شرارت یہاں سے ہو رہی ہے آپ دیکھ لیں سازش کون کر رہا ہے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: خلیل طاہر سندھو صاحب! آپ وہاں نہیں جا سکتے۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! جب تک اس شخص کو سپیکر گیلری سے نہیں نکالا جائے گا یہ اسمبلی نہیں چل سکتی یہ بندہ اسمبلی کو سبوتاژ کر رہا ہے وفاقی حکومت پنجاب حکومت کے خلاف سازش کر رہی ہے وفاق کا کام ہوتا ہے اکائیوں کو مضبوط کرنا، یہ شخص یہاں بیٹھ کر وفاق کی اکائیوں کو کمزور کر رہا، یہ پنجاب حکومت کے خلاف سازش کر رہا ہے، پچھلے تین دن سے یہ شخص یہاں کیا ڈھونڈ رہا ہے؟

جناب سپیکر: صحیح ہے۔(شور وغل)

وزیر توانائی وخوراک (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! میں بات کر لوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر توانائی وخوراک (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ ایک اور انتہائی اہم مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں انہوں نے جو ہمیں imported گندم دی اُس کے ships دیکھنے کے لئے میں کراچی گیا تو جب میں imported گندم کے ships دیکھ رہا تھا۔

جناب سپیکر: میں معزز ممبران کو کہوں گا کہ معزز ممبران کو گیلری میں جانے کی اجازت نہیں ہے تو میں جو گیلری میں بیٹھے ہوئے حضرات ہیں اُن کو بھی کہوں گا کہ وہ instructions نہ دیں۔ اب جی، دریشک صاحب!

وزیر توانائی وخوراک (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! مجھے کراچی جانے کا اتفاق ہوا کراچی میں imported wheat کے ships آئے ہوئے تھے اُدھر میں نے soybean کے پہاڑ دیکھے ایک طرف اس imported حکومت کو اپنی بدنیتی اور ساکھ نہ ہونے کی وجہ سے کوئی ملک ڈالر نہیں دے رہا 1.5 lakh metric ton soybean کراچی کی seaport پر دھکے کھا رہا ہے ایک ton soybean کی قیمت 750 ڈالر ہے لاکھوں ڈالر کا soybean صوبے کے اندر، ملک کے اندر نہیں آ رہا اور ان عقل کے اندھوں کو یہ نہیں پتا کہ soybean ہمارے دودھ، گوشت اور مرغی کی پیداوار کا اہم ترین جز ہے ان کی یہ تمام ناعاقبت اندیش planning پورے ملک کو غذائی بحران کے اندر زبردستی دھکیلنا چاہتی ہے میں ان کو گزارش کرنا چاہوں گا کہ ہمارے کوئی ملک سے باہر مکان نہیں ہیں، ہمارے کوئی ملک سے باہر بینک بیلنس نہیں ہیں، انہوں نے تو اپنا سب کچھ سمیٹنا ہے اور ملک سے باہر چلے جانا ہے میر الیڈر اور اُس کے پارٹی کے تمام لوگ اسی ملک میں رہنے والے ہیں اور اُن کا جینا اور مرنا اس ملک کے لوگوں کے ساتھ ہے تو آخر میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ صوبے میں جو commodity depth تھا وہ صفر تھا چودھری پرویز الٰہی کی حکومت میں 2008 کے اندر ہم نے 1 روپیہ بھی depth commodity کا نہیں دینا تھا 2008 سے لے کر 2018 تک انہوں نے

صوبے کو قرض کے دلدل میں دھکیل دیا آج صوبہ پنجاب جو مالی طور پر relatively سب سے مستحکم صوبہ ہے۔

جناب سپیکر: دریشک صاحب! آپ نے کیا کہا ہے کس میں دھکیل دیا؟

وزیر توانائی وخوراک (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! قرض کی دلدل میں دھکیل دیا۔ پنجاب کا ترقیاتی بجٹ آج 500 ارب ہے ان کی گندی planning کی وجہ سے صوبہ commodity میں 550 ارب روپے کا مقروض ہے میں حیران ہوتا ہوں کہ یہ کس ڈھٹائی کے ساتھ اور depth کس بے شرمی کے ساتھ پاکستان اور پنجاب کے لوگوں کے ساتھ اپنی دشمنی میں ان کا کلیجہ ٹھنڈا نہیں ہو رہا، ان کی آگ تو اربوں ڈالر سے نہیں بھری بھائی ہمارے اس صوبے کو چھوڑو جہاں تمہارے لیڈر بیٹھے ہیں اپنا بوریا بستر اُٹھاؤ اور اُدھر جا کر اُن کے پاس رہو اور جتنے میرے مسلم لیگ (ن) کے دوست ہیں وہ بے تکلفی میں آ کر جب ملتے ہیں تو وہ زرداری صاحب کے متعلق ایسے کلمات فرماتے ہیں جن کا میں ذکر نہیں کر سکتا کہ آج ان کو سیاسی طور پر زرداری نے دفن کر دیا ہے اب یہ نا آگے کے ہیں اور نہ پیچھے کے ہیں اور میں حیران ہوں کہ وفاق کی حکومت لے کر انہوں نے اپنا گراف کتنا گرایا ہے اور یہ اقتدار و ہوس کے اتنے بھوکے ہیں کہ یہ ابھی تک رَج نہیں رہے حالانکہ لوگوں نے ان سے نفرت کا اظہار کیا ہے۔ یعنی ابھی پنجاب میں بھی ان کا مزید threshold بہت بڑا ہے کہ لوگ ہمیں مزید جوتے ماریں، لوگ ہم سے مزید نفرت کریں لہٰذا پھر ہم ٹھنڈے ہوں گے لیکن 20 میں سے 17 سیٹیں ہارنے کے باوجود ابھی تک ان کا کلیجہ ٹھنڈا نہیں ہوا۔ وفاق میں بھی 20 سیٹوں میں سے 15 سیٹیں ہارے ہیں لیکن ابھی بھی ان کا level of نہیں ہوا۔ میری گزارش ہے کہ یہ پنجاب سے دشمنی نہ کریں، ان کو اگر عمران خان کے ساتھ کوئی مخالفت ہے تو یہ عمران خان کا سیاسی میدان میں مقابلہ کریں، عمران خان کا مقابلہ کرنا ہے تو الیکشن میں کریں اور ووٹوں میں کریں۔ پاکستان اور پنجاب کے لوگوں کے پیٹ کاٹ کر اور ان کی اشیائے خوردونوش کے نرخ بڑھا کر یہ بہت بڑی زیادتی کر رہے ہیں۔ وزیر اعلیٰ سندھ نے گندم آنے سے پہلے ہی چار ہزار روپے rate announce کر دیا ہے پھر اسی پر اکتفا نہیں کیا اس کے بعد فرما رہے ہیں کہ 15 جنوری کو میرے صوبے میں گندم کا ایک دانہ نہیں ہو گا یعنی وہ اپنی گندم کے stocks کو release نہیں کر رہے۔ پچھلے سال آج کے دن یہ کہتے تھے کہ

11ہزار میٹرک ٹن گندم ہے اور آج یہ 8ہزار میٹرک ٹن گندم release کر رہے ہیں۔ پورے پاکستان کی معیشت کو تباہ کرنے والی PDM ہے۔ میں آپ کی وساطت سے establishment اور دوسرے لوگوں سے اپیل کروں گا کہ ملک میں جلد از جلد free and fair election کروائے جائیں تاکہ جو صحیح decision makers ہیں ان کو آنے کا موقع ملے۔

جناب سپیکر: محترمہ یاسمین راشد! اب آپ اپنی بات کریں۔

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں آج ایوان کے سامنے دو بڑی اہم باتیں پیش کرنا چاہتی ہوں جس کا ایک عام انسان کی زندگی پر بہت بڑا اثر ہے۔ سب سے پہلے میں صحت کارڈ پر بات کروں گی۔ میں آپ کو بتاتی چلوں کہ اللہ کی مہربانی سے ہماری حکومت نے پچھلے سال مارچ 2022 میں پورے پنجاب کے 3 کروڑ 11 لاکھ خاندانوں کو صحت کارڈ دیئے ہیں۔ ایک صحت کارڈ 10 لاکھ مالیت کا تھا اور آج کے دن تک پنجاب کے 32 لاکھ خاندانوں نے یہ سہولت استعمال کی ہے اور اس سہولت سے 98 percent لوگ satisfied ہیں۔ فیڈرل گورنمنٹ نے جو ظلم کیا ہے وہ آپ کو اور اِن کو بھی سننا چاہئے۔ آپ کو پتا ہے کہ جب یہ contract sign ہوا تو فیڈرل گورنمنٹ اور ہم اکٹھے تھے اور اس کے بعد فیڈرل گورنمنٹ کا area یعنی اسلام آباد، گلگت بلتستان اور کشمیر بھی صحت کارڈ کا حصہ تھے، یہ سب ایک agreement کے through ہوا۔ سب سے بڑا ظلم یہ ہوا کہ اگر آپ نے مریم بی بی کی آڈیو لیک سنی ہو جس میں انہوں نے فرمایا کہ چاچاجی یہ صحت کارڈ ختم کر دیں کیونکہ اس کارڈ کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے۔ یہ اللہ کا خوف بھی کیا کریں اور اللہ سے ڈرا کریں کیونکہ غریب آدمی کو سہولت ملنے لگی ہے جبکہ یہ لوگ اس کو ختم کرنے پر لگے ہوئے تھے۔ اب انہوں نے یہ کیا ہے کہ جو center کے claims تھے یعنی آپ کو پتا ہے کہ ہم نے کابینہ کے سامنے یہ present کیا کہ فیڈرل گورنمنٹ نے اسلام آباد، کشمیر اور گلگت بلتستان کے لئے پیسے دینے تھے تو اس کے لئے انہوں نے ایک پائی نہیں دی لہٰذا ہم نے ان کو خط لکھ کر بھیجا کہ آپ کس پر ظلم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ہم نے جب کارڈ بانٹے تھے تب یہ تھوڑا پوچھا تھا کہ آپ کا تعلق تحریک انصاف سے ہے تو کارڈ لے لیں حالانکہ ہم نے مسلم لیگ (ن) اور پیپلز پارٹی سے تعلق رکھنے والوں کو بھی کارڈ

دیئے ہیں۔ ہم نے تمام cards اسی طرح بانٹے ہیں جبکہ انہوں نے پیسے روک دیئے اور اس کی وجہ سے chances یہ ہیں کہ آپ کا کارڈ وہاں ختم ہو جائے گا اور غریب لوگ جن کو یہ سہولت مل رہی ہے یہ سہولت روکنے کی کوشش کریں گے۔ میں آپ کو بتادوں کہ جب چند ماہ کے لئے یہ حکومت میں آئے ان کی عقل دیکھیں کہ انہوں نے کہا کہ کارڈوں کو روکنے کی پوری کوشش کریں۔ مجھے آپ یہ بتائیں کہ اس سے زیادہ افسوس ناک کوئی بات ہو سکتی ہے۔ آج آپ اُن لوگوں سے جا کر پوچھیں جو کارڈ استعمال کر رہے ہیں، وہ لوگ کتنی دعائیں دیتے ہیں اور وہ دعائیں ہماری ہی گورنمنٹ کو دے رہے ہیں کہ آپ نے مل کر ایک ایسا کام کیا ہے جس سے ہر شخص کو 10 لاکھ روپے کی سہولت مل رہی ہے لیکن یہ لوگ ہماری اس کاوش کو بجائے appreciate کرنے کے اُلٹا ختم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یہ سب سے بڑا مسئلہ ہے لہٰذا ہم already ان کو خط لکھ کر دے چکے ہیں اور ایک خط میری طرف سے ان کے ہیلتھ منسٹر کو دیا ہے۔ ایک خط چیف منسٹر کی طرف سے پرائم منسٹر کو بھیجا گیا ہے کہ مہربانی کر کے پیسے تے دیو تہاڈی مہربانی، خود پیسا کھانا بند کرو تے لوکاں واسطے پیسے وی دیو۔

دوسری جو اہم بات میں نے کرنی ہے کہ آج ہر طرف شور مچا ہوا ہے کہ اس وقت Heparin available نہیں ہے۔ Heparin ایک lifesaving drug ہے جس کی بہت بڑی قلت آئی ہے اور اس کے علاوہ آپ کو پتا ہے کہ پچھلے سال خاص طور پر COVID-19 کے دورانیہ میں Panadol ختم ہو گئی تھی کیونکہ JSK نے اپنی production بند کر دی کیونکہ جب آپ naturally dollar کی price control نہ کر سکے اور ڈار صاحب نے ڈالر کو کنٹرول کرنے کی بہت کوشش کی لیکن ڈالر 225 سے 230 پر چلا گیا اور مارکیٹ میں اس وقت 260 روپے کا ڈالر مل رہا ہے۔ JSK والوں نے کہا کہ ہمارے لئے raw material purchase کرنا دُنیا کا مشکل ترین کام ہے۔ ہم ایک گولی ایک روپے 70 پیسے کی بجائے 2 روپے 60 پیسے میں دینے کو تیار ہیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس وقت ڈالر کا ریٹ کہاں تک پہنچ گیا ہے؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! اگر ہم مارکیٹ سے ڈالر خریدیں تو اس کا ریٹ 250 سے 260 روپے کے درمیان ہے۔ آج کل وہ ہمیں کہتے ہیں کہ آپ مارکیٹ سے ڈالر لے لیں اور بعد میں ہمارے اوپر جو inquiries ہوں گی وہ کون بھگتے گا؟ آپ نے جب LC کھولنی ہوتی ہے تو اس وقت آپ ڈالر مارکیٹ سے نہیں بلکہ State Bank Of Pakistan سے لیتے ہیں۔ JSK والوں نے اپنی تمام production بند کر دی، ہم نے ان کو لیٹر لکھ کر بھیجا کہ ان کی بات justified ہے کہ raw material مہنگا ہو گیا ہے اور یہ بھی کہا کہ اگر آپ لوگوں نے تیل، گیس، بجلی اور ہر چیز کی قیمت بڑھا دی ہے تو اگر JSK والوں نے Panadol کی قیمت 90 پیسے بڑھا دی تو کیا آسمان گر پڑے گا لیکن ان کے پاس عقل کی کافی قلت ہے اور اسی وجہ سے انہوں نے panadol کی گولی بنانا بند کر دی۔ اس وقت ہمارے پاس Heparin نہیں ہے۔ کل میں نے خود DRAP والوں کو ٹیلی فون کیا اور اب مسئلہ یہ ہے کہ LC import کے لئے کیسے کھولیں کیونکہ تمام imported medicines ہیں۔ اس وقت heparin, Insulin, Calcium Gluconate, Anti-D Injection اور anesthesia کی جو ادویات استعمال ہوتی ہے ان تمام کی قلت ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ تمام imported items ہیں۔ Heparin تو خیر ہمیشہ سے imported تھی لیکن اس کے علاوہ دو تین کمپنیوں نے ادویات بنائی ہیں لیکن فیڈرل گورنمنٹ کی ماشاءاللہ اتنی اچھی پالیسی بنی کہ انہوں نے اپنی companies ہی بند کر دی ہیں۔ میرا کہنے کا یہ مطلب ہے کہ اس ایوان کو پتا ہونا چاہئے کہ یہ جو بہت زیادہ عقل مند وہاں بیٹھے ہوئے ہیں جن کی ماشاءاللہ گورننس کے بارے میں سُن سُن کر ہمارے کان پک گئے تھے کہ وہ جو ٹوپی اور بوٹ پہن کر نکلتے تھے اور کہتے تھے کہ وہ کمال کر دیں گے۔ میں آپ کو اس کمال کے سارے قصے سنا رہی ہوں۔ اس وقت ہماری پوری کوشش ہے کہ ہم کسی نہ کسی طریقے سے اپنے لوگوں کے لئے ادویات لے کر آئیں۔ خدارا آپ اپوزیشن میں بیٹھے ہیں لیکن آپ کی وفاق میں حکومت ہے لہٰذا ان کو کہیں کہ Heparin وغیرہ کے لئے ہمیں dollars provide کریں تاکہ LC کھلے اور ادویات آسکیں۔ آپ کو اپنے dollars کی بڑی فکر ہے جن کو سنبھال کر رکھ رہے ہیں لیکن جو بیچارہ غریب آدمی ہے جس کو یہ دوائی چاہئے اس کے لئے medicine available نہیں ہے۔ یہ دوائی dialysis and heart conditions کے لئے استعمال ہوتی ہے اور یہ دوائی stroke کے لئے استعمال ہوتی ہے یعنی یہ lifesaving drug

ہے اور اس وقت ہمارے پاس ان کی غلط قسم کی policies کی وجہ سے limited amount ہے۔ میرا کہنے کا مطلب یہ ہے کہ یہ اللہ سے ڈریں اور خوف کریں۔ اگر آج میرے گھر میں کوئی بیمار ہے تو کل ان کے گھر میں بھی ہو سکتا ہے لہٰذا اس بات کا دھیان رکھیں کیونکہ کل کو آپ کو اس چیز کا جوابدہ ہونا پڑے گا۔ میں یہ بات اس لئے ایوان کے سامنے رکھ رہی ہوں کہ ان کی غلط قسم کی policies کی وجہ سے آج ادویات کی کمی کا ایک بہت بڑا مسئلہ بن رہا ہے تو entirely because of their wrong policies. Thank you.

ملک ظہیر عباس: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، ملک صاحب! اس کے بعد رانا صاحب اور اس کے بعد فیاض صاحب اپنی بات کریں گے۔

ملک ظہیر عباس: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اللھم صلے علیٰ محمد و علیٰ آل محمد۔ بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! میں آپ کے حوصلے اور صبر کی داد دیتا ہوں کہ۔۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر آپ نے کہا تھا کہ ایک ممبر حکومتی اور ایک اپوزیشن بنچوں سے بات کرے گا۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! ان کے بعد میں آپ کو بات کرنے کا موقع دیتا ہوں۔

ملک ظہیر عباس: جناب سپیکر! کہ آپ نے جس حوصلے اور صبر کے ساتھ ہاؤس کی کارروائی کو چلانے کی کوشش کی اوراپوزیشن کی میں نہ مانوں والی سیاست کے باوجود آپ نے اپنے سیاسی wisdom کے ذریعے ہاؤس کو چلایا، آپ نے ان کو تمیز سکھانے کی کوشش کی، آپ نے ان کو parliamentary affairs اور پارلیمان کی عزت کیا ہوتی ہے وہ بھی سکھانے کی کوشش کی لیکن ان پر صد افسوس ہے تو اس میں ان کا کوئی قصور نہیں ہے کیونکہ ان کے بڑوں نے پچھلے 70 سالوں سے اس ملک کی تقدیر کو تباہ کیا ہے اور اس ملک کی قسمت کے ساتھ کھلواڑ کیا ہے۔ آج یہ PDM کی شکل میں اس ملک کے آنے والے دنوں کے ساتھ کھلواڑ کر رہے ہیں۔ یہ اس ملک کو پھلتا پھولتا نہیں دیکھ سکتے اور یہ اس ملک میں خوشحالی کو نہیں دیکھ سکتے۔ عمران خان کی حکومت عوامی حکومت تھی یہ اس مینڈیٹ کو برداشت نہیں کر سکے۔ عمران خان اور اس کی ٹیم نے اس ملک کو ایک

صحیح direction دی اور اس کی کابینہ نے اداروں کو ٹھیک کرنے کی کوشش کی۔ اس وقت setup secure کیا، اس وقت NCOC کی وجہ سے ہم نے کرونا وائرس پر قابو پایا اور اُس وقت صحت کارڈ بھی launch کیا، اُس وقت ہماری textile industry boom پر تھی، اُس وقت ہمارا six percent growth rate تھا، ہماری انہی policies کی وجہ سے آج ہمارے ملک میں جو عام آدمی کو ریلیف مل رہا ہے وہ عمران خان کی حکومت کی وجہ سے مل رہا ہے لیکن ان ناعاقبت اندیشوں کو اور جن کے ہاتھوں میں ان کی رسیاں ہیں ان کو منظور نہیں تھا کہ اس ملک کی تقدیر بدلے تو انہوں نے ایک سازش کے تحت لوٹوں کو پیسوں کی آفر کر کے خریدا اور اس ملک کی ایک آئینی اور جمہوری حکومت کو گرایا کیونکہ ان کو معلوم پڑ گیا تھا کہ اس ملک کا مستقبل بہتر ہونے والا ہے۔ ان کے آقاؤں کو پتا چل گیا تھا کہ اس ملک میں خوشحالی آنے والی ہے لہٰذا انہوں نے یہ plan کیا کہ ہم اس ملک میں کبھی بھی خوشحالی نہیں آنے دیں گے اور ہم ایسے ہی سسٹم کو derail کرتے رہیں گے۔ یہی ان کا ایجنڈا اور سیاست ہے۔ آج میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ یہ پچھلے کئی ماہ سے پنجاب کے لوگوں کے ساتھ کھلواڑ کر رہے ہیں ان کو معلوم ہی نہیں کہ کس طرح سے حکومتیں چلتی ہیں انہوں نے ہوٹلوں میں جا کر اجلاس منعقد کئے اور وہاں ہی اپنا جعلی وزیر اعلیٰ بنایا لیکن آئین، آئین ہے اور قانون، قانون ہے اور اسمبلی کا floor، اسمبلی کا floor ہے۔ آج میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ آج افغانستان کا امن کہاں گیا؟ آپ دیکھیں کہ آج دہشت گردی کا دور دورہ ہے اور ہمارے ملک کے جو جعلی وزیر داخلہ ہیں وہ یہاں بیٹھ کر سازشیں کر رہے ہیں وہ پچھلے تین دن سے ملک کو دہشت گردوں کے حوالے کر کے یہاں پنجاب میں ایک کھلواڑ کرنے آ گئے ہیں، کیا یہ پاکستان کا مقدر ہے؟ ان کو کوئی اور کام نہیں ہے، وہ یہاں ہماری معزز پنجاب اسمبلی کو خراب کرنے آئے ہیں اور پچھلے تین دنوں سے یہ کھلواڑ ہو رہا ہے۔ ان کے ممبرز تو پہلے اسمبلی میں آتے ہی نہیں تھے بلکہ یہ آئے دن واک آؤٹ کرتے تھے لیکن آج یہ اپنے جھوٹے آقاؤں کو دکھانے کے لئے کیسے line wise بیٹھے ہیں۔ ہم سب کچھ observe کر رہے ہیں کہ کس طریقے سے ان کی movement ہو رہی ہے یہ ممبرز تو چھ چھ ماہ تک اسمبلی میں نہیں آتے تھے اور ان کو صرف اور صرف اپنے privileges اور تنخواہوں سے مطلب ہے۔ آج یہ جو وزیر داخلہ یہاں بیٹھا ہے اس کے سامنے یہ اپنی دُم ہلا رہے ہیں کہ ہم آئے ہیں اور دُم ہلا کر اپنی حاضریاں لگوا رہے ہیں ان کو کوئی پارلیمانی آداب نہیں ہیں لہٰذا ان کو ابھی آداب سیکھنے اور سمجھنے کی

ضرورت ہے یہ پنجاب کا بڑا مقدس ایوان ہے ان سے تو پرائمری کلاس کے بچے ٹھیک ہیں جن کو بولنے کی تمیز ہوتی ہے یہ آئے دن پنجاب اسمبلی کی کارروائی اور legislation روکنے کی کوشش کرتے ہیں۔ میں آخر میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس ملک میں سیاسی بحران ان لوگوں اور PDM کی وجہ سے پیدا ہوا ہے اس کا حل صرف اور صرف fresh elections ہیں۔ پاکستانی قوم جس کو چاہے اپنا mandate دے اور ہم اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ ملک میں پاکستانیوں کی حکومت ہو۔ ہمیں عمران خان پر فخر ہے لیکن جب ان کی حکومتیں ختم ہو جاتی تھیں تو یہ امریکہ یاترا کرتے تھے یہ امریکہ جا کر اپنی دُم ہلاتے تھے اور کہتے تھے کہ جو آپ کہیں گے ہم وہی کریں گے لیکن بس ہمیں آپ دوبارہ وزیراعظم بنا دیں۔ یہ امریکہ یاترا کر کے وہاں deals کر کے غلامی کی رسی اپنے گلے میں ڈال کر یہ کہتے تھے کہ ہمیں دوبارہ پاکستان کا وزیراعظم بنایا جائے لیکن میں عمران خان کو سلام پیش کرتا ہوں اور میں عمران خان کو کریڈٹ دیتا ہوں جس نے اس ملک کے لوگوں کو بتایا کہ اصل حکمرانی پاکستانی عوام کے ووٹوں سے ملتی ہے۔ جب عمران خان کو حکومت سے نکالا گیا تو وہ اس ملک کے ہر گلی کوچے، شہر اور تحصیلوں میں گئے اور عوام کو awareness دی اور educate کیا کہ اس ملک میں آپ کے ووٹوں سے حکمرانی ہو گی ہم independent foreign policy کے حامی ہیں لہٰذا ہم ان کی طرح dictation نہیں لیں گے۔ جب عمران خان ڈٹ جاتا ہے تو اپنی عوام کے پاس جاتا ہے اور جب اِن سے اقتدار چھینا جاتا ہے تو یہ امریکہ یاترا کرتے ہیں اور وہاں پر یہ غلامی کا طوق پہن کر آتے ہیں۔ میں اب بھی کہتا ہوں کہ ملک میں اتنی مہنگائی ہو گئی ہے تو خدارا عوام پر ترس کھائیں۔ آج یہ اپنی حکومت اور عمران خان کی حکومت کا موازنہ کریں کہ اُس وقت تیل اور گیس کی قیمتوں کیا تھیں اور آج کیا ہیں؟ اُس وقت ہماری حکومت کی policies صحیح سمت میں تھیں لیکن آج prices three times increase ہو چکی ہیں ان کو شرم و حیا نہیں آتی۔ ان کو سمجھ نہیں آ رہی کہ کس منہ سے یہ دوبارہ عوام کے پاس ووٹ مانگنے جائیں گے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ ان تمام مسائل کا حل صرف اور صرف fresh elections ہیں تا کہ اس ملک کی عوام فیصلہ کرے کہ کس طرح سے اور کس کو مینڈیٹ دینا ہے۔ اس طرح جو نئی حکومت آئے گی اس پر عوام believe کرے گی اور پھر لوگ اس ملک میں investment کریں گے، پھر foreign investment آئے گی، آپ کے businessmen flourish ہوں گے آپ کے industrialist ملک میں پیسا لگائیں گے۔ میں انہی الفاظ کے ساتھ

آپ سے اجازت چاہوں گا۔ آپ نے بڑے حوصلے کے ساتھ ان کی بدتمیزیوں کو برداشت کیا انہوں نے جو کہا وہ آپ نے مان لیا لیکن یہ سُدھرنے والے نہیں ہیں اِن کو ڈنڈے کی ضرورت ہے۔ آپ discipline maintain کریں گے، ان کی حاضریاں اور ان کے privileges check کریں اور پھر آپ فیصلہ کریں۔ انہوں نے کہا ہے کہ ووٹ دکھاؤ اور figures دکھاؤ تو ہم نے figures produce کئے ہیں۔ ہم نے 186 ممبران کے numbers پورے کئے ہیں۔ آپ نے کہا کہ میں ہاؤس کی sense لوں گا۔ آپ نے ان کے leaders کے مطابق ہاؤس کو چلانے کی کوشش کی ہے لیکن یہ آج بھی بدتمیزی پر اُترے ہوئے ہیں کیونکہ ان کے مقدر میں شاباش لینا نہیں بلکہ ان کے مقدر میں لعنت ہے۔ بہت مہربانی

جناب سپیکر: معزز ممبران! میں ہاؤس کا وقت ایک گھنٹہ extend کرتا ہوں۔ جن معزز ممبران نے ہاؤس میں بیٹھنا ہے وہ تشریف رکھیں اور جو نہیں بیٹھنا چاہتے انکی مرضی ہے۔ اب راناشہباز احمد صاحب بات کریں گے۔

جناب شہباز احمد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہ جناب سپیکر! آج اس اسمبلی میں جو کچھ ان آنکھوں نے دیکھا وہ حیران کن ہے۔ حزب اختلاف والے سب ممبران پہلے یہی کہتے رہے کہ اعتماد کا ووٹ لیا جائے اور گنتی کروائی جائے۔ اب ہمارے 186 ممبران پورے ہوگئے ہیں تو یہ لوگ آپ کے ڈائس پر چڑھ کر منتیں کر رہے ہیں کہ آج ووٹنگ نہ کروائی جائے۔ میں پوچھتا ہوں کہ آج ووٹنگ کروانے میں ان لوگوں کو کیا مسئلہ ہے؟

جناب سپیکر! میں دوسری گزارش یہ کروں گا کہ یہاں پر حزب اختلاف سے تعلق رکھنے والے ایم۔ پی۔ اے ملک محمد ارشد صاحب بیٹھے ہوئے ہیں۔ ان کے سوال میں ان کے نام کے ساتھ "محمد ارشد" لکھا ہوا ہے۔ اسی طرح سوال کے جواب میں ایک ڈاکٹر کا نام "اللہ دتہ" لکھا ہوا ہے یعنی ان سوالات اور جوابات میں اللہ اور محمد ﷺ دونوں نام لکھے ہوئے ہیں لیکن ملک ارشد صاحب، ان کی خواتین ایم پی اے اور مرد ایم پی اے حضرات نے ان کاغذات کو پھاڑ کر نیچے پھینکا ہے۔ آپ دیکھ سکتے ہیں کہ ابھی بھی کچھ کاغذات ان کے پاؤں کے نیچے پڑے ہوئے ہیں۔ انہوں

نے اللہ اور محمد ﷺ کے نام کو نیچے گرایا ہے۔اس طرح تو غیر مسلم بھی نہیں کرتے جو کچھ آج انہوں نے کیا ہے۔

جناب سپیکر! کچھ کاغذات ان کی کرسیوں کے نیچے پڑے ہوئے ہیں۔ آپ ان کاغذات کو دیکھ لیں اگر ان میں اللہ اور محمد ﷺ کا نام نہ نکلے تو میں استعفیٰ دے دوں گا۔اسمبلی کے جو ملازمین ان کاغذات کو اُٹھانے کے لئے آئے تھے ان کے ساتھ بھی انہوں نے بہت بُرا سلوک کیا ہے۔ان کو انہوں نے دھکے دیئے ہیں۔یہ ملازمین آپ کی خدمت کرتے ہیں۔آپ کے لئے چوبیس چوبیس گھنٹے کام کرتے ہیں۔ آپ اپنے بچوں کے ساتھ جو سلوک کرتے ہیں وہی ان ملازمین کے ساتھ سلوک روا رکھیں۔اسمبلی کے یہ ملازمین آپ کے گھر سے نہیں بلکہ حکومت سے تنخواہ لے رہے ہیں۔انہوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے نام کی جو بے حرمتی کی ہے وہ انتہائی قابل مذمت ہے۔میں کہتا ہوں کہ اسمبلی میں مولوی صاحب کو بُلوائیں تاکہ توبہ استغفار کی جائے اور ساری رات شبینہ پڑھایا جائے۔میں مولوی تو نہیں ہوں لیکن اگر یہ کسی مولوی یا عالم سے پوچھیں تو وہ انہیں بتائیں گے کہ ایسی بے حرمتی سے نکاح بھی ٹوٹ جاتا ہے۔ہمارے امام مسجد یا کسی مفتی صاحب کو یہاں پر بُلوا کر ان کا دوبارہ رجوع کروایا جائے۔ملک محمد ارشد صاحب اُچھل اُچھل کر نعرے لگا رہے تھے اور کاغذات پھاڑ کر پھینک رہے تھے اب جب یہ اپنی بیوی کے سامنے نگاہیں نیچی کرکے جائیں گے تو پھر ان کو پتا لگے گا کہ عزت کیا ہوتی ہے۔(قطع کلامیاں، نعرے بازی)

جناب سپیکر: خاموشی اختیار کریں۔Order please. Order in the House.

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! میرے حزب اختلاف کے بھائی میری بات پر بھڑک اُٹھے ہیں۔اب ان کو اپنی سردیاں خراب ہونے کا ڈر ہے۔کوئی بات نہیں اب صبر کریں۔ آپ کو ایسا غلط کام کرنے سے پہلے سوچنا چاہئے تھا۔ آج میں نے ان کے صرف ایک ایم پی اے کی نشاندہی کی ہے۔ سپیکر صاحب کے ڈائس پر چڑھنے کا ان کے ایک ایم پی اے کا جو انداز تھا وہ آپ سب نے دیکھا ہے اور جب میں اس کے قریب گیا تو اس سے بہت زیادہ بدبُو آ رہی تھی۔میں نے حزب اختلاف کے لوگوں کو بتایا کہ آپ کے ایک ایم پی اے کوئی گندا شربت پی کر آ گئے ہیں لہٰذا ان کو ایوان سے باہر لے جائیں۔انہوں نے اس ایوان کا تقدس پامال کیا ہے۔ قائداعظم کی جو تصویر

سامنے لگی ہوئی ہے وہ آج چیخ چیخ کر ان سے پوچھ رہی ہے کہ یہ کیا ہو رہا ہے؟ میرا خیال ہے کہ جو لوگ ایسی چیزیں پی کر آ جاتے ہیں ان کے ٹیسٹ کروائے جائیں۔ یہ ایسی حرکتیں کیوں کر رہے ہیں؟ وزیر صحت محترمہ یاسمین راشد نے بتایا ہے کہ ادویات بہت مہنگی ہو گئی ہیں، ادویات کی کمپنیاں بند ہو رہی ہیں اور ادویات غریب کی پہنچ سے باہر ہو گئی ہیں۔ ہیلتھ کارڈ کی limit پوری ہو رہی ہے۔ افیون اور چرس کے ریٹ بڑھانے کے لئے یہ دوسری ادویات ختم کر رہے ہیں۔ اس سے ان کے کاروبار تو چمک جائیں گے لیکن غریب مر جائیں گے۔

جناب سپیکر! انہوں نے regime change کا منصوبہ بنایا اور امریکہ کے ساتھ مل کر ہماری حکومت ختم کی ہے۔ اِدھر کچھ لوگ وفاقی دارالحکومت سے آ کر بھی بیٹھے ہوئے ہیں۔ انہوں نے گاڑیوں میں پیسے رکھے ہوئے ہیں۔ کل پنجاب اسمبلی کے باہر رانا ثناء اللہ کی گاڑی پر جو تا مارا گیا ہے میں اس کی مذمت کرتا ہوں کہ یہاں پر ایسا عمل بالکل نہیں ہونا چاہئے تھا۔ ایک وفاقی وزیر کا تقدس ہوتا ہے۔ یہ بڑی زیادتی کی گئی ہے۔ ہم تمام لوگوں کو بُری چیز کو بُرا کہنا چاہئے۔ باقی یہ بات کر رہے ہیں کہ مہنگائی پر debate نہیں ہو رہی۔ یہ کس چیز پر debate چاہتے ہیں؟ مہنگائی کی حالت یہ ہے کہ پوری دنیا میں پٹرول سستا ہو رہا ہے، ڈیزل سستا ہو رہا ہے، Kerosene Oil سستا ہو رہا ہے اور Furnace Oil سستا ہو رہا ہے جبکہ پاکستان میں پٹرولیم مصنوعات کی قیمتیں بڑھ رہی ہیں۔ اس وقت پاکستان میں پٹرولیم مصنوعات کی قیمتیں بہت زیادہ ہیں۔ ہماری عوام کو انہوں نے مہنگائی کی دلدل میں پھینک دیا ہے۔ یہ اسحاق ڈار صاحب کو لے کر آئے اور یہ کہتے ہیں کہ ہم ان کو فوج کے جہاز میں لے کر آئے ہیں اور یہ ڈالر کی value کو کم کر دیں گے لیکن انہوں نے ڈالرز کو غائب کر دیا ہے۔ آج پاکستان میں ڈالرز نایاب ہوتے جا رہے ہیں۔ اس وقت open market میں dollar کا rate پچاس روپے زیادہ ہو گیا ہے اور dollar مہنگا ہونے کی وجہ سے ہر چیز مہنگی ہو گئی ہے۔ یہ ہمیں بتائیں کہ جب حکومت پنجاب نے باہر سے گندم منگوانے کے لئے وفاقی حکومت کو لکھا تھا تو اُس وقت انہوں نے گندم کیوں نہیں منگوائی؟ آج ایوان میں ان کے قائد حزب اختلاف تو نہیں آئے لیکن مرغی کے گوشت کی قیمت -/600 روپے فی کلو ہو چکی ہے۔ مرغی کے گوشت کی اتنی زیادہ قیمت اس سے پہلے کبھی نہیں ہوئی تھی۔ اس وقت پاکستان میں گُڑ کے rates دنیا کے مقابلے میں سب سے زیادہ ہیں۔ غریب آدمی کے لئے اپنا چولہا چلانا مشکل ہو گیا ہے۔ مہنگائی کا یہ عالم ہے کہ دس کلو

گیس کا سلنڈر بیس ہزار روپے میں مل رہا ہے۔ چاول کی قیمت ساڑھے تین سو روپے ہو گئی ہے۔ آٹا 6000/- روپے فی من فروخت ہو رہا ہے۔ پچھلے دو ماہ کے دوران گھی کی قیمت 200/- روپے بڑھ چکی ہے۔ وفاقی حکومت ہوش کے ناخن لے۔ انہوں نے جو وزیر خارجہ بنایا ہے وہ ملک میں نہیں رہتا۔ اس کے ٹیسٹ کروائے جائیں تاکہ معلوم ہو سکے کہ کون سی چیز اسے پاکستان میں ٹکنے نہیں دیتی۔ یہاں پر video link کے ذریعے دنیا میں ہر جگہ باتیں ہو رہی ہیں۔ باقی کل سے انہوں نے ایک بڑا ڈھنڈورا پیٹا ہوا ہے کہ ہم سیلاب زدگان کے لئے 9 ارب ڈالر لے آئے، ہم 10 ارب ڈالر لے آئے۔ وہ سعودی عرب والے ہوں گے جو پٹکا پہن کر آجاتے ہیں باقی یہ جو عرب والوں کی بات کر رہے ہیں انہوں نے ایشیائی ڈویلپمنٹ بنک اور اسلامک بنک کے ذریعے پیسے دیئے ہیں کیونکہ اُنہیں ان پر اعتماد نہیں تھا، اُنہیں پتا تھا کہ انہوں نے ہمارے ڈالر غائب کر دینے ہیں تو انہوں نے اور ان کے نمائندوں نے خود یہاں پر وہ پیسہ استعمال کرنا ہے۔ یہ خوشی کے شادیانے بجا رہے ہیں کہ شاید وہ ان کے ہاتھ میں پیسے دیں گے وہ اتنے بے وقوف نہیں ہیں کیونکہ ان کی reputation پوری دنیا میں چلی گئی ہے۔ یہ کہہ رہے تھے کہ ہم بھیک مانگنے کے لئے سوئٹزرلینڈ جا رہے ہیں، ہم دبئی جا رہے ہیں تو جب اُنہیں پتا چلتا ہے کہ وہ ہمارے ملک آ رہے ہیں تو وہاں کا وزیراعظم اور وہاں کا وزیر خارجہ ملک چھوڑ دیتا ہے کہ یار! یہ منگتے پھر آ گئے ہیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! میری یہ بہنیں نعرے لگا رہی ہیں ان کو ادھر سے تنخواہ مل رہی ہے ان کو پتا نہیں ہے کہ پیاز کا آج کیا ریٹ ہے؟ میں نے اپنی ان بہنوں سے کہا کہ مغرب کی نماز کا وقفہ ہوا ہے آپ نماز پڑھ لیں تو انہوں نے مجھے کہا کہ نماز پڑھنے کے لئے وضو کرنا پڑے گا تو ہمارا make up اُتر جائے گا اور make up بڑا مہنگا ہو گیا ہے۔ میری یہ بہنیں make up اُترنے کی وجہ سے نماز بھی چھوڑ رہی ہیں تو میں گزارش کروں گا کہ انہوں نے جس طرح چینی کا حال کیا ہے کیونکہ تمام شوگر ملز ان کی ہیں اور آج زمیندار کو جس طرح ذلیل و خوار کیا جا رہا ہے ان کو 210 روپے فی من گنا لینا چاہئے لیکن یہ 110 روپے فی من گنا لے رہے ہیں۔ یہ زمینداروں کو black mail کر رہے ہیں رمضان شوگر ملز، اتفاق شوگر ملز اور ترین گروپ کو اپنے ساتھ لئے پھر رہے ہیں تمام شوگر ملز والوں نے اکٹھا کر لیا ہے۔

(اس مرحلے پر معزز ممبران حزب اختلاف ایجنڈا کی کاپیاں پھاڑ کر ایوان میں پھینک رہے ہیں)

جناب سپیکر! جناب محمد ارشد ملک نے محمد کے نام کی عزت نہیں کی جو نام اس کے نام کے ساتھ لگا ہوا ہے اس کو شرم آنی چاہیے۔ میں گزارش کروں گا کہ معزز ممبران حزب اختلاف ایجنڈا کی کاپیاں پھاڑ کر ایوان میں اُڑا رہے ہیں اور اس پر اللہ اور محمد ﷺ کا نام لکھا ہوا ہے تو براہ مہربانی آپ ایوان کے floor سے یہ پھٹا ہوا ایجنڈا اُٹھوا دیں۔ جناب محمد ارشد ملک ایجنڈا کی مزید کاپیاں بھی پھاڑ کر پھینک رہے ہیں۔ کچھ خدا کا خوف کریں اور اللہ کے عذاب سے ڈریں کیونکہ یہ حرکتیں اچھی نہیں ہیں۔

جناب سپیکر! جب جناب عمران خان کا ذکر آتا ہے تو ان کے تن بدن میں آگ لگ جاتی ہے۔ انہوں نے نیب سے جو 1100۔ ارب روپے چھڑوائے تو یہ ان کو یاد آ جاتے ہیں کہ اگر یہ دوبارہ آ گیا تو ہمیں یہ پیسے دینے پڑ جائیں گے۔ یہ جناب عمران خان صاحب کو مروانے کی کوشش کر رہے ہیں لیکن میں ایک بات کروں گا کہ جس کو اللہ رکھے، اُسے کون چکھے۔ عمران خان ان کو بتائے گا کہ 1100۔ ارب روپے ہم ان سے کیسے لیتے ہیں؟

جناب سپیکر! یہاں لابی میں چودھری حسین الٰہی بھی آ گئے ہیں تو میں گزارش کروں گا کہ اگر میں نے ان کا کچا چٹھا کھول دیا تو دن چڑھ جائے گا۔ ان کی تسلی کرانے کے لئے چودھری پرویز الٰہی صاحب بھی آ گئے ہیں آپ انہیں بلا لیں اور ان کو 186 ممبر دکھا دیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ان کے مہمان اداکار جو باہر سے آئے ہوئے ہیں انہوں نے بھی واپس جانا ہے تو میرا خیال ہے کہ ہمیں بہت جلدی ان کو 186 کا figure پورا کر کے دکھا دینا چاہیے۔ یہ ہم پر پابندی لگا رہے ہیں کہ آج اعتماد کا ووٹ نہ لیں، بھئی! ہم آج اعتماد کا ووٹ کیوں نہ لیں؟ یہ قانون کسی کے گھر کا ہے کہ صبح سے آ کر شور ڈالا ہوا ہے کہ 186 ووٹ لو، ووٹ کو عزت دو۔ اب ہم ووٹ کو عزت دینے لگے ہیں تو اب یہ منتیں کر رہے ہیں کہ خدا کا واسطہ ہے آج voting نہ کرائیں، نہیں تو انہوں نے ہمیں پارٹی سے نکال دینا ہے، ان کا یہ کوئی طریقہ ہے؟

(معزز خواتین ممبران حزب اختلاف کی جانب سے مسلسل نعرے بازی جاری)

جناب سپیکر! ان خواتین کو مردوں کا احترام کرنا چاہیے۔ انہیں جس طرح جناب عمران خان صاحب کے پروگرام یاد آتے ہیں کہ جس طرح انہوں نے کورونا کے اندر دو سال حکومت

میں گزارے، مستحق عورتوں کو گھر بیٹھے 14 / 14 ہزار روپیہ ملا اس کی مثال آج سے پہلے کبھی نہیں ملتی۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! انہوں نے پچھلے 75 سالوں میں دیہات کے اندر ہسپتالوں کی سہولت نہیں دی اور آج ہیلتھ کارڈ کی وجہ سے ہر غریب اور امیر یہ سہولت اُٹھا رہا ہے اس لئے انہیں ہیلتھ کارڈ بھی بڑا چبھتا ہے کہ یہ ہیلتھ کارڈ الیکشن میں ہمیں بڑا خراب کرے گا۔

جناب سپیکر! پچھلے 75 سالوں میں کسان کارڈ کی بھی کوئی مثال نہیں ملتی حالانکہ انہوں نے کسانوں کے ساتھ دشمنی کی ہے اور کھاد فیکٹریوں کی گیس بند کر دی ہے تاکہ یوریا کھاد نہ بنے اور فصلیں کم ہوں۔ میں کہتا ہوں کہ یہ imported حکومت کسان کے ساتھ بہت بڑی دشمنی کر رہی ہے۔ یہ حکومت اُن کے ساتھ دشمنی کر رہی ہے جو دن رات محنت کر کے پورے ملک کے لئے اناج پیدا کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! اس حکومت نے شوگر مافیا کو اکٹھا کر کے active کر دیا ہے اگر ان کی یہی پالیسی رہی تو اگلے سال کسان کماد نہیں لگائیں گے اور پھر اس حکومت کی یہ سب سے بڑی نالائقی ہو گی کہ یہ حکومت زمین داروں کے ساتھ اس طرح کا سلوک کر رہی ہے۔

(معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے مسلسل نعرے بازی جاری)

جناب سپیکر! اب ان کو تکلیف ہونا شروع ہو گئی ہے۔ یہ اُس شخص کے خلاف بات کر رہے ہیں جس نے کہا ہے کہ میرے مرنے کے بعد میرا سب کچھ شوکت خانم ہسپتال اور پاکستان کا ہے ان کو شرم آنی چاہئے کہ انہوں نے اس ملک کی غریب عوام کا 1100۔ارب روپیہ دینا ہے لیکن دیکھیں یہ کیسی باتیں کرتے ہیں؟ جب یہ حکومت میں آئے تو انہوں نے نیب کے اندر یہی قانون پاس کرایا کہ ہمارے کرپشن کے پیسے معاف کئے جائیں۔ انہوں نے صرف اور صرف اپنے کرپشن کے پیسے کو بچانے کے لئے اس ملک کا بیڑا غرق کیا ہے۔ آصف علی زرداری نے اسلام آباد میں MNAs کو خریدنے کے لئے منڈیاں لگائیں وہ MNAs اب ان کے بارے میں باتیں کر رہے ہیں۔ راجہ ریاض احمد نے کہا ہے کہ آصف علی زرداری ہمارے نام پر پیسے لے گیا ہے لیکن ہمیں پورے پیسے نہیں پہنچے تو یہ بہت بڑی زیادتی ہے۔ آصف علی زرداری پاکستان مسلم لیگ (ن) کو چکمہ دے کر ملک ریاض کے جہاز میں ڈالرز دبئی لے گیا اب یہ بھی اُس سے ناراض ہیں کہ ہم

وزیر اعظم تو بن گئے ہیں لیکن سارے پیسے تو آصف علی زرداری لے گیا ہے اس کی وجہ سے اب ان کی بڑی لڑائی چل رہی ہے۔

جناب سپیکر! انہوں نے 9۔ اپریل کو رات 12 بجے اسلام آباد میں جو کچھ کیا، انہوں نے جس طرح عدالتیں کھلوائیں، جس طرح جیل کی گاڑیاں سڑکوں پر لائی گئیں اور اپنی حکومت بنانے کے لئے انہوں نے جس طرح MNAs and MPAs کو خریدا اور 13 پارٹیوں نے اکٹھے ہو کر اس ملک کے ساتھ بہت بُرا کیا، انہوں نے اپنے اپنے حصے رکھ لئے اور بندر بانٹ شروع کر دی۔ کسی نے کہا کہ مجھے وزارت عظمیٰ چاہئے، کسی نے کہا کہ مجھے وزارت خارجہ چاہیے اور کسی نے کہا کہ مجھے وزارت داخلہ چاہئے۔ انہوں نے مولانا فضل الرحمٰن کو صدر پاکستان کا لارا دے کر اُن کی عاقبت خراب کی ان کے بیٹے کو communication کا وزیر بنایا گیا۔

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر! آپ ان کو بیٹھائیں۔ اگر آپ عطا تارڑ صاحب کی بات کریں تو وہ ہماری اسمبلی کی استحقاق کمیٹی کے مجرم ہیں۔ ان کو جب کمیٹی نے بلایا تو وہ نہیں آئے۔ جس طرح وہ پنجاب اسمبلی میں stranger بن کر آئے اور پھر ان کو باہر نکالا گیا۔ اب وہ صرف اور صرف وزیر اعظم کے مشیر بننے کی وجہ سے باتیں کر رہے ہیں۔ کئی بندے یہاں پر آ کر دعوے کر رہے تھے کہ ہم ایسے کر کے جائیں گے، ہم ویسے کر کے جائیں گے۔ میں ان سے صرف اتنا ہی کہوں گا کہ وہ یہاں سے چلے جائیں ان کا کچھ نہیں ہونے والا۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب جناب فیاض الحسن چوہان بات کریں گے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سمیع اللہ خان صاحب! میں چوہان صاحب کے بعد آپ کو موقع دیتا ہوں۔ جی، چوہان صاحب!

جناب فیاض الحسن چوہان: أَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطَانِ الرَّجِیمِ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! سب سے پہلے میں آج اپنے قائد اور شیر دل لیڈر جناب عمران خان کو ان الفاظ کے ساتھ خراج تحسین پیش کروں گا کہ:

وہ اور ہی ہوں گے کم ہمت، جو ظلم و تشدد سہہ نہ سکے
شمشیر و سناں کی دھاروں پر، جو حرفِ صداقت کہہ نہ سکے
تھے تم سے زیادہ طاقت وَر، پر چشمِ فلک نے دیکھا ہے
توحید کا طوفاں جب اٹھا، وہ مدِمقابل رہ نہ سکے
اک جذبِ حصولِ مقصد نے، یوں حرص و ہوا سے پاک کیا
ہم کفر کے ہاتھوں بِک نہ سکے، ہم وقت کی رَو میں بہہ نہ سکے
جس بات پہ تم نے ٹوکا تھا اور دار پہ ہم کو کھینچا تھا
مرنے پہ ہمارے عام ہوئی، گو جیتے جی ہم کہہ نہ سکے

جناب سپیکر! میں اپنے قائد جناب عمران خان صاحب کو خراج تحسین پیش کروں گا کہ اس نے ثابت کیا کہ:

کِیا میں نے اُس خاک داں سے کنارا
جہاں رزق کا نام ہے آب و دانہ
حمام و کبوتر کا بھُوکا نہیں مَیں
کہ ہے زندگی باز کی زاہدانہ
جھپٹنا، پلٹنا، پلٹ کر جھپٹنا
لہُو گرم رکھنے کا ہے اک بہانہ
پرندوں کی دُنیا کا درویش ہوں مَیں
کہ شاہیں بناتا نہیں آشیانہ

جناب سپیکر! عمران خان ایک شاہین صفت قائد اور شیر دل نوجوانوں کا لیڈر ہے۔ آج پوری پنجاب اسمبلی عمران خان کی جرات، ہمت، ولولے اور اس کی ملک و قوم کی سالمیت کے لئے تڑپ پر انہیں خراج تحسین پیش کرتی ہے۔ پاکستان میں 10۔اپریل 2022 سے ایک دادی وہیڑہ اور ٹوپی ڈرامہ شروع ہوا۔ وہ کیا تھا کہ ہمارے 25۔جولائی 2018 کے الیکشن سے لے کر 10۔اپریل 2022 تک یہی ن لیگ والے تھے یہی PDM والے تھے یہی آل پاکستان لوٹ مار

ایسو سی ایشن تھی یہی 13 گیڈروں کی جماعت تھی جو ساڑھے تین سال یہ کہتی رہی کہ ہم اقتدار میں آئیں گے تو پاکستان کی نہروں اور دریاؤں میں شہد اور دودھ بہے گا۔ ہم اقتدار میں آئیں گے تو پاکستان کے کھیتوں سے سونا اور چاندی اُگلا جائے گا۔ ہم اقتدار میں آئیں گے تو مینارے پاکستان اور بادشاہی مسجد کے میناروں سے مرغ مسلم اُچھل اُچھل کر غریب عوام کے منہ اور حلق میں جائیں گے۔ ان کے یہی نعرے تھے۔ ان کے یہی دعوے تھے۔ اس کے بعد انہوں نے عالمی طاقتوں کی شہ پر پاکستان جو کہ ترقی کرتا ہوا اور آگے بڑھتا ہوا ملک تھا جو عمران خان کی قیادت میں آگے بڑھ رہا تھا اس کو روک دیا گیا۔ پاکستان وہ ملک ہے جس کی پچھلے سال کی Economic Survey Report جو میری report نہیں ہے۔ اسد عمر صاحب کی report نہیں ہے۔ یہ بنی گالہ کی report نہیں ہے۔ یہ ان کے اپنے Finance Department کی report ہے۔ جو پچھلے سال بجٹ پیش کرنے سے ایک دن پہلے کی Economic Survey Report ہے۔ جس میں وہ لکھتے ہیں کہ 22-2021 میں پاکستان کی economic growth 6 فیصد تھی۔ اس میں یہ لکھتے ہیں کہ پاکستان کا GDP growth rate 5.7 فیصد تھا۔ اس میں وہ یہ لکھتے ہیں کہ پاکستان کی پچھلے 25 سال کی تاریخ میں سب سے پہلے large scale manufacturing growth rate 10.6٪ تھا۔ اس میں وہ یہ بھی لکھتے ہیں کہ پاکستان کی پچھلے 25 سال کی تاریخ میں پہلی دفعہ agriculture کی growth rate 4.2٪ تھی۔ اس میں یہ لکھتے ہیں کہ پاکستان کی پچھلے 75 سال کی تاریخ میں سب سے پہلے آپ کے زرمبادلہ کے ذخائر اور foreign remittance سے 31 ارب ڈالر ہوئے۔ اس پر یہ لکھتے ہیں کہ پاکستان کی تاریخ میں سب سے پہلے پاکستان کا export level 38۔ ارب ڈالر تک گیا۔ یہ سب کچھ انہوں نے اپنی رپورٹ میں لکھا ہے۔ یہ عمران خان نے نہیں لکھا۔ یہ میں نے نہیں لکھا۔ یہ آپ نے نہیں لکھا۔ ہمارا پاکستان ایک ہنستا بستا پاکستان تھا۔ پاکستان کا ایک image تھا۔ پاکستان کا ایک face تھا۔ کورونا کے دو سال کے crisis تھے۔ اس کے علاوہ تقریباً ساڑھے تین سال ان بونے سیاست دانوں کے دھرنے اور دھرنیاں تھیں۔ ان کے لانگ مارچ تھے۔ اس کے باوجود عمران خان کی ولولہ انگیز قیادت میں پاکستان ترقی کر رہا تھا۔ انہوں نے پھر یہ نعرہ لگایا اور کہا کہ جب ہم آئیں گے تو سونا اُگلا جائے گا۔ ہم آئیں گے تو پاکستان میں شہد کی نہریں بہیں گی۔ لیکن ہوا کیا کہ:

کہندے سن کہ خوشحالی آسی
ہر مکھڑے تے لالی آسی
رونق اُڈ گئی چہریاں دی
جیوے جوڑی شیراں دی

جناب سپیکر! یہاں پر صورتحال یہ ہوئی کہ آج پاکستان تباہ و برباد ہو چکا ہے۔ ان 9 ماہ میں پاکستان socially, economically، politically، financially اور اپنے image کے حوالے سے بھی تباہ ہو چکا ہے۔ پاکستان میں ان 9 ماہ کے اندر ان جیسے گیدڑوں کی فوج اور جیسے سوروں کی فوج کسی کھیت میں جا کر تباہی کرتی ہے۔ جیسے گنے کے کھیت میں اگر سوروں کی پوری کی پوری فوج داخل ہو جائے تو وہ پوری فصل کو خراب کر دیتی ہے۔ اسی طرح یہ 13 گیدڑوں کی فوج جسے PDM کہتے ہیں یہ پاکستان کی سیاست اور اقتدار کی غلام گردشوں میں داخل ہوئی اور پاکستان کا بیڑہ غرق کر دیا۔ پاکستان کا ستیاناس کر دیا ہے۔ اس وقت کی صورتحال یہ ہے کہ عمران خان جب ڈائری لے کر 9 تاریخ کو ایوان وزیر اعظم سے نکلا تھا تو اس وقت 17۔ ارب روپے کا زر مبادلہ تھا۔ آج پاکستان کے زر مبادلہ کے ذخائر 4۔ ارب ڈالر ہیں۔ اسحاق ڈالر یہ کہتا ہے کہ جو 6۔ ارب ڈالر commercial banks میں ہیں، وہ بھی زر مبادلہ کے ذخائر ہیں۔ میرا تو ان کی عقل پر ماتم کرنے کو جی چاہتا ہے۔ کون کہتا ہے کہ جو commercial banks میں ڈالرز ہوتے ہیں وہ زر مبادلہ میں count کئے جا سکتے ہیں۔ اس کے بعد آج سے چار دن پہلے دو سو افراد کا delegation لے کر، دو سو بھکاری اور دو سو حرام خور لے کر اور دو سو اس ملک کو لوٹنے والے چور، دو سو اس ملک کو لوٹنے والے چھچھوندر، دو سو اس ملک کو لوٹنے والے مگرمچھ وہ اپنے خاندانوں کے ساتھ اپنے دوستوں کے ساتھ 46 صحافیوں کے ساتھ میرے اور آپ کے ٹیکسوں کا اربوں روپیہ خرچ کر کے جنیوا جاتے ہیں۔ وہاں جا کر لوگوں سے پیسے مانگتے ہیں۔ آپ مجھے بتائیں کیا عالمی لیڈر بیوقوف ہیں؟ عالمی لیڈروں کے ماتھوں پر کیا بُدھو لکھا ہوا ہے۔ عالمی لیڈر کیا منہ سے روٹی کھانے کے بجائے کان سے روٹی کھاتے ہیں؟ انہیں پتا ہے کہ ان کا وزیر اعظم NAB زدہ ہے۔ انہیں پتا ہے کہ ان کا نکما، نکھٹو، نااہل، نامراد اور ناکام حکمران شہباز شریف چیری بلاسم کرائم منسٹر ہے۔ ان سب کو پتا ہے کہ یہ مجرم ہے۔ یہ ملزم ہے۔ یہ corrupt ہے۔ یہ بددیانت ہے۔ یہ تو

ملک کی عدالتوں کو مطلوب تھا تو ان پر کوئی بھی اعتماد کرنے کو تیار نہیں ہے۔ وہاں پر اعلان ہوئے ہیں، وہ اعلان کیا ہوئے کہ ہم 9۔ ارب ڈالر دیں گے۔ وہ اتنے بیوقوف ہیں کہ وہ ان corrupt لوگوں کو 9۔ ارب ڈالر دے دیں گے۔ یہ بھاگے بھاگے آئے اور کل 13 گیدڑوں کی جماعت بیٹھ کر پریس کانفرنس کر رہی تھی۔ میں ان کے vision پر حیران تھا بلکہ ان کی perception اور ان کی سوچ پر پوری پاکستانی قوم حیران تھی کہ تمہیں ابھی ایک ٹیڈی پیسا نہیں ملا، پاکستان کے اکاؤنٹ میں چار آنے تک نہیں آئے۔ وہ جو باپ بیٹا پرائیویٹ لمیٹڈ میں نکما وزیر اعظم شہباز شریف اور نکھٹو ان کا بیٹا ہے۔ وہ جو کہتے ہیں کہ دھیلا، پائی یا آنہ تو ایک دھیلا، ایک پائی اور ایک آنہ پاکستان کے اکاؤنٹ میں نہیں آیا لیکن لوگوں کو بیوقوف بنانے کے لئے انہوں نے پریس کانفرنس کی اور کہا کہ ہم 9۔ ارب ڈالر لے آئے ہیں۔ یہ بھیک مانگتے ہیں۔ انہوں نے پوری پاکستان قوم کا سر شرم سے جھکا دیا ہے اور خود سینہ تان کر پریس کانفرنس کر رہے تھے جبکہ دوسری طرف میرے لیڈر اور میرے قائد عمران خان کا attitude دیکھیں، اس کا حکمرانی کا طریق کار دیکھیں، اس کا style of ruling دیکھیں کہ وہ اقتدار میں آیا تو اس نے پاکستان کی 75 سال کی تاریخ میں اپنی بہترین ٹیم جو یہاں پر بیٹھی ہے اور یہاں پر موجود ہے اس کے ساتھ مل کر پاکستان کی تاریخ میں سب سے زیادہ 6100۔ ارب ٹیکس اکٹھا کیا ہے۔ یہ عمران خان کے credit میں جاتا ہے اور PTI کی حکومت کے credit میں جاتا ہے۔ ان نکمے اور نکھٹوؤں کا کیا پتا۔ "بندر کی جانے ادرک دا سواد" ان کو کیا پتا کہ حکمرانی کیا ہے۔ یہ شہباز شریف نعرے لگایا کرتا تھا اور اپنے بڑے بھائی کی منتیں کیا کرتا تھا کہ مجھے وزیر اعظم بناؤ۔ یہ کبھی جا کر بوٹ پالش کرتا تھا کہ مجھے وزیر اعظم بناؤ۔ یہ کبھی عالمی طاقتوں کے چرنوں اور گود میں بیٹھ کر کہتا تھا کہ مجھے وزیر اعظم بناؤ۔ میں بڑا باصلاحیت ہوں۔ میں نے فلاں پُل بنایا، میں نے فلاں انڈر پاس بنایا اور میں نے فلاں سڑک بنائی ہے۔ 35 فیصد سے 50 فیصد کمیشن کھا کر سڑکیں اور پُل بنانا بڑا آسان ہے لیکن ملک کی حکمرانی کرنا بڑا مشکل ہے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! وزارت عظمیٰ کے اوپر اپنی performance دکھانا بڑا مشکل ہے۔ وزارت عظمیٰ پر performance عمران خان دکھا سکتا تھا اور اس نے دکھائی ہے۔ اس نے تمام تر مخالفتوں کے باوجود، تمام تر دھرنوں کے باوجود، تمام تر رکاوٹوں کے باوجود، تمام تر barriers کے باوجود، تمام

ترobstacles کے باوجود، تمام تر constraints کے باوجود اور تمام تر سازشوں کے باوجود اس مونچھوں والے بندر سے لے کر اور ڈینٹونک کے اشتہار کے بندر تک ساری struggle کے باوجود وہ ملک کو ترقی کی طرف لے کر گیا۔

جناب والا! میں اپنے قائد عمران خان کو خراج تحسین پیش کروں گا کہ انہوں نے ان کو ناکوں چنے چبوائے۔ اب تازہ ترین صورتحال یہ ہے کہ انہوں نے اپنی طرف سے عمران خان کو گھر بھیجا۔ عمران خان کی مثال کیا تھی کہ:

وہ بھی کیا دن تھے جب ہم جن تھے

اب ہم دیو ہیں جنوں کے بھی پئو ہیں

اب تو عمران خان ان کے لئے دیو بن گیا ہے۔ ان سب لوگوں کو آل شریف اور آل زرداری اور آل فضل الرحمٰن کے لئے پہلے وہ جن تھا لیکن اب وہ ان کے لئے دیو بن گیا ہے۔ ان کی نیندیں اڑی ہوئی ہیں۔ ان کو رات کو بھی عمران خان نظر آتا ہے۔ ان کو دن میں بھی عمران خان نظر آتا ہے۔ ان کو چلتے پھرتے، کھاتے پیتے عمران خان نظر آتا ہے۔ یہ جہاں بھی جاتے ہیں یہ بیڈروم میں جائیں، یہ واش روم میں جائیں تو ان کو ہر جگہ عمران خان نظر آتا ہے۔ ان کے لئے عمران خان دیو بن چکا ہے۔ اب مسئلہ یہ ہے کہ انہوں نے حکومت لے لی اور بندر کے ہاتھ میں ماچس آگئی۔ آپ نے وہ محاورہ سنا ہو گا کہ بندر کے ہاتھ میں ماچس آئی جیسے ایک بندر کے ہاتھ میں وزارت داخلہ آئی ہوئی ہے۔ اس نے پورے پاکستان اور پنجاب کو آگ لگانا شروع کی ہوئی ہے۔ اس نے 25 مئی کو اپنی طرف سے بڑی بدمعاشی کی وہ کس کے زور پر کی تھی۔ وہ یہاں پر بیٹھا ہوا ہے۔ یہ کان کھول کر سن لے جس کِلّے کے اوپر تم بڑا اتڑ تڑ کرتے ہو ہمیں پتا ہے۔ ہم نے یہاں سیاست کی ہے ہم نے خسروں والی سیاست نہیں کی۔ ہم نے جرات اور ہمت کی سیاست کی ہے۔ ہم نے پنجاب اور پاکستان کی سیاست کی ہے۔ ہمیں پتا ہے کہ تمہاری اوقات کیا ہے؟ ہمیں پتا ہے کہ تمہاری اصلیت کیا ہے؟ ہمیں پتا ہے کہ تمہاری worth کیا ہے؟ ہمیں پتا ہے کہ تمہاری dignity کیا ہے؟ ہمیں پتا ہے کہ تم کتنے پتے اور کتنے پانی کے اندر ہو۔ تم جس کِلّے کے زور پر ٹاں ٹاں کرتے ہو اور مونچھوں کو تاؤ دے کر کہتے ہو کہ میں نے 25 مئی کو یہ کر دیا اور وہ کر دیا تو تم بے غم رہو اللہ کی لاٹھی بے آواز ہے۔ انشاءاللہ عمران خان کی قیادت میں یوم حساب آئے گا۔

جناب سپیکر! میں ایک بار پھر کہتا ہوں کہ ان شاء اللہ عمران خان صاحب کی قیادت میں یوم حساب آئے گا موٹچھوں والا بندر بھی الٹا لٹکایا جائے گا اور ڈینٹونک والے اشتہار کا بندر بھی الٹا لٹکایا جائے گا اور آل شریف اور آل زرداری جنہوں نے اس ملک کو لوٹا ہے جنہوں نے منی لانڈرنگ کے اندر post doctorate کی جنہوں نے جعلی اکاؤنٹس کے اندر post doctorate کی جنہوں نے غیر ملکی طاقتوں کے ساتھ مل کر ملک کے خلاف سازش کرنے میں post doctorate کی ان شاء اللہ ان کا یوم حساب لازمی آئے گا۔

جناب سپیکر! عمران خان صاحب کو اتارنے کے بعد ان کو خوش ہونا چاہئے تھا لیکن بے چاروں کو موت آئی ہوئی ہے۔ ان کو موت کیسے آئی ہے جیسے سٹیج ڈرامے کی ایک جگت ہے کہ بندہ پوچھتا ہے کہ "ڈنڈا کتھوں لتا اے" تو آگے سے بندہ کہتا ہے کہ "میرے دادے نے میرے پئونوں دتا سی تے میرے پئونے مینوں دتا اے" ان کو آل شریف نے ڈنڈا دیا تو موٹچھوں والا بندر آکر ادھر بیٹھ گیا۔ اس نے آگے ان کو ڈندا دیا ہوا ہے۔ یہ بیچارے ناچنے لگے ہوئے ہیں۔ "جنی تیری مرضی نچا سوہنیا" ان کی تو یہ حالت ہوئی ہوئی ہے۔

جناب والا! میری ن لیگ کے فاضل ممبران سے گزارش ہے کہ:

اتنی نہ بڑھا پاکی داماں کی حکایت

دامن کو ذرا دیکھ ذرا بندِ قبا دیکھ

آپ کیوں موٹچھوں والے بندر کے اشاروں پر ناچ رہے ہو؟ کیوں اپنی personality خراب کر رہے ہو؟ اب آپ دیکھیں کہ خواجہ سلمان رفیق کتنا decent آدمی ہے۔ رانا اقبال صاحب جیسے محترم بزرگ کتنے محترم ہیں لیکن بد قسمتی کی بات ہے کہ ایک قاتل، ایک ڈکیت، ایک سمگلر یہاں پر بیٹھ کر ان کو اپنی انگلیوں پر نچا رہا ہے۔ یہ کتنی شرمندگی کی بات ہے۔ یہاں جمہوریت اور جمہوری روایات کی پامالی اور پنجاب اسمبلی کی روایات کی پامالی ہو رہی ہے۔ میں اپنی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے کہتا ہوں۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! عمران خان صاحب کو اتارے 9 ماہ ہو گئے ہیں۔ 9 ماہ بعد کچھ نہ کچھ تو ہوتا ہے حرام کا ہو یا حلال کا ہو لیکن ادھر حکومت کے اندر جو بھی آیا حرام کا آیا۔ حرام کی output آئی۔ ملک ڈوب گیا، ریاست ڈوب گئی، خزانہ ڈوب گیا اور جو بلاوجہ بھٹو یقین جانیے کہ میرے اور

آپ کے ٹیکس کے پیسے سے آدھی کابینہ پچھلے 9 ماہ میں سے 4/5 ماہ بیرونی دنیا کے دورے کرتی رہی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ انہوں نے اپنے 1100۔ ارب روپے کے NAB کے کیسز معاف کروا لئے ہیں۔ انہوں نے اسحاق ڈار کو بلا کر اور بیگم صفدر اعوان کو بھجوا کر ان کو سیاسی واشنگ مشین میں NRO-2 دے کر اپنے سارے گناہ معاف، اپنی کرپشن معاف، اپنی منی لانڈرنگ معاف، اپنی جعلی TT's معاف، اپنے جعلی اکاؤنٹس معاف اور سب کچھ کر لیا لیکن عوام کے لئے کیا کیا؟ عوام کے حصے میں ڈاکے، فاقے، دھماکے اور چاکے آئے۔ عوام کی قسمت میں رسوائی، جگ ہنسائی اور سیاسی بے حیائی آئی۔ آج عوام رو رہی ہے، عوام پریشان ہے، عوام زبوں حال ہے، عوام بد حال ہے اور عوام کو کچھ سمجھ نہیں آرہا کہ کیا بنے گا اور کیا ہو گا؟ اس وقت عمران خان نے کہا کہ ہم:

کل بھی سرِ دار صداقت کے امین تھے
ہم آج بھی انکارِ حقیقت نہ کریں گے
بن جائیں گے ہم صبح درخشاں کے پیامی
ہم قافلہ شک کی قیادت نہ کریں گے

یہ عمران خان نے کہا اور یقین جانیئے اس دعوے کے بعد عمران خان کو دھمکایا گیا، ڈرایا گیا اور ہر قسم کا لالچ دیا گیا اور عمران خان کے دوستوں اور ساتھیوں کو ایم۔ این۔ ایز اور ایم۔ پی۔ ایز کو خریدنے کی کوشش کی گئی۔ انہوں نے جن لوگوں کے سر پر ساری بدمعاشی کی ہے وہ ہمیں پتا ہے۔ ہم جانتے ہیں لیکن ہم محب وطن پاکستانی ہیں۔ ہم پاکستان سے محبت کرتے ہیں۔ ہمیں پاکستان کی ریاست عزیز ہے۔ ہم اپنے جذبہ حب الوطنی سے مجبور ہو کر ان کے لیڈروں کی طرح اپنے اداروں کو گالیاں نہیں دیتے، اگر ہم جذبہ حب الوطنی کی وجہ سے بیگم صفدر اعوان کی طرح اپنے ریاستی اداروں، ایجنسیوں اور عدالتوں کو گالیاں نہیں دیتے تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ ہمیں کچھ پتا نہیں ہے۔ ہمیں سب پتا ہے اور ہم سب جانتے ہیں۔ ہمیں پتا ہے کہ پچھلے ایک ماہ کے اندر انہوں نے کس کس انداز سے کس کس ادارے کو استعمال کر کے کون کون سی بدمعاشیاں نہیں کیں لیکن عمران خان پورے عزم، حوصلے، ولولے، جرات اور ہمت کے ساتھ آج بھی کھڑا ہے۔ کیا وہ اپنی آل اولاد کے لئے کھڑا ہے؟ عمران خان ان کے بیٹے جنید صفدر اور بھٹو کے لئے نہیں کھڑا اور نہ ہی وہ ان کے خاندانوں کے دو دو سال

کے بچوں کو ہاتھ میں لے کر دودھ پِلا کر جوان کر کے لیڈر مان کر کھڑا ہے۔ ہم میں سے کوئی بندہ بھی عمران خان کے خاندان یا فیملی کے لئے نہیں کھڑا بلکہ ہم میں سے ہر بندہ عمران خان کے vision کے لئے، اُس کی سوچ کے لئے، اُس کی جذبہ حب الوطنی کے لئے اور اُس کی ناموس رسالت کی جنگ کی وجہ سے کھڑا ہے۔ ہم میں سے ہر بندہ عمران خان کی ختم نبوت کے لئے جدوجہد کی وجہ سے کھڑا ہے۔ میرے (ن) لیگ کے دوست تھک گئے ہیں لیکن کوئی بات نہیں کیونکہ بیچارے مونچھوں والے بندر کی مونچھیں بھی نیچے ہو گئی ہیں۔ وہ بیچارا اپنی مونچھیں اونچی کر کے آیا تھا لیکن اب وہ نیچے ہو گئی ہیں۔ انہوں نے تین دن سے 186 کی ٹَر ٹَر لگائی ہوئی تھی اور ڈنٹونک کے اشتہار والا بندر اور مونچھوں والا بندر اکٹھے بیٹھ کر پنجاب اسمبلی کا ماحول خراب کر رہے تھے لیکن اب ربِّ کعبہ کی قسم اور محمد مصطفیٰ ﷺ کی ختم نبوت کے صدقے، صدیق اکبرؓ کی صداقت کے صدقے، عمر فاروقؓ کی عدالت کے صدقے، عثمان غنیؓ کی سخاوت کے صدقے اور حیدر کرار حضرت علیؓ کی شجاعت کے صدقے اور حسین ابنِ علیؓ کی شہادت کے صدقے اِنشاءاللہ عمران خان کی قیادت میں 186 ووٹ پورا ہو گا اور ہم یہاں سے سرخرو ہوں گے۔ میں اپنی بات کا اختتام کرتے ہوئے ایک بات کہوں گا کہ عمران خان جہاں پر کھڑا ہو گا وہاں پاکستان کی 22 کروڑ عوام اور پاکستان تحریک انصاف کے پارلیمنٹرین سینے سے سینہ ملا کر اس ملک کو بچانے کے لئے عمران خان کے ساتھ کھڑے ہوں گے۔ میں اپنی بات کا اختتام اسی نعرے پر کروں گا جو فیاض الحسن چوہان کا نعرہ ہے۔

صلح ہو کہ جنگ ہو، عمران خان کے سنگ ہو
سب ہمیں پسند ہے، خون ہو کہ رنگ ہو

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کھانے کا وقفہ بھی کرنا ہے کیونکہ دونوں طرف بیٹھے تمام ممبران کو بھوک لگی ہے لیکن میں نے already پوائنٹ آف آرڈر کے لئے کہا تھا۔ اب پانچ سات ممبران نے پوائنٹ آف آرڈر کے لئے کہا ہے تو اس کو equally balance کرنے کے لئے رانا صاحب کا پوائنٹ آف آرڈر لے لیتے ہیں۔ اس کے بعد کھانے کا وقفہ کریں گے اور باقی تقاریر واپسی پر کریں گے۔

آغا علی حیدر: میں نے already کہا ہوا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آغا صاحب! آپ دونوں ایک ہی جماعت کے ہیں تو کیا آپ دونوں اکٹھے بولیں گے؟ پہلے ایک ممبر بات کر لیں۔ آپ کی جماعت نے ہی فیصلہ کیا ہے کہ رانا اقبال صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر بات کریں گے۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! میں پہلے سے ہی کہہ رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں آپ کو floor دے رہا تھا لیکن آپ کی اپنی جماعت نے کہا کہ رانا صاحب بولیں گے۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! آپ کی موجودگی میں فیاض الحسن چوہان نے ایک بہترین انسان کے لئے جو غلط الفاظ استعمال کئے ہیں وہ واپس لیں کیونکہ آپ نے وہ الفاظ سُن بھی لئے ہیں۔ ان الفاظ کو کارروائی کا حصہ بالکل بھی نہ بنایا جائے ورنہ ہم پوری طرح احتجاج کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا صاحب! احتجاج کرنا آپ کا حق ہے لیکن میرے نزدیک دونوں اطراف سے الفاظ کا استعمال کیا گیا ہے۔ میں ایک نہیں بلکہ آپ کی double side لے رہا ہوں۔ آغا صاحب حکومتی بنچوں سے نہیں ہیں پھر بھی اُن کو بات کرنے دے رہا ہوں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! فیاض چوہان نے گندی زبان استعمال کی ہے۔ وہ اپنے الفاظ واپس لے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ بات ہو گئی ہے۔ آغا صاحب! آپ اپنی بات کریں کیونکہ ہم نے وقفہ بھی کرنا ہے اور میں آپ کو دوسری بار موقع دے رہا ہوں۔

آغا علی حیدر: آپ مجھے بات تو کرنے دیں ناں۔ (قطع کلامیاں اور شور وغُل)

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کے اپنے ساتھی ہی نہیں سُن رہے۔ آپ بات کر لیں۔

آغا علی حیدر: وہ بیٹھ گئے ہیں لہٰذا اب آپ مجھے بات کرنے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اپنے ساتھیوں سے کہیں کہ وہ بیٹھ جائیں اور بات شروع کریں۔

آغا علی حیدر: جی، وہ بیٹھ گئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ بات کریں ناں۔

آغا علی حیدر: میرا mic تو on کروائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کا mic on ہے۔ آپ بات کریں۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! پہلے فیاض الحسن چوہان اپنے الفاظ واپس لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! اگر آپ کوئی بھی بات اپنی سیٹ پر کریں گی تب میں سنوں گا لیکن سیٹ سے ہٹ کر بات مت کریں۔

آغا علی حیدر: سب ممبران بیٹھ جائیں اور مجھے بات کرنے دیں۔

MR DEPUTY SPEAKER: No cross talks please.

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! میں آپ کا بڑا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے وقت دیا۔ میں کافی دیر سے اس ایوان میں ایسی بات سُن رہا تھا جو کرنے والی نہیں تھیں۔ ہمارے پاس جو باتیں آپ کے لئے کرنے والی ہیں اُس پر میں تھوڑا brief کرنا چاہتا ہوں۔ آپ کے لیڈر عمران خان صاحب جن کو پچھلے دنوں punish کیا گیا اور اُن کو kick ماری گئی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آغا صاحب! پہلی بات تو یہ ہے کہ میں جس سیٹ پر بیٹھا ہوں۔۔

آغا علی حیدر: میں اس بندر کو صرف اور صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آغا صاحب! آپ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کریں۔ کیا آپ نے political speech کرنی ہے؟

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! یہ بات یہاں کرنے والی نہیں ہے لیکن میں اس بندر کے منہ والے کو یہ کہنا چاہتا ہوں۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آغا صاحب! یہ political speech ہے۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! میں بندر کے منہ والے کو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ وہ اس ایوان میں اگر ایسی بات کرے گا تو اُس کی اوپر سے لے کر نیچے تک جھوئیں مُن دیں گے۔ آپ یہ سارا کچھ خود سُن رہے ہیں۔ آپ نے ہمیں مجبور کیا ہے کہ ہم آپ کو یہ بتائیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آغا صاحب! میں نے آپ کی بات سُن لی ہے۔ اگر آپ نے political speech کرنی ہے تو آپ کو پورا موقع دیا جائے گا لیکن اس سے پہلے کھانے کے لئے آدھ گھنٹہ کا وقفہ کیا جاتا ہے۔

(وقفہ کے بعد جناب ڈپٹی سپیکر دوبارہ کرسیٔ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: آج کے اجلاس کا وقت ختم ہو چکا ہے لہٰذا اب اجلاس کل بروز جمعرات مورخہ 12۔ جنوری 2023 کو بوقت 12:05 a.m کو ہو گا۔